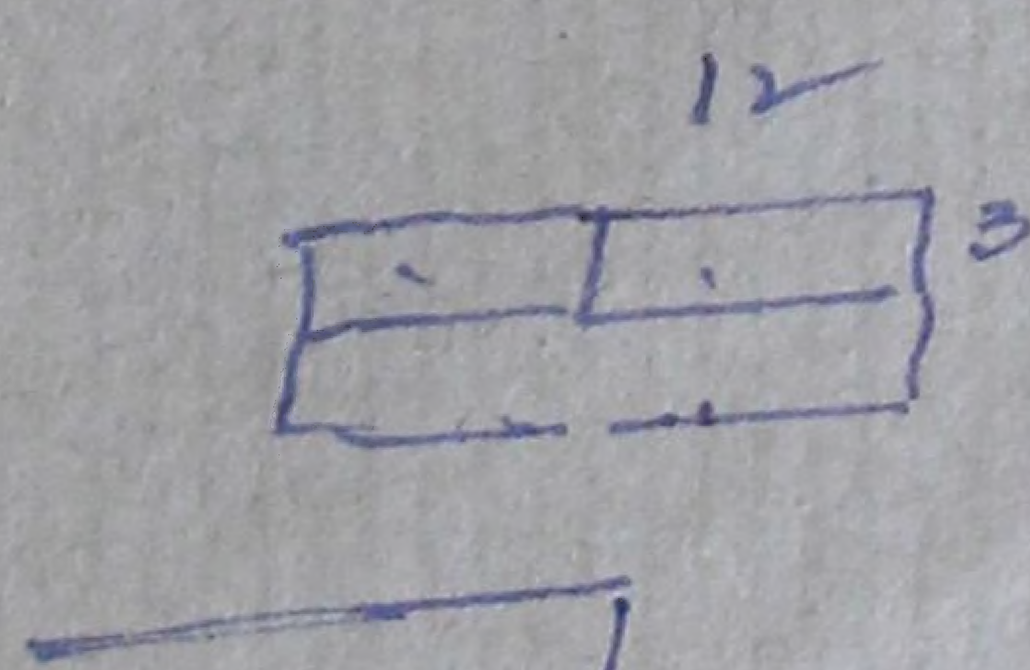
Comp

3/6
29

72231/32.33

U3



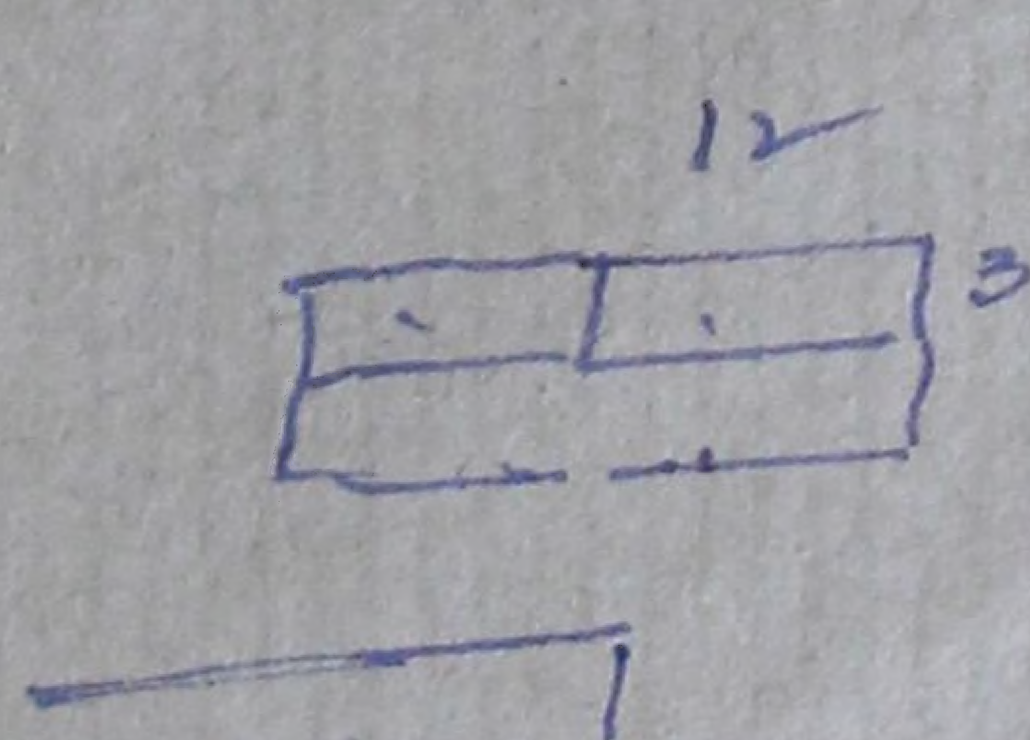
28
52
1-00
1-00

Comp

3/6
29

72131/32.33

U3
D 95



8 — 24
16
4 — 28 00
5.2 0
1-0 0
1-00
7.20

طلسم خیالات

یعنی افسانہ

بنگ وجیتا

اوّلاً اِس ناول بینظیر پسند خاطر برنا و پیر کو بابو رمیش چندر دت سی ایس ای

سویلین نے جو کہ ایک مشہور و معروف ناولسٹ ہین زبان بنگلہ مین تصنیف کیا تھا

اب واسطے تفریح طبع ناظرین والاتمکین کے

منشی ہرپال صاحب سریواستویہ متوطن شہر من نگر ضلع ہردوئی نے

زبان اردو مین ترجمہ کیا

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین طبع ہوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور اسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب سے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحون بعض کتب قصہ جات نثر اُردو کے درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب قصہ جات نثر اُردو

الف لیلہ باتصویر۔ ترجمہ سخنور سحر بیان ابوناظم مولوی محمد حامد علی خان حامد خلف حافظ غلام علی خان رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی تلمیذ امیر الشعرا امیر مینائی۔ لطف یہ ہے کہ ہر رات کا ترجمہ علیحدہ علیحدہ ہے جس سے اور بھی لطف شائقین کو ملتا ہے اور تصاویر بھی اس مرتبہ اپنے اپنے موقع کے ساتھ نہایت عمدہ کشیدہ قابل دید ہے۔

ایضاً باتصویر۔ ترجمہ مولوی صاحب ممدوح الصدر مجموعہ افسانہ دلپذیر جسمین بیس فسانہ دلچسپ ہین کہ جو کتاب انگریزی موسومہ ٹیلس فرام معروف بہ لیمس ٹیلس مصنفہ سکسپیر صاحب نامی شاعر سے جناب مولوی محمد احسان اللہ صاحب نے بعبارت سلیس [illegible] انگریزی [illegible] منتقل [illegible]

قصہ کی لوح وہندسہ وخاتمہ بھی جداگانہ ہے۔

طلسم ہوش ربا۔ کامل سات جلدون مین بے نظیر افسانہ ہے جو آج تک لوگونکی نظر سے نہ گذرا تھا سچ تو یہ ہے کہ شاہی خزانون مین مخفی ہونے سے نام بھی سُنا تھا مطبع کے صرف زر خطیر سے مطبع کے لیے ترجمہ ہوا چنانچہ کل جلدین طبع ہوکر شائع ہوچکی ہین حاجت تشریح کی نہین ہے تفصیل کل جلدونکی حسب ذیل ہے۔

(جلد اول)

(جلد دوم)

(جلد سوم)

(جلد چہارم)

(جلد پنجم)

(جلد ششم)

(جلد ہفتم)

فسانہ عجائب جلی قلم۔ باتصویر بعبارت رنگین ونمکین از مرزا رجب علی سرور بتفصیل ذیل۔

دیباچہ

رباعی

گلدستۂ خیال فروزندہ لائے ہین
افسردگی طبع مٹانے کو آئے ہین
گلچین کدھر ہین دامن شائستگی کدھر
کہدو کہ ہمنے تازہ شگوفے کھلائے ہین

بعد حمد خدائے لایزال و شکر عنایات قادر ذوالجلال مخفی نرہے کہ اولاً اس شاہد معانی گل گلزار سخندانی گنجینۂ نصائح سودمند معدن بدائع خاطر پسند جسکی ہر داستان مخزن اندرز وپند اور ہر فقرہ تسکین بخش خاطر مستمند ہے یعنے ناول بے نظیر بیند خاطر بزبان پیرمعروف بہ بنگ وجیتا جو کہ نتیجہ فکر صائب و خلاصہ خیالات غرائب بابو رمیش چندر دت سی۔ ایس سولین بنگال کا ہے لباس فاخرہ و زیورات نادرہ زبان بنگلہ سے ملبوس و مزین ہوکر ناظرین والاتمکین کی طبیعتون کو اپنے حسن دلفریب و ادائے خاطر شکیب سے اسطرح اپنا عاشق زار و طالب بیقرار بنایا کہ تمامی زبان دانان بنگلہ نے اُسکے دیدار سے تمنایان سے وہ لطف وحظ اُٹھایا جو کسی ناول کے دیکھنے سے نہو اتھا اور بدرجۂ غایت ممنون عنایت بابو صاحب موصوف ہوے۔ بعدہ بابو گدادھر سنگھ صاحب سرشتہ دار کلکٹری ضلع مرزاپور نے زبان دانان آرج بھاشا کو مشتاق صادق تصور کرکے اِس دلیر

نازک خیال اور شاہد حور مثال کو آرایش زبان بھاشا سے ہر ہفت کر کے اُسکی تجلی
جمال یوسف مثال سے اُنکو مستفید اور بہرہ ور کیا کہ اُنکے احسانات سے سبکدوشی نہین ہوسکتی
اَب بتقاضاے مشتاقان وخوانندگانِ زبان اُردو کے اِس ہیچمدان کج
مج زبان نے بالخصوص بہ تحریک و تشویق اپنے لائق اعزا واحبا خصوصاً پنڈت
جمنا پرشاد صاحب قانونگو تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی و بابو جگناتھ پرشاد صاحب
خلف منشی سمبھوناتھ صاحب مرحوم سابق سر رشتہ دار کلکٹری ضلع کانپور و بابو شیو پرشاد
صاحب خلف بابو شیو دیال صاحب سابق ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشلی اودھ متوطنان قصبۂ
بلہور ضلع کانپور و منشی کنور بہادر صاحب وکیل عدالت ریاست حیدرآباد دکن و منشی
راج بہادر صاحب خلف منشی مولچند صاحب واصلباقی نویس تحصیل سہسوان ضلع
بدایون متوطنانِ قصبۂ شاہ آباد ضلع ہردوئی و پنڈت لالتا پرشاد صاحب پیشکار
محکمۂ سب ججی فرخ آباد و منشی چھیدا لال صاحب نبیندار و منشی طوطا رام صاحب
قانونگو تحصیل بلگرام و منشی گور سہاے صاحب و پنڈت بالگوبند صاحب ماسٹران
اِسکول و نیز دیگر عزیزان جنکے نام بوجہ طوالت درج نہین کیے گئے۔

وباعانت وعنایت خاص منشی امراؤ لال صاحب ہیڈ اسسٹنٹ دفتر اودھ اخبار لکھنو
وبفیاضی و قدردانی جناب منشی نول کشور صاحب سی۔ ایس۔ آئی مالک اودھ اخبار
لکھنؤ دام اقبالہ کے اِس فسانہ دلچسپ کو پیرایۂ زبان اُردو سے آراستہ ومزین کر کے اہلِ زبان
کی خدمت بابرکت مین بدین اُمید پیشکش کیا کہ ؎

بماند سالہا این نظم و ترتیب	زما ہر ذرہ خاک اُفتادہ جائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت	کند در حالِ این مسکین دُعائے

اور چونکہ سہو وخطا سے بری ہونا انسان کے دست قدرت سے بعید ہے
لہٰذا یہ بھی التجا کرتا ہون کہ ؎

بقدر وسع در اصلاح کوشند	اگر اصلاح نتوانند پوشند

شکریہ خاص

خاکسار اپنے محسن وعنایت فرما جناب سید علی بہادر صاحب تحصیلدار سندیلہ ضلع ہردوئی اور جناب منشی عباد اللہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس قسمت روہیلکھنڈ اور جناب بابو رگھبر دیال صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع رائے بریلی اور جناب آقائے نامدار سید عابد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع ہردوئی اور جناب پنڈت گوپال رام صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر ضلع ہردوئی کی عنایات خاص کا جو اس ذرہ بیمقدار کے حال پر مبذول ہوئی اور ہین تہ دل سے شکریہ ادا کرنے مین قاصر نہین ہوسکتا اور ہمیشہ یہی دعا ہی کہ خداوند کریم ایسے نیک نیت حق پسند انصاف گستر احسان کوشش ہردل عزیز حاکمون کی سلامتی ذات سے ہمارے اہالیان ملک کو زمانہ دراز تک بہرہ یاب اور مستفید فرمائے - اور جمہور انام ہمیشہ انکی ذات ستودہ صفات کی دعاگوئی مین رطب اللسان رہین - آمین

خاکپائے خلائق بندہ ہردیال سری استوبہ متوطن قصبہ سرمن نگر تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی -

شمہ از حالات خاندان مؤلف

بضرورت آگاہی ناظرین ارباب قوم مؤلف اپنے خاندان کا جزوی حال بھی درج ذیل کرتا ہی -

مورث اعلیٰ خاندان رائے سرومن سہائے سری واستویہ دوسرے بعہد فرخ سیر بادشاہ دہلی مقرب ملازم دربار شاہی ہوئے ہین منصب ہفت ہزاری اور خطاب رائے کا دربار سلطانی سے عطا ہوا تھا - چنانچہ ابتک یہ خاندان بنام رائزادگان قصبہ

ساندی مشہور ہے - باجازت بادشاہ ایک وسیع احاطہ اور مکان پختہ بنواکر موضع
سردمن نگر بنام خود آباد فرمایا چھبیس ۲۶ موضع بھی بطور جاگیر متعلق سردمن نگر عطا ہوئے تھے
جسمین اب صرف سردمن نگر مع دیگر تین ۳ موضع کے موروثی زمینداری باقی ہے -

رائصاحب موصوف کے تین ۳ لڑکے - خوشحال رائے کنبھاری لال - لیکھ راج
ہوئے - خوشحال رائے کے دو لڑکے ہولاس رائے اور بینی رام ہوئے -

بینی رام کے بھوانی پرشاد انکے بدری ناتھ انکے گنگا پرشاد ہوئے -

گنگا پرشاد کے لڑکے منشی گوپال بہاری صاحب بہ پیشہ وکالت و موروثی زمینداری
مع اپنے لڑکے بابو اننت بہاری کے بمقام ضلع ہردوئی موجود ہین -

اور رائے ہولاس رائے کے لڑکے گنج سنگہ رائے انکے دل سنگہ رائے ہوئے -

دل سنگہ رائے کے چار لڑکے گمانی لال - امانی لال - مادھو رام - صاحبدیال ہوئے -

چنانچہ گمانی لال کے لڑکے منشی کنہیا لال مع اپنے دو لڑکون موہن لال اور مرلی منوہر
کے بمقام خیرآباد سکونت پذیر ہین

امانی لال کے دو لڑکے منشی کشن لال و منشی شیو غلام قابض زمینداری بمقام
سردمن نگر موجود ہین -

صاحبدیال کے دو لڑکے رگھبر دیال و ہردیال جسمین اب خادم قوم چترگپت سری بسنی
خاکسار ہردیال مؤلف ترجمہ ہذا بمقام سردمن نگر اور صاحبدیال کا نبیرہ یعنے ناتی
بابو جگناتھ پرشاد متوطن قصبہ بلہور جنکا ذکر دیباچہ مین ہوا ہے بمقام لکھنؤ محلہ نوازگنج موجود ہین +

خاکسار ہردیال زمیندار سردمن نگر
تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی +

شری گنیش آنیمہ

داستان پہلی

رُودرپور مین آنا

نہین معلوم اُسکو کیا ہوا ہے — یہی کہتے ہین سب سودا ہوا ہے
کبھی کرتا ہے وہ بیربط باتین — کبھی وہ جابجا پھرتا ہوا ہے
زروے عقل اے فرزانہ بتلا — کہ اُسکو کیا مرض پیدا ہوا ہے

سنہ ۱۲۰۳ع مین ملک بنگال اور بہار سے اہل ہنود کی سلطنت بالکل جاتی رہی۔ اُسوقت سے سنہ ۱۵۷۶ع تک اِس ملک مین افغانون کا عروج رہا۔ یہ لوگ کبھی تو شاہ دہلی کے مطیع ہوکر رہتے اور کبھی موقع پاکر خودمختار ہوجاتے۔ ان لوگون کی طرز حکومت کسیقدر فرقہ فیوڈل سکنائے یورپ کے متشابہ تھی۔ جسوقت ملک مین کوئی بادشاہ نہین رہتا تھا۔ سپہ سالار لوگ آپسمین سے کسی ایک کو تخت سلطنت پر بٹھا دیتے تھے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ خود سپہ سالار اپنے زور بازو سے بادشاہ ملک ہوجاتے تھے۔ اور کسی ایک زبردست صوبے کو اپنے ماتحت رکھکر باقی صوبجات کو اپنے توابعین کے سپرد کردیتے تھے اور وے لوگ اپنی طرف سے اپنے کارپردازون کو تفویض کردیتے تھے۔ اِسی طرح رفتہ رفتہ انتظام آئین حکومت مین عملدرآمد ہونے لگا۔ سپہ سالار کبھی تو شاہ بنگال کی متابعت اختیار کرتے۔ اور کبھی موقع پاکر خودمختار ہوجاتے۔ اہل ہنود سکنائے بنگال اگرچہ اولوالعزمی اور شجاعت مین کمتر ہین۔ الا زیرک اور مدبر ہوتے ہین۔ لہذا افسران قوم افغان اُنھین کو اعلے خدمات ملکی تفویض کرتے تھے۔ اور اُنھین لوگون کے تعلق انتظام زمینداری کرکے رعایا سے خراج لیا کرتے تھے۔

اور اُنھین کو بالتخصیص معتمد الیہ سمجھتے تھے۔ یہانتک کہ ملک بنگال مین افغان رئیسون کے درمیان بعض بعض ہندو راجاؤنکے نام بھی یاد آجاتے ہین۔

۱۳۸۵ء مین کنیش نام راجانے سات سال تک ملک بنگال مین بڑے امن وامان سے سلطنت کی۔ اگرچہ وہ ایک عام زمیندار تھا لیکن اپنی قوت بازو سے سلطنت پر قابض ہوا۔ اُسکے لڑکے نے مذہب اسلام قبول کرلیا۔ اور اُسکے خاندان مین بلامساہمت احدے چالیس سال تک اِس ملک کی سلطنت رہی۔ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ اہل ہنود کو بھی طرز حکومت اور آئین سلطنت مین دستگاہ کامل حاصل تھی۔ اِس ملک کے جاگیردار و زمیندار بھی خصوصًا ہندو ہی تھے۔ اور اُنکے پاس فوج بھی رہتی تھی۔ چنانچہ مخالف قوم کے بہادر لوگ اکثر اُنکو اپنی فوج مین بھرتی کرنے کی ہمیشہ خواہش رکھتے تھے۔ تمام رعایا اور کاشتکار زمیندارون کے تابع رہتے تھے۔ کیونکہ جب زمیندار مہربانی اور صاف طینتی سے اپنی رعایا کے ساتھ پیش آتے ہین تو رعایا خود بخود اُنکی مطیع اور فرمانبردار ہوجاتی ہی۔ مُفسد زمیندار ہمیشہ باہم تنازع کیا کرتے ہین اور اپنا اور اپنے ملک کا دونوں کا نقصان کیا کرتے ہین۔ خلاصہ یہ کہ اُسوقت جو زمیندار چالاک اور ہوشیار رہتے وہ لوگ حکمت عملی اور اپنی قوت بازو سے اورون کو مغلوب کرکے اپنی زمینداری وسیع کرلیتے تھے۔ اور اتفاقًا اگر کہین رعایا کے درمیان کچھ جھگڑا فساد ہوجاتا تھا تو وے لوگ بذات خود یا اپنے کارپردازون کے ذریعہ سے اُسکو فرو کردیتے تھے۔ مُفسدون اور بدمعاشون کو سزا دیتے اور سکنا دیہات کی حفاظت کرتے تھے۔ رعایا بھی اُنکو مثل والدین کے معزز سمجھتی تھی۔

الغرض زمیندار ہی رعایا کے جان و مال کے مالک اور وہی اُنکے محافظ اور سرپرست تھے۔ ۱۵۷۳ء مین داؤد خان افغان تخت نشین بنگال ہوا۔

اُسکے دوسرے سال اکبر بادشاہ نے اِس ملک پر حملہ آوری کا عزم کیا۔ اُنھون نے بذات خود شہر پٹنہ مفتوح کرکے منعم خان کو وہان کا حاکم مقرر کر دہلی کو مراجعت کی۔ اِلّا منعم خان برائے نام سپہ سالار تھے۔ دراصل فخر قوم چھتری راجہ توڈرمل نے ملک بنگالہ کو افغانون سے مفتوح کیا۔ اُنھون نے بدفعات داؤد خان کو شکست دیکر آخرکار مقام کٹک کے محاربۂ عظیم مین فتح کامل حاصل کی اُسی سے مخوف ہوکر داؤد خان نے ۱۵۷۴ء مین ملک بہار اور بنگالہ مغلون کو تفویض کر دیا۔ صرف صوبۂ اوڈیسہ اپنے تحت حکومت رکھا۔ بعدازآن توڈرمل پھر دہلی کو واپس گئے۔ اور داؤد خان نے موقع پاکر دوسری بار ملک بنگالہ پر قبضہ کرلیا۔

۱۵۷۶ء مین اکبر شاہ نے حسین قلی خان کو سپہ سالار مقرر کیا اِلّا وہ بھی برائے نام افسر فوج تھے۔ دراصل سپہ سالاری کا کام راجہ ٹوڈرمل ہی انجام دیتے تھے۔ اُنھون نے دوبارہ ملک بنگالہ مین آکر راج محل کے پاس داؤد خان کو شکست دی اِس لڑائی مین داؤد خان پر بالکل تباہی آگئی۔ اور افغانون کی سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔

بادشاہ دہلی نے حسین قلی خان کو ملک بنگال اور بہار اور اوڈیسہ کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اور راجا توڈرمل بعدہ دہلی کو واپس گئے۔ حسین قلی خان اور اُسکے بعد چار سال تک منظفر خان نے ملک بنگالہ مین حکمرانی کی۔

۱۵۸۰ء مین پھر مفسدہ برپا ہوا۔ اور منظفر خان مقتول ہوا اکبر نہایت بیدار مغز بادشاہ تھا۔ اُسنے غور کیا کہ جس شجاع کے ذریعہ سے دو مرتبہ ملک بنگالہ فتح ہوا ہی اُسکے ماسوا دوسرا شخص ایسا نہین ہے کہ جو ایسے سرکش صوبہ کو تابع سلطنت دہلی کرسکے۔ الغرض راجہ ٹوڈرمل سپہ سالار اور منتظم مقرر ہوکر ملک بنگالہ کو بھیجے گئے اِس راجپوت نے تیسری مرتبہ اِس ملک کو فتح کر دو سال تک کسطرح انتظام کیا۔

وہی سب حال اِس قصہ مین بیان کیا جائیگا۔ اور ۱۸۵۰ء کی کیفیت بھی مندرج ہوگی۔ الحاصل اُسوقت ہندو اور مسلمان زمیندار اور رعایا اور افغان اور مغلون کے درمیان کیا کیا تعلقات تھے اُنکا خلاصہ بیان کیا جائیگا۔ ناظرین براہ توجہ غور اور تامّل سے ملاحظہ فرماوین۔

ایک روز علی الصباح ایک برہم چاری[1] علاقہ مدیا مین اچھامتی ندی کی کنارے روودرپوریا نامے ایک موضع کی جانب چلا جاتا تھا اثنا ء راہ مین ہر چہار طرف بجز سبزہ زار زراعت کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا نسیم صبح کے جھونکون سے زراعت شالی مثل امواج بحر ناپیدا کنار کیفیت دکھلاتی تھی۔ فاصلہ بعید پر خال خال دو ایک موضع آباد بھی نظر آتے تھے۔ مکانات تو دکھلائی نہین دیتے تھے الا گنجان درختون سے آبادی کا گمان ہوتا تھا۔ اُسوقت مطلع صاف تھا۔ اور طائران خوش نوا چہچہے کرتے پھرتے تھے اور باشندگان موضع بھی کھیتون کے کنارے گاتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ برہمچاری نے چلتے چلتے ایک کاشتکار سے سوال کیا۔ ”رودرپور اَب کسقدر دور ہے؟“۔ کاشتکار نے جواب دیا۔ ”وہ اَب کچھ دور نہین ہے۔ دھائی پہر اور ہوگا۔“

اِس اثنا مین اُس کھیت سے ایک معزز شخص نکل آیا۔ اور برہم چاری سے پوچھنے لگا۔ ”مہاراج آپ رُودرپور جاوینگے؟ چلیے مین بھی وہان چلتا ہون“۔ اور دونون شخص ایک ساتھ چلے۔ ”آپکا کیا نام ہے؟ آپ کہان سے آتے ہین؟“ یہ کہکر اُسنے برہمن کو پرنام کیا۔ برہمن نے جواب دیا۔ ”میرا نام سکھنڈیا ہن ہے مین اچھامتی ندی کے کنارے مہیشر کے مندر سے آتا ہون۔ تمھارا کیا نام ہے؟

[1] ہندو فقیر کی ایک قسم ہے۔

"میرا نام نوین داس ہی۔ اس جگہ میری کچھ زمین ہی۔ اسی غرض سے آیا تھا۔"
سکھنڈ باہمن۔ "اس سال زراعت اچھی ہی نہ؟"
نوین داس۔ "مجھکو بیس سال دیکھتے ہوا۔ لیکن امسال کی سی زراعت کبھی نہین دیکھی۔ پرمیشر کے فضل و کرم کا کچھ حد و حساب نہین لیکن"
سکھنڈ باہمن۔ "لیکن کیا؟"
نوین داس۔ "لیکن نہ معلوم ایشر کی کیا مرضی ہی۔ مغلون اور پٹھانون کے درمیان ایسی سخت لڑائی ہو رہی ہی۔ نہین معلوم کیا ہونہار ہے جس راہ سے ایک مرتبہ فوج نکل جاتی ہے وہ سرزمین بالکل ریگستان کے مانند ویران ہو جاتی ہی۔"
کچھ تامل کر کے نوین داس نے پھر کہا۔ "ہمارے زمیندار کے لڑکے کو نہ معلوم کیا ہو گیا ہی۔ آپ نے کچھ سنا ہے؟"
سکھنڈ باہمن۔ "مین نے کچھ نہین سُنا۔ کیا ہوا ہے؟"
نوین داس۔ "وہ مثل مجنون کے ہو گیا ہے۔ اور اسکا سبب کچھ خیال مین نہین آتا اُسکے والد نے اُسکی صحت کے واسطے بہت سی تدبیرین کین۔ الا کوئی مفید نہوئی۔ آپ بھی ذی علم ہین۔ کچھ تشخیص فرما سکتے ہین؟"
سکھنڈ باہمن۔ "شاستر مین دیوانگی کے بہت سے وجوہات مندرج ہین مثلاً جدائی اقربا۔ محبت معشوق وغیرہ۔"
نوین داس۔ "یہ تو کچھ نہین ہو سکتے۔ وہ تو مختلف غیر متناسب باتین کرتا ہی جسکا کچھ سراغ نہین ملتا۔ ایسا گمان ہوتا ہی کہ زیادہ علم پڑھنے سے مالیخو ہو گیا ہی۔"
سکھنڈ باہمن۔ "کیا کہتا ہی کچھ بتلا سکتے ہو؟"
نوین داس۔ "کبھی کہتا ہی انتقام لینا ایک اعلیٰ فرض ہے کبھی کہتا ہی کہ دنیا مین

ؔ اہل ہنود کی مشہور دہی کتاب ۱۲

حسین عورت ایک عمدہ جوہر ہے ''۔کون ہے۔
اندرناتھ۔شرما؟ پرنام''

یہ کہکر نوین داس ایک کثیف لباس پہنے ہوئے نوجوان شخص کو آواز دینے لگا جو راہ کے ایک کنارے پر بیٹھا ہوا تھا۔وہ شخص دل مین کچھ غور کر رہا تھا۔دفعتًہ اپنا نام سنکر متعجب ہو نظر کرنے لگا اور اُٹھکر ساتھ ہولیا۔نوین داس نے پھر کہا۔

''وہی ہمارا خبطی ٹھاکر ہے۔کیون ٹھاکر اتنے روز تم سے ملاقات نہین ہوئی۔اِسکا کیا سبب ہے؟ گانون چھوڑکر کہان چلے گئے تھے۔اور یہان زمین پر بیٹھے کیا کرتے تھے؟'' اندرناتھ نے کہا ''تمام رات چلتے چلتے تھک گیا ہون۔''

نوین داس نے پھر اُس سے کچھ نہین پوچھا اور وہی باتین کہنے لگا۔

''ہمارے زمیندار کا بیٹا کبھی کہتا ہے کہ انتقام لینا اعلیٰ فرض ہے۔کبھی کہتا ہے کہ خوبرو عورت عجیب جوہر ہے۔کبھی کہتا ہے کہ محسن کُشی کے برابر کوئی سخت گناہ نہین اور گاہ کہتا ہے کہ رعایا کو دردمند دیکھنے سے مرجانا بہتر ہے۔''

سکھنڈ باہن کچھ عرصہ تک غور کرکے کہنے لگا ''مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے کوئی سخت گناہ کیا ہے۔گناہ کبیرہ سے بھی دیوانگی ہوجاتی ہے۔''

نوین داس ''مجھکو تو یقین نہین ہوتا کہ اُس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہو۔''
یہ کہکر نوین داس تھوڑی دیر متامل ہو دگویا کچھ پچھلے حالات تصور کرنے لگا) کہنے لگا ''اُسکے دل مین اِسقدر رحم ہے کہ اُس سے گناہ ہونے کا گمان نہین ہوسکتا۔ کوئی بارہ سال ہوئے کہ ایک مرتبہ مین اچھاپور گیا تھا۔دیکھا کہ دو چار اسامی باقی مالگزاری کے واسطے حراست مین بٹھلائے گئے تھے۔اُسوقت ہمارے زمیندارزادہ کی عمر صرف پانچ چھہ سال کی تھی۔اُسنے خفیہ دروازہ کھولدیا۔اور اسامیونکو

مسلط ہنگی کرتا ہون ۱۲

کچھ روپیہ دیکر باہر نکال دیا اسامیون نے خوشی سے مالگزاری بیباق کی اور گھر کی راہ لی"
یہ سنکر اندرناتھ نے حیرت مین آکر پوچھا۔ "پھر کیا ہوا؟"

نوین اس نے کہا کہ "رعایا نے اِسطرح فراغت پائی اور کسی کو نہ معلوم ہوا کہ اُن لوگون نے کہان سے روپیہ لاکر دیا۔ آخر کو جب وہی لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے تو لڑکے نے ڈرتے ڈرتے باپ سے سب حال کہدیا۔ اُسکے والد گیندرناتھ نے اُسکو آغوش مین بٹھالیا۔ اور اُسکے سر وچشم کو بوسہ دینے لگے۔ مین دروازہ پر کھڑا تھا۔ میری آنکھون کے آنسو جاری ہوگئے۔"

اِسطرح گفتگو کرتے ہوئے تینون شخص رودرپور پہونچ گئے۔ انواع واقسام کے عظیم الشان درختون سے وہ گائون گھرا تھا۔ اور درختون کے پتون کے درمیان سے آفتاب کی شعاع نیچے پڑے ہوئے خشک پتون کے انبار اور راستے کو ایک عجیب زینت دے رہی تھی۔ شاخون پر مختلف اقسام کے پرند بیٹھے ہوئے چہچہا رہے تھے۔ کوکلا۔ سیاما ان۔ پپیہا وغیرہ کی دلفریب نواسنجی سے دلکو عجیب فرحت حاصل ہوتی تھی۔ مغل اور پٹھانون کی فتح اور شکست سے اُنکو کچھ فکر نفع اور نقصان کی نہ تھی۔ جابجا گائون کے تالابون مین کنول اور نیلوفر پھولے ہوئے تھے۔ اور بعض بعض درختون کے نیچے دو چار کٹی بنی تھین۔ کہین کہین پر دو ایک اشخاص دیہاتی کچھ گاتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ اور گائون کی عورتین بھی کمر پر گھڑے رکھے خرامان خرامان پانی بھرنے کے واسطے چلی جاتی تھین۔

سکھنڈ باہمن نے پوچھا۔ "ایک مہا سویتا نام برہمنی اِس موضع مین رہتی ہی۔ اُسکا مکان کہان ہی؟"

اندرناتھ متعجب ہوکر کہنے لگے۔ "چلیے مین اُسکا گھر بتلا دون" اور کچھ دور تک لیجاکر

مہاشو تپا کا مکان دکھلا دیا۔ سکھنڈ باہن مہاشو تپا کے مکان مین ٹھہرے۔ اور اندر ناتھ اپنے سلیم الطبع قدیم دوست لوین داس کے یہان چلے گئے۔

داستان دوسری

برت دھارنی

مجھے کسواسطے آیا ہی سمجھانے عبث ناصح
نہین تسکین ہو سکتی دل مظلوم کو تب تک

نصیحت کا نہین ہوتا اثر سینہ فگارون پر
نہ جب تک قہر حق ہو ظالمان زشت کارون پر

رات ایک پہر گذری ہی۔ آج عروج القمر کی چودھوین تاریخ ہی لیکن بادلون سے آسمان گھرا ہوا ہی۔ میدان اور بستی اور مکانات وغیرہ کچھ بھی تاریکی سے نظر نہین آتے۔ صرف جگنو کی چمک سے درخت اور شاخین کہین کہین نظر آتی ہین۔ دریا بکمر اچھا ستی کئی دھارا ہو کر لہراتی ہوئی روان ہی۔ ہوا کی تیزی سے لہرین بہت اونچی اٹھ رہی ہین گنجان صحرا کے درمیان سے ہوا سن سن کرتی ہوئی چل رہی ہی۔ الغرض اسوقت سوائے ہوا یا موج دریا کے اور کوئی آواز سنائی نہین دیتی ہی۔ گویا تمام زمین حالت خواب مین ہی۔ ایسی اندھیری رات مین ایک عورت سفید پوش تنہا اُس دریا مین نہا رہی ہی۔ یہ عورت "برت دھارنی" ہی۔ تاریکی مین اُسکی سفید پوشاک کے ماسوا اور کچھ نظر نہین آتا تھا۔ نہانے کے بعد وہ عورت صحرائی پھول توڑنے لگی اور متصل مین ایک قدیم برگد کے درخت کے نیچے ایک شوالہ مین جاکر دروازہ بند کر کے بیٹھی۔ اُس مندر کے اندر ایک چھوٹی "شیو مورت" اور چراغ کے سوائے اور کچھ نہین تھا۔ اُسی روشنی کی جہت سے اُس عورت کی سفید پوشاک نظر آتی تھی۔

سلہ یعنے عبادت گذار دروزہ دار عورت ۱۲ سلہ یعنی مہادیو جی کی مورت ۱۲

جوانی اُسکی ڈھل گئی تھی - اور عمر بھی چالیس سال کی ہوگی - لیکن جسم پر نظر کرنے سے
بچانس سال کا شبہ ہوتا تھا - اگر سفید پوشاک نہ پہنے ہوتی تو اندھیرے مین دریا
کنارے نہاتے وقت یہی معلوم ہوتا کہ کسی کسان کی عورت ہی - لیکن مندر مین روشنی
کے مقابل اُسکا چہرہ دیکھکر وہ شک جاتی رہی - اگرچہ وہ عورت طویل القامت
تھی - لیکن نازک بھی تھی - پیشانی اُسکی بلند اور فراخ تھی جسپر آثار آلفگ صاف
نمایان تھے - سیاہ و سفید بال اُسکے سر سے رخساروں پر گذر کر سینہ تک
لٹک رہے تھے - آنکھوں کی روشنی نوجوان عورتونکو بھی شرمندہ کرتی تھی -
اندرونی شعلۂ انتشار گویا انھین آنکھون سے پھوٹ نکلے تھے - مُنہ اُسکے نہایت
چرب اور وثوق عہد کو ظاہر کرتے تھے - تمام جسم سے سنجیدگی اور متانت عیان تھی
اور لباس سفید علامت بیوگی کے پہننے سے اور بھی سنجیدگی آگئی تھی - الغرض اُس
عورت نے تمام پھول "شیو مورت[۱]" کے روبرو پیشکش کرکے سجدہ کیا کچھ عرصہ
تک اسی طرح پرستش مین مصروف رہی - ہوا بتدریج زور پکڑنے لگی - اور برگد کے
درخت سے آواز "ہرہراہٹ" بڑی شدت سے نکلنے لگی - دروازے کے کیواڑ
بھی زور سے آپسمین ٹکرانے لگے چراغ کی لو جھلملانے لگی - لیکن تاہم عورت کے
استقلال طبیعت مین کچھ فرق نہ ہوا - بدستور آنکھ بند کیے ہوئے یکسوئی طبیعت سے
اندازاً ایک پہر کامل دھیان مین مصروف رہی -

الا اُسکی کیا خواہش تھی - اور کس مطلب کیواسطے "شیو[۲]" کی پرستش کرتی
تھی اُسکے دریافت کرنے کی ہمکو ضرورت نہین ہی -

پرستش ختم کرکے عورت نے چراغ لیکر باہر نکلنے کی غرض سے دروازہ کھولا -
کیواڑ کھولتے ہی چراغ گُل ہوگیا - اُس سخت تاریکی مین رات کو اُس مجرد عورت کا

---

[۱] مہادیو کی مورت ۱۲ [۲] مہادیو ہندوون کا ایک دیوتا ہے ۱۲

دل ذرا بھی خوف زدہ نہوا - اور آہستہ آہستہ رودرپور کی راہ مین اپنی [۱] کوٹی [۲] کیطرف روانہ ہوئی راستہ نہایت تنگ تھا - دونون طرف گنجان جنگل اور کنارہ پر خشک پیونکے انبار سے اور بھی زیادہ تاریکی معلوم ہوتی تھی - اُنھین درختون کے نیچے جا بجا ایک ایک جھوپڑا بنا تھا - لیکن اُنکے رہنے والے سب سو رہے تھے - کسی قسم کے جاندار کی ایک آواز تک سُنائی نہین دیتی تھی - اسیطرح مہاشوتیا چلتے چلتے آخر کو ایک کٹی [۲] کے نزدیک پہونچی - دروازہ پر کھڑے ہوکر دستک دینے لگی دروازہ کھُل گیا اور جب مہاشوتیا اندر چلی گئی - ایک نوخیز لڑکی چراغ ہاتھ مین لیے ہوئے آئی - اور دروازہ بند کرلیا مہاشوتیا راہ مین متردد آئی تھی - اِس نوخیز لڑکی کو دیکھکر وہ تردد خود بخود دُور ہوگیا - اور پاک محبت اُسکے چہرہ پر عیان ہوئی کہنے لگی "سرلا [۳] اسقدر رات گذری اور تو ابھی جاگتی ہے؟ جا بیٹی اب سو رہ" یہ کہکر محبت سے سرلا کے رخ انور کو چومنے لگی - سرلا نے کہا "ماتا [۴] مجھکو کچھ معلوم نہوا کہ رات زیادہ گذری ہے - برہمچاری [۵] مہاراج مہابھارت [۶] کی کتھا پڑھ رہے تھے - مین بیٹھی ہوئی سُن رہی تھی - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مہابھارت کا پاٹھ [۷] سُننے سے تمام رات بیدار رہ سکتی ہون" "وہ نہین تمام رات جاگنے سے تکلیف ہوگی" یہ کہکر ماں نے سرلا کو گود مین بٹھا لیا - اور پھر پیار کرنے لگی - سرلا جب چراغ لیکر خوابگاہ کو چلی - ماں متحیر ہو دیر تک اُسکی طرف دیکھتی رہی اور دل مین کہنے لگی "میری پیاری کیا پرمیشر نے یہ بے بہا جوہر یہ بے مثال پھُول صرف رونق صحرا کے لیے بنایا ہے؟" یہ کہتی ہوئی جس کوٹھری مین برہمچاری تھے چلی گئی - سرلا نے اپنی کوٹھری مین جاکر چراغ رکھدیا - اور اِس انتظار سے کہ ماں بھی سونے کو آویگی - دروازہ کھُلا اور چراغ روشن رہنے دیا - اور اِس لڑکی کی عمر گو پندرہ سال کی تھی لیکن ہنوز بخوبی جوانی

۱؎ جھوپڑہ ۱۲ ۔ ۲؎ یعنے جھوپڑہ ۱۲ ۔ ۳؎ مہاشوتیا کی لڑکی کا نام ہے ۱۲ ۔ ۴؎ یعنی والدہ ۱۲ ۔ ۵؎ یعنی فرضی علم فقیر ۱۲ ۔
۶؎ ایک مشہور سنسکرت کی کتاب ہے جسمین کورو پانڈو کی لڑائی کا حال مندرج ہے ۱۲ ۔ ۷؎ بشرح ہندو ۱۲ ۔ ۸؎ مضمون عبارت ۱۲

نہین اُبھری تھی۔ چہرے کے دیکھنے سے لڑکپن ہی ظاہر ہوتا تھا۔ اُسکے بدن یا چہرہ پر کچھ
زیادہ ملاحت بھی نہ تھی۔ شاعرون نے جیسا کچھ عورتون کا سراپا بیان کیا ہے۔ وہ باتین
سرلا مین نہ تھین۔ بدن اُسکا نازک تھا اور چہرہ پر سنجیدگی اور سادگی کے آثار پائے جاتے تھے۔
دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے دل مین کسی قسم کی بدخوئی کا نشان بھی نہین ہے صرف
خوش اخلاقی۔ سادگی۔ عوام سے محبت۔ ذخیرہ مروت۔ یہ خوبیان اسکی صورت پر
عیان تھین۔ پرمیشر نے اُسکی دونون آنکھونکو زیادہ خوبصورتی دی تھی۔ دونون لب
اگرچہ زیادہ چکنے نہ تھے۔ لاکن دیکھنے مین کوزۂ آبحیات معلوم ہوتے تھے۔ وہ کالے
کالے گھونگھر والے بال اُسکے چہرے پر چھٹکے ہوئے اُسکے حُسن نوجوانی کو ایک فوقیت
دے رہے تھے تمام جسم نازک اور سڈول تھا۔ سارے دن محنت کرنیکے تکان
سے بستر پر جاتے ہی خواب آگیا۔ گویا شگفتہ کنول پھر بند ہو گیا۔ جس جھونپڑہ مین اسکی
مان اور وہ رہتی تھین وہ بالکل سادہ تھا جسطرح گانوٴن کے اور لوگون کے مکانات
تھے۔ ویسے ہی وہ بھی بنا تھا۔ صرف ایک چھوٹا سا مکان رسوئی[1] کا اور ایک گوشالہ[2]
اور دو بڑے مکان تھے۔ ایک مین اُسکی والدہ اور وہ اور ایک مین ٹہلنی[3] رہتی تھی۔
اور دوسرے مین دن کو کام کاج ہوتا تھا اور جب کوئی مسافر آجاتا تو اسی مین ٹھہرایا جاتا
گوشالہ مین دو تین گائین رہتی تھین۔ صحن مکان مین ایک کھتہ[4] تھا جسمین غلّہ
فراہم کیا جاتا تھا۔ مکان کے متصل ایک چھوٹی پھلواری بھی تھی جسمین طرح بطرح کے
پھولون کے درخت لگے تھے۔ اور سرلا نے کچھ نئی قسم کے پھول پتے لگائے تھے۔
اگرچہ مکان بالکل سادہ تھا۔ لیکن باہر کے دیکھنے والون کو اسکے باشندے مثل عوام الناس
کے نہین معلوم ہو سکتے تھے۔ مکان کے اندر ہر ایک چیز اِسطرح پاک و صاف تھی

[1] کھانا پکانے کا مکان ۱۲ [2] گوشالہ یعنی جس مکان مین مویشی باندھے جاتے ہین ۱۲ [3] خادمہ ۱۲ [4] کھتہ یعنے مکان غلّہ رکھنے کا ۱۲ ۱۲

کہ اُس موقع مین دوسرے مکان مین نہ تھی پوشاک کے کپڑے اگرچہ سادہ تھے بہت پاکیزہ۔ مکان بھی ایسا صاف تھا کہ ایک تنکا بھی پڑا نظر نہین آتا تھا۔ ان عورتون کا طریقہ معاشرت دیکھکر اول گانون والے بہت سے سلوک کرتے تھے لیکن چھ سات سال متواتر رہنے سے اُنکو از سر نو یہ یقین ہوگیا کہ مہاشوتیا کسی دولتمند کی عورت ہی۔ خاوند نے پیرانہ سالی مین دوسری شادی کرلی ہی۔ اُسی سے اُسنے ناراض ہوکر اپنی لڑکی کو ساتھ لے جدا ہوکر اِس گانون مین سکونت اختیار کی۔ الغرض مہاشوتیا نے بڑی خاطرداری سے سکھنڈ باہن برہمچاری کو کھانا کھلایا اور خود بھی کچھ تناول کیا۔ بعد اُسکے برہمچاری کو ایک بستر پر بٹھا خود زمین پر بیٹھکر گفتگو کرنے لگی۔ تمام رات باتین ہوتی رہین جسکا کچھ خلاصہ اس مقام پر درج کیا جاتا ہی۔

سکھنڈ باہن[۱] نے کہا۔ "بہن۔ مین ہرم تپا چندرسیکھر[۲] کے یہان سے آتا ہون۔ وہ ابھی تیرتھون[۳] کے درشن[۴] کرکے واپس آئے ہین۔ سات سال ہوئے کہ وہ ہرم تپا تیرتھون کو گئے تھے اُس زمانہ مین مغلون اور پٹھانون کے درمیان کچھ بھی لڑائی نہین تھی۔ اِسی سات سال کے عرصہ مین کوہ ہمالہ سے دریاے کاویری تک تمام تیرتھون کے درشن کر آئے"۔

مہاشوتیا۔ "پتا نے ثمرہ زندگانی حاصل کیا"۔

سکھنڈ باہن "آخر کو جب مونگیر کے قریب پہونچے تو کسی گانون مین دھیان کرتے وقت اُنکو خواب ہوا کہ ایک دریاے خونی روان ہوا جسمین ایک ہیولاے آگ فرو ہوگئی اور ایک شعلہ عظیم تاریکی مین غائب ہوگیا۔ خواب کی تعبیر کچھ خیال کرکے بنگالہ کو واپس آئے۔ اور میری زبانی تمھارے اِس کٹھن برت[۵] کا حال

۱ سکھنڈ باہن برہمچاری کا نام ہی ۱۲ ۔ ۲ چندرسیکھر ایک کامل جوگی جو سکھنڈ باہن کے مرشد تھے اُنکا نام ہی ۱۲
۳ تیرتھ مقام متبرک اور معبدگاہ ہنود ۱۲ ۔ ۴ درشن یعنی زیارت ۱۲ ۔ ۵ برت یعنے عبادت بالفرض ۱۲

سنکر انکو بڑی تشویش ہوئی - اُنھون نے تمھارے برت کی بابت مین اپنی منشا کچھ ظاہر نہین کی لیکن مجھکو اشتباہ ہوتا ہے کہ اِس برت سے کچھ نتیجہ اچھا ہوگا نہین - اب بھی اِس سے باز آؤ "۔

مہاشویتا نے کہا "بھائی اِس معاملہ مین مجھکو معاف کرو - یہ برت تو میری جان کا ایک جزو اور میری زندگی کا ایک ذریعہ ہے - اسقدر رنج اور غم برداشت کرکے مین زندہ ہون - اِس عبرت خیز حالت کو پہونچکر مین خود مختار ہون - یہ صرف اسی دشمن گداز برت کے سبب - جس روز اِس برت سے فراغت ہوگی اُسی روز میری زندگانی کا بھی خاتمہ ہوگا "۔

یہ جواب سنکر سکھنڈ باہمن خاموش ہو رہے - کچھ دیر کے بعد کہنے لگے "دشمن کی تخریب کے واسطے کوئی خاص تدبیر بھی کرتی ہو ؟ "۔

مہاشویتا "مین نے ایک شخص کامل سے ایک خوفناک منتر[۱] یاد کیا ہے اُسنے اُس منتر کے عمل کا جو طریق بتلایا ہے وہ اور بھی مشکل ہے - لیکن مین نے اُسکی عمل کرنے مین کامل کوشش کی ہے - ہر روز شام کو اشنان[۲] کرکے دوپہر رات تک اُسی منتر کے ذریعہ سے سری مہادیو کی پرستش کرتی ہون سری مہادیو جب تک دشمن کو معدوم نہ کرینگے تب تک لڑکی کی شادی نہ کرونگی - ساتوین سال اگر دشمن معدوم نہوا تو اُسی مہادیو جی کے روبرو لڑکی کو قتل کرکے خود ستی[۳] ہو جاؤنگی "۔

اِس گفتگو کے بعد کچھ عرصہ تک دونون خاموش بیٹھے رہے - برہمچاری نے کہا "مین تمھارے برت کو اچھی طرح جانتا ہون - مین نے تو یہ پوچھا تھا کہ سوائے برت کے دشمن کی تخریب کے واسطے کوئی اور بھی تدبیر کرتی ہو "۔

مہاشویتا نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا کہ "جس ایشر نے اِس عالم ناپیداکنار کو پیدا کیا ہے اُسکی مدد کے سوائے عورت کی ذات اور کیا تدبیر کرسکتی ہے "۔

---

[۱] منتر یعنی افسون ۱۲ [۲] اشنان یعنی نہانا ۱۲ [۳] ستی ہونا یعنے زندہ آگ مین جل مرنا ۱۲

سلیم الطبع برہمچاری نے مہاشوتیا کو اِس سخت برت سے باز رہنے کو ایک بار پھر سے منع کیا۔

مہاشوتیا نے کہا "اگر تمکو حالاتِ گذشتہ معلوم ہوتے تو ایسی ممانعت ہرگز نہ کرتے مین کہتی ہون سنو۔ اور مہاتما چندر سیکھر سے بھی کہدینا۔"

حالات گذشتہ یاد کرتے ہی مہاشوتیا کا جسم کانپنے لگا اور چہرہ متغیر ہوگیا۔ رونگٹے بدن پر کھڑے ہوگئے۔ آنکھون سے آگ برسنے لگی چراغ جھلملا رہا تھا۔ مکان مین چارونطرف تاریکی چھائی تھی۔ ہوا سنسناٹے سے چل رہی تھی۔ اور مہاشوتیا کا جھونپڑہ بھی جنبش کر رہا تھا لیکن یاد شدہ غم والم کی بادِ صرصر سے مہاشوتیا کا خانۂ دل ہزار چندان اُس سے زیادہ جنبش مین تھا۔ سکھنڈ براہمن یہ حالت نامرغوب دیکھکر مہاشوتیا کو حالات گذشتہ کے بیان کرنے سے ممانعت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اُسوقت اُنکو بات کرنے کی جرأت نہوئی کچھ دیر تک خاموش رہ کر مہاشوتیا کہنے لگی۔ "مین سخت گناہگار ہون۔ جو آدمی دوسرے کی تخریب کے واسطے سات سال تک برت اختیار کر سکے اُس سے زیادہ اور کون شخص سخت گناہگار ہوگا؟ الا کچھ عام ظلم کیوجہ سے مینے اِس برت کو اختیار نہین کیا ہے۔ سینئے۔" سلیم المزاج سکھنڈ براہمن خود بخود خاموش ہوگئے +

داستان تیسری

برت دھارنی کے حالات گذشتہ

کرون مین کیا شرح حال اپنا کہ تیر غم دل پہ چل رہے ہین
لگی ہے یک آگ اپنے جی مین بدن سے شعلے نکل رہے ہین
لبون پہ ہر دم ہے آہ سوزان طپش مین ہے دل مثال بجلی
سحاب ہین اپنے دیدۂ تر مثال طوفان اُبل رہے ہین

	رہونگی مصروف مین دعا مین ہونگی جبتک مراد حاصل ہوئی ہون برباد خانمان سے خیال کیا کیا بدل رہے ہین	

میرے خاوند راجہ سمر سنگہ باعث افتخار ملک بنگال تھے پٹھان داؤد خان اور مغلون سے جب لڑائی شروع ہوئی اور اکبر بادشاہ نے خود بدولت آکر شہر پٹنہ کا محاصرہ کرلیا۔ اور گنگا اُس طرف حاجی پور کے فتح کرنے کے واسطے عالم خان کو بھیجا۔ اُسوقت راجہ سمر سنگہ نے ایک ہزار سوار لیکر بڑی بہادری دکھلائی تھی۔ اُنھین کے ذریعہ سے وہ شہر فتح ہوا تھا۔ اُس بہادر شخص کی کیفیت سُنکر شاہ دہلی ایسے خوش ہوئے کہ کچھ روز بعد جب پٹنہ کو فتح کرکے دہلی کو کوچ کیا۔ تو میرے شوہر کو سپہ سالاری کے درجہ پر ممتاز فرمایا۔ اور راجگی کا خطاب بخشا۔ اُسکے تھوڑے ہی روز کے بعد افواج مغل امواج سمندر کے مانند تمام بنگالہ مین پھیل گئی۔ تریاگڑھی فتح کر بنگالہ کی دارالسلطنت شہر ٹنڈا پر قبضہ کرلیا۔ وہان سے منعم خان اور ٹوڈرمل کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ مفرور داؤد خان کے تعاقب مین روانہ کیا۔ راجہ سمر سنگہ نے بڑی خوشی سے ٹوڈرمل کے ساتھ دشمنون سے گھرے ہوئے ملک بنگال مین جنگ اور جدل مین ناموری حاصل کی ٹنڈا سے بیرہوم اور بیرہوم سے میدنی پور بعدہٗ کٹک وغیرہ جہان جہان راجہ ٹوڈرمل گئے تھے میرے خاوند ہمیشہ اُنکے ہمراہ رہے۔ الغرض ٹوڈرمل نے جہان جہان فتوحات حاصل کین ہر ایک جنگ مین راجہ سمر سنگہ نے اتنی بیمثال شجاعت اور اولوالعزمی ظاہر کی۔

افسوس! ایسی شجاعت اور دلیری کا کیا یہی نتیجہ ہے؟۔

اِسکے بعد کٹک مین جو جنگ ہوئی تھی اُسمین تو منعم خان خود ہی موجود تھے۔ عموماً مخلوق کی شکست ہوگئی تھی اور منعم خان ٹنڈا کی چھوڑ کر بھاگ چلا تھا۔ اور عالم خان مقتول ہوا۔ لیکن راجہ سمر سنگہ اور ٹوڈرمل کے دل مین خوف وہراس کا نام ونشان بھی نہین تھا۔ ٹوڈرمل نے کہا کہ عالم خان مارا گیا تو کیا غم ہے۔ منعم خان بھاگ گیا

تو کیا مضائقہ ہی؟ سلطنت ہماری ہاتھ مین ہی تو ہمارے ہی ہاتھ مین رہیگی۔ یہ بات اُنکی زبان سے نکلتے ہی راجہ سمر سنگہ جست کرکے دشمنون کی فوج کے درمیان جا پڑے اور فوج مُغل بنگالی زمیندار کی شجاعت دیکھکر پھر آمادہ جنگ ہوئی اور داؤد خان کو شکست دی۔ اُسکے بعد جو صلح ہوئی اُسوقت منعم خان نے داؤد خان سے پوچھا کہ حضرت آپکو تقریباً ایکسال ہوا کہ ہم لوگون سے جنگ مین مصروف ہین۔ یہ تو فرمائیے کہ ہمارے سپہ سالارون مین آپکو کون شخص زیادہ دلیر نظر آیا یہ سنکر افغان امیر نے جواب دیا کہ سب سے زیادہ تو فخر قوم راجپوت راجہ ٹوڈرمل اُسکے بعد بنگالی زمیندار راجہ سمر سنگہ۔ یہ بات اُنکی زبان سے نکلتے ہی تمام دربار مین نعرۂ خوشی بلند ہوا اور راجہ سمر سنگہ کی تعریف اور توصیف تمام بنگال مین مشہور ہوگئی۔ قلعہ مین جہان مین تنہا بیٹھی ہوئی وقتاً فوقتاً اپنے خاوند کی نسبت مختلف قسم کی شکوکات کرتی تھی۔ اِس خبر کے پہونچتے ہی میرے جسم مین چشمۂ مسرّت جوش زن ہوا۔

افسوس! پھر اُسی سمر سنگہ کا سر مخالف کی افترا پردازی سے قلم کیا جاوے! کیا اِسکا اِس جہان مین کچھ انصاف نہین ہی،، یہ کہتے کہتے مہاشوتیا کی آواز مثل طنبور تار شکستہ کے بند ہوگئی۔

سُکھنڈ برا ہمن نے کہا۔ ”بہن اگر حالات گذشتہ یاد کرنے سے رنج زیادہ ہوتا ہی تو اُسکے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی؟ اور خاص کر راجہ سمر سنگہ کا حال بنگالہ مین کون نہین جانتا۔ سمر سنگہ کی عورت کو وہ حال بیان کرکے رنجیدہ ہونیکی کیا ضرورت ہی؟،،

مہاشوتیا نے کہا۔ ”مین اُنکی عورت نہین بلکہ اُنکی رانی تھی الّا اب تو بیکس بیوہ ہون۔ اب مجھکو زیادہ بیان کرنا نہین ہی سُنو،، سکھنڈ برا ہمن پھر خاموش ہوگیا اور مہاشوتیا کہنے لگی ”ایک بدذات زمیندار نے جسکا نام مین نہ لونگی اِس جنگ مین داؤد خان سے سازش کرکے سمر سنگہ کے قتل کرنیکی تدبیر کی تھی۔ ٹوڈرمل

میرے خاوند کو بہت عزیز رکھتے تھے لڑائی کے اختتام پر انھون نے اُس
مفسد زمیندار کے قتل کا حکم دیا زمیندار خوف سے ہراسان ہو کر میرے خاوند
کے قدمون پر گرا اور معافی کا خواستگار ہوا۔

رحیم المزاج سمر سنگھ نے اُسکا قصور معاف کر دیا۔ اور راجہ ٹوڈرمل سے عرض
کر کے اُس بیکس برہمن زمیندار کو بچا دیا۔ اُس مکّار نے اس بیعزتی کو اپنے دل
مین پوشیدہ رکھا۔ میرے خاوند کی زمینداری بہت وسیع تھی۔ اُسکو دیکھکر طمع
دامنگیر ہوئی۔ جب ٹوڈرمل بنگالہ سے چلے گئے۔ اُس زمیندار نے موقع پاکر بہت سے
جعلی کاغذات تیار کر کے یہ ظاہر کیا کہ سمر سنگھ مخالف پٹھانون سے ملکر مفسدہ برپا
کیا کرتا ہے۔ اس ناکردہ گناہ کے عائد ہونے سے میرے خاوند قتل کیے گئے۔ وہ
بدذات برہمن زمیندار صوبہ دار کا معتمد الیہ اور خیر خواہ بنکر دیوان بنگال ہو گیا۔

سکھنڈ براہمن کو بڑا تعجب ہوا۔ اور دل مین خیال کیا کہ بنگال کے دیوان راجہ
ستیش چندر کیا گناہگار اور قاتل انسان ہین، کچھ دیر اسطرح فکر کرتے گذرا۔
مہاشوتیا نے کہا۔ وہ مین جو بات کہنا چاہتی تھی وہ تو ابھی ناتمام ہی ہے۔ آج تقریبًا
چھ سال میرے خاوند کی وفات کو گذرے ہین۔ اُسکے دو سال بعد راجہ ٹوڈرمل پھر
اس ملک مین آئے تھے۔ اور راج محل مین ایک مرتبہ پھر داؤد خان کو شکست دیکر
اِس ملک سے افغانون کو نیست و نابود کر دیا۔ جنگ کے خاتمہ پر اُنھون نے
دیوان سے میرے خاوند کی خیر و عافیت دریافت کی۔ اُس بدذات نے
سچ بولنے سے خوف کر کے جواب دیا کہ راجہ سمر سنگھ مار سیاہ کی نیش زنی سے
ہلاک ہو گئے۔ اگرچہ یہ بیان اُسکا ایک اعتبار سے صحیح بھی تھا۔ لیکن سانپ مین
یہ زہر کہان ہوتا ہے؟ مین نے راجہ مرحوم سے ایک سخت معاہدہ کیا ہے۔ مرنے
سے کچھ روز پہلے اُنکو اپنی موت کے آثار ظاہر ہو گئے تھے۔ ایک مرتبہ شام مجھکو

قلعہ سے باہر لیجا کر گنگا کنارے بیٹھ کر کہنے لگے "پیارے برادر[1] میں تجھسے ایک بات کہنا چاہتا ہوں - قبول کر تو کہوں" میں نے کہا "پران ناتھ[2] - آپ کس امر کی نسبت مجھسے معاہدہ طلب فرماتے ہیں"، تب اُنھون نے مجھسے گنگا جل چھونے کو کہا - شام کی اُس تاریکی میں ہم دونوں گنگا کنارے بیٹھے ہوئے دیر تک جل چھوتے رہے - اُسوقت راجہ موصوف بڑی سنجیدگی سے کہنے لگے - میں نے سُنا ہے کہ اُس بدذات برہمن کی خواہش مذموم حاصل ہو گئی - اب میرے مرنے میں کوئی شک نہیں ہے - لیکن کوئی انتقام لینے والا نہیں ہے - اسکا نہایت رنج ہے - نہ کوئی بھائی ہے - نہ لڑکا ہے صرف ایک لڑکی ہے اور تو میری زوجہ ہے - قول کر کہ عورت کا جہانتک اختیار ہے - تو اُس بدذات سے انتقام لینے میں کسیطرح باز رہے گی - میں نے قسم کھائی کہ عورت کو جہانتک قدرت حاصل ہے میں عوض لینے میں کوئی تدبیر فروگذاشت نہ کرونگی اور آتش غضب بڑی تیزی سے دل میں مشتعل ہو گئی - ہائے وہ آگ آجتک فرو نہوئی اور وہ معاہدہ ابتک ایفا نہوا"

سکھنڈ باہمن نے دیکھا کہ مہاشوتیا کو اس بات سے منحرف کرنا ایک مشکل امر ہے - اور کہنے لگے "تو میں یہ سب حال دھرم[3] پتا سے کہونگا"

مہاشوتیا نے کہا - "ہان کہنا اور یہ بھی کہدینا کہ جب بچہ طائر صیاد کے ذریعہ سے مارا جاتا ہے تو وہ اپنے غم میں مرجاتا ہے لیکن مغرور ناگن جب پیر کے نیچے دب جاتی ہے - تو دبانے والے کو بالضرور کاٹتی ہے - اور اپنی ناموس کی خوشی میں بیفکر ہو کر جان دیدیتی ہے"

یہ کہتے ہی مہاشوتیا اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُسکے جسم کے رونگٹے بھر بھرا لئے - اُسوقت اُسکی غضبناک شکل دیکھکر سکھنڈ باہمن کچھ خوف زدہ ہو گئے -

مہاشوتیا نے آہستگی سے دروازہ کھولا - اور صبح کی روشنی دیکھکر کچھ افسردہ خاطر ہو گئی -

[1] عزیز از جان ۱۲ [2] وارث جان من ۱۲ [3] مراد مرشد سے ہے ۱۲

اُسوقت درختون کی چوٹی پر آفتاب کی سُرخ شعاعین پھیل ہی تھین اور چڑیان درختون کی شاخون پر بیٹھی ہوئی چہچہا رہی تھین ؎

داستان چوتھی

سرلا اور املا

یہ قدرت کی ہی کیا ہی جلوہ گری	کہ اُسنے محبّت کو دی برتری
عجب کچھ محبت کو پیدا کیا	رُخِ گل پہ بُلبل کو شیدا کیا
بچھایا عجب اک محبّت کا دام	کہ پابند ہے جس کا عالم تمام
محبّت سے پروانہ آتش بجان	محبّت سے بلبل ہے گرم فغان
غرض ہی محبّت ہر اک رنگ مین	شرر ہے محبّت سے ہر سنگ مین

صبح سے پیشتر اُٹھکر سرلا گھر کا کام کاج کرنے لگی۔مکان کے اندر اور باہر سب جھاڑو لیکر صاف کر دیا۔ناظرین کو حیرت ہوگی کہ سرلا "راج کماری"[۱] ہوکر کیا اپنی ہاتھ سے بہارتی ہی؟ سرلا کو درحقیقت اپنے راج کماری ہونیکا مطلق گمان نہ تھا۔باپ کے انتقال کے وقت وہ بہت چھوٹی تھی اُس زمانہ کے واقعات کا مطلق اُسکو خیال نہ تھا۔اُسکی مان نے بھی کبھی اُس سے تذکرہ نہین کیا تھا۔ہر روز مثل کسانون کی لڑکی کے کام کرتے کرتے وہ اپنے کو ویسا ہی سمجھنے لگی۔اُسکی نازک طبیعت مین غرور و نخوت کا نام و نشان بھی نہین تھا۔رات دن مکان مین بیٹھی ہوئی مان سے محبّت کرنا یا کسانون کی عورتون سے گفتگو کرنا اور لہو و لعب مین مصروف رہنا۔اِسکے علاوہ سرلا کے سادہ مزاج مین کسی حوصلۂ بلند کی گنجایش نہین تھی۔مکان کے ضروری کامون سے

[۱] راجہ کی لڑکی ہو۔

فراغت پاکر سرلا گھڑا لیکر دریا کنارے نہانے کو چلی (وہ ہمیشہ قبل طلوع آفتاب کے نہایا کرتی تھی) راستہ مین ایک مکان کے مقابل کھڑے ہوکر شیرین زبان سے آواز دینے لگی "و سکھی"، لیکن کسی نے جواب نہین دیا۔ پھر پکارا "املا" اندر سے آواز آئی "آتی ہون"، اور ایک حسین عورت شانزدہ سالہ کٹیلی آنکھ شوخ وطناز کناری دار ساری پہنے ہاتھون مین ناقوسی چوڑیان پیرون مین کڑے کمر پر کلسہ برنجی رکھے باہر نکل آئی۔ آتے ہی اُسنے سرلا کا جوڑا پکڑ کر کھینچ لیا۔ اور چٹکی لیکر کہنے لگی۔ تو کیسی دیوانی ہے "سوامی گھر مین ہین"، "اور پھر سن رسیدہ۔" اتنے تڑکے مجھکو کیسے چھوڑ مین جھکر گیا مان نے تیری شادی نہین کی بس تجھکو تمام رات اسی فکر مین نیند نہین آتی۔ اسی سے تو اندھیرے اوٹھ کے چل دیتی ہے۔ یہ کہکر ایک چٹکی لے لی۔ اور ہنستے ہنستے رخسارہ بھی پکڑ لیا۔ سرلا نے کہا۔ تو اسمین میرا قصور کیا ہے بہن؟ تو مجھسے کہتی ہے تو مین بلانے آتی ہون۔

املا۔ "اور نہ بلاؤنگی تو نہ آوگی؟"

سرلا۔ "آؤن کیون نہین۔"

املا۔ "کیون آتی؟"۔

سرلا "یہ تو مین نہین بتلا سکتی۔ لیکن تیرے نہ بلانے پر بھی ضرور آیا کرون"،

املا "نہین بہن اِسکا سبب تو ضرور بتلانا ہوگا"،

سرلا "مین سچ کہتی ہون مجھکو اسکا باعث نہین معلوم ہے لیکن اگر تو نہ بھی طلب کرے تو بھی مین ضرور آؤن صبح ہوتے ہی تیرا دھیان ہوتا ہے اگر ایک روز تجھکو نہ دیکھون تو کام مین طبیعت نہین لگتی۔ ہر روز تم سے ملا کرتی ہون۔ اِسی سے ایسی عادت ہوگئی ہے۔"

املا نے غور سے سرلا کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ سرلا ہمہ تن دریای محبت مین مستغرق ہے
فوراً رُخ پھیر لیا سرلا نے کہا وہ سکھی تیری آنکھون مین آنسو کیون بھر آئے ؟،،
املا وہ کچھ نہین بہن ایک تنکا آنکھ مین پڑ گیا تھا۔
تو نے کچھ اور بھی سنا ہے۔ یعنی زمیندار کی کچہری کی کوئی نئی خبر سُنی ہی ؟
سرلا وہ نہین بہن مین نے تو نہین سُنی۔ کیا حال ہے ؟،،
املا وہ ہمارے زمیندار نے اپنے لڑکے کی شادی کسی معزز خاندان کی لڑکی سے ٹھہرائی
لڑکی نہایت خوبصورت ہی۔ اسکا حُسن تو رشک قمر ہی اور آنکھین تو تیرے ہی مشابہ ہین،،
سرلا وہ سکھی دلگی کیون کرتی ہی۔ پھر کیا ہوا ؟،،
املا وہ جب شادی طے ہو گئی۔ تو زمیندار کے لڑکے نے کہا مین اس لڑکی سے
شادی نہ کرونگا،،
سرلا وہ کیون ؟،،
املا وہ یہ تو مین نہین جانتی۔ لیکن سُنا ہی کہ وہ گانوُن کے کسی برہمن کی لڑکی پر عاشق ہی
اور اُسکے سوا دوسری سے شادی نہ کریگا۔ کیا اُسنے کہین تجھکو تو نہین دیکھ لیا ؟،،
سرلا وہ پھر تم ہنسی کرنے لگین۔ واہ باپ تو ایک سے شادی کرتا ہی اور لڑکا
دوسری سے کیا چاہتا ہی۔،،
املا وہ جو جسکو چاہے۔ باپ جس سے کیا چاہتا ہی۔ وہ تو اُسکو نہین چاہتا،،
سرلا وہ کیون نہین چاہتا ؟،،
املا وہ تو ایسی بیوقوف ہی تجھکو کہان تک سکھلاؤن ؟ مان سے کہہ کہ میری شادی کر دے لے
تب سب سیکھ جائے گی،،

—

یہ کہکر پھر اُسکے رخسارہ پر ایک اُنگلی مار دی۔
اِسی طرح باتین کرتے کرتے دونون دریا کنارے پہونچ گئین۔

وہان کیا دیکھتی ہین کہ ایک عورت طویل القامت سیہ فام تہتھر ٹیڑے بیڑے بیسے کھڑی ہے گلے مین آدمی کے سر کی مالا ہاتھ مین لکڑی جسم مین خاکستر دونون آنکھین سُرخ سُرخ چڑھی ہوئی ہین اُسکو دیکھکر دونون خوف زدہ ہو گئین ساملا نے اُس سے پوچھا "تو کون ہی؟"

اُسنے جواب دیا کہ "مین بشیشری پگلی ہون"

املا نے کہا "ہان ہان مین نے بشیشری پگلی کا نام سُنا ہی - ایک مرتبہ پہلے بھی تو اس گانون مین آئی تھی نہ؟"

بشیشری "وہان آئی تھی"

املا - "تو تو ہاتھ بھی دیکھ سکتی ہے نہ؟"

بشیشری "ہان دیکھ سکتی ہون"

املا "اچھا میرا ہاتھ دیکھ تو سہی"

پگلی ہاتھ دیکھکر کہنے لگی کہ "تو تو دیوان کی عورت ہو گی"

املا "دور ہو کیا واہیات بکتی ہی - میرا خاوند تو موجود ہی اور تو کہتی ہی کہ دیوان کی عورت ہو گی - میرا بڑھا خاوند زندہ رہے - مجھکو دیوان اور وزیر سے کیا مطلب ہے - بھلا دیکھ تو سہی کہ ہماری سکھی کا بیاہ کب ہو گا؟ بیاہ کی فکر سے اُسکو نیند نہین آتی"

پگلی کچھ دیر تک اُلٹ پُلٹ کر اُسکا ہاتھ دیکھتی رہی - اور بار بار اُسکے چہرہ کی طرف بھی نظر کر دیتی تھی - اور پھر ہاتھ دیکھنے لگتی تھی آخر اُسکو کہنے لگی "تیری اُمید تو حالت تاریکی مین ہی - سوائے تاریکی کے کچھ نظر نہین آتا - اِسوقت تو بڑا ہنگامہ ہی - آخر کو نہین معلوم کیا ہو گا - تین روز مین بڑا فساد ہو گا - گانون چھوڑکر بھاگ جا - بھاگ جا - بھاگ جا" سرلا تو خوف زدہ ہو گئی -

املا اُسکی وہ حالت دیکھکر پگلی کیطرف مخاطب ہو کر کہنے لگی -

وہ کہنے کو کچھ اور کہتی ہے کچھ - مین نے تو یہ پوچھا تھا کہ میری سکھی کا بیاہ کب ہوگا - اور وہ زمین آسمان کی باتین کرتی ہے - کھڑی تو رہ - دیکھ تو مین تجھے کیسا ٹھیک کرتی ہون"
یہ کہکر املا اُسکے اوپر پانی کے چھینٹے اوڑانے لگی - اور پگلی آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ گئی - وہان سے پھر اُسنے سرلا کی طرف دیکھکر کہا بھاگ جا - بھاگ جا - بھاگ جا"
یہ کہکر غائب ہو گئی - تھوڑے عرصہ مین دریا کنارے کسانو نکی عورتون کی ایک جماعت فراہم ہو گئی - رما - باما - شیاما وغیرہ عورتین حسینان موضع نے آکر گھاٹ[۱] چھینک لیا[۲] - اور طرح بطرح کی گفتگو اور مذاق ہونے لگے اچھامتی دریا بھی اسقدر حسینان ماہرو کو اپنے کنارے جمع دیکھکر دوچند جوش سے موجزن کرنے لگا -
سرلا اور املا پانی لیکر اپنے اپنے مکان کو گئین -
املا کے خاوند کو تو ناظرین آپ پہلے ہی سے جانتے ہین - نوین داس اِس گانون کا ایک مہاجن تھا - وہ کچھ لین دین بھی کرتا تھا - اُسکا مزاج نہایت سیدھا سادہ تھا - وہ کسیقدر صاحب مقدور بھی تھا چالیس پچاس بگھہ کھیت اور بیس پچیس مویشی تھے - چار پانچ ہل بھی چلتے تھے - اور صحن مکان مین آٹھ دس بکھار بھی تھین - اکثر لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ اُسکے پاس کچھ دفینہ بھی ہے - اِسکے علاوہ اُسکی عورت کے پاس زیور اور پوشاک بھی عمدہ تھی - اپنی پہلی زوجہ کی وفات کے پندرہ روز بعد اُسنے پینتیس سال کی عمر مین ایک دس برس کی لڑکی املا نامے سے شادی کی تھی - اگرچہ وہ ابھی بوڑھا نہ تھا - لیکن املا اُسکو ہمیشہ بوڈھا[۳] کہکر پکارتی تھی - املا اپنے خاوند سے بہت محبت رکھتی تھی - لیکن اُسکے مزاج مین مذاق بھی تھا - شب و روز اپنے بوڈھے خاوند کی خدمت گذاری کرتی - لیکن دل لگی کرنے سے بھی باز نہین رہتی تھی - یہ بات نہ تھی کہ اُسکو بوڈھے خاوند ملنے کی وجہ سے کچھ رنج ہو کیونکہ

[۱] یعنے ساحل دریا ۱۲ [۲] یعنے گھیر لیا ۱۲ [۳] یعنی خاوند مسن ۱۲

اُسکو تقدیر سے شکایت نہ تھی - الغرض دونون مرد و عورت کمال محبت و راحت سے بسر کرتے تھے - جب سے سرلا اِس گانوُن مین آ گر رہی - املا اُسکو اپنی بہن کے برابر عزیز رکھتی تھی - حالت تشویش مین جب اُسکو دیکھتی تو سارا غم غلط ہو جاتا - اور خوشی کی حالت مین اُسے دیکھکر باغ باغ ہو جاتی تھی -

چھہ سال یکجا رہنے سے اُنکی باہمی محبت بہت زیادہ بڑھ گئی تھی دونون فرصت کے وقت ایک دوسرے کے مکان کو جایا کرتی تھین - اور کبھی دونون عین دوپہر کے وقت کسی درخت کے نیچے ایک ساتھ بیٹھکر کچھ اپنا خانگی کام سینا پرونا وغیرہ کیا کرتی تھین - اور گاہے آدھی رات تک دونون بیٹھی ہوئی آپس مین محبت آمیز گفتگو کیا کرتین - الغرض یہ دونون مثل یکجان دو قالب کے تھین جب سرلا گھر کو واپس آئی - اُسکی مان اور برہمچاری دونون باہر نکلے تھے - سرلا نے پوچھا -

مان - آج تو تمام رات سوئی نہین ؟ "

مہاشویتا نے کہا - "نہین بھئی - برہمچاری سے بات چیت کرتے تمام رات گذر گئی - آج تجھکو گھاٹ سے آنے مین بڑی دیر ہوئی - دیکھ تو سورج کتنا نکل آیا " سرلا ہان ماتا - آج گھاٹ پر ایک شیشتری پگلی آئی تھی - یہ کہکر پھر اُسکا سب حال بیان کر گئی - یہ سُنکر اُسکی مان چونک پڑی - اور اُسکو ہر طرف تلاش کروایا - لیکن کہین پتہ نہ لگا - مہاشویتا کو بڑی فکر پیدا ہوئی -

سرلا نے رسوئی[1] مین جاکر کھانا بنایا - اور سب نے بھوجن[2] کیا باقی بچا وہ شام کے واسطے رکھ چھوڑا -

اِسکے یہان صرف ایک خادمہ تھی جسکا نام چنتا تھا جب سے یہ لوگ اِس گانوُن مین آ رہے - تب سے وہ اِنکے یہان رہتی تھی - برہمچاری بھوجن کر کے

[1] رسوئی مکان کھانا پکانے کا ۱۲ [2] کھانا کھایا ۱۲

رخصت ہوئے - اور مہا شوتیا کھانا کھا کر سو رہی - سرلا گھر کے کام مین مصروف ہوئی - گھر کا کام کیا؟

برہمن کی لاوارث لڑکی اپنے خاندان کی حفظ عزت اور آبرو کے لیے جو کچھ کر سکتی ہے - وہی سب کام سرلا بھی کرتی تھی - گانون سے دو تین کوس پر ایک بازار تھا - جنتا وہان سے روئی خرید لاتی تھی اور سرلا اُسکا سوت بنا کر فروخت کرلیتی تھی - اُسکی مان نے کچھ سینا پرونا بھی اُسکو سکھلایا تھا اُسکے ذریعہ سے بھی کچھ آمدنی کرلیتی تھی - جو کچھ سی کر تیار کرتی - املا کو دیدیتی اور وہ اُسکو اپنے خاوند کے وسیلے سے فروخت کردیتی تھی - اتفاقاً اگر کوئی چیز فروخت نہوتی یا کم قیمت پر فروخت ہوتی - تو املا اپنے پاس سے کچھ قیمت ملاکر پوری قیمت اُسکو دیتی - اُسکے علاوہ مکان کے پاس دو چار کٹھل آم ناریل کے درخت تھے - اُنکے پھلون کے بیچنے سے بھی کچھ آمدنی ہوتی تھی - الغرض اسی طرح راجہ سمر سنگھ کی لڑکی بڑی خوشی سے گھر کے یہ سب کام کرتی - اور اسقدر کوشش کرتی کہ اتنی قلیل آمدنی مین تینون شخص کا گذر کرکے کچھ پس انداز بھی کرلیتی تھی -

شام ہوگئی اور مہا شوتیا حسب دستور دریا پر نہانے کو گئی - اور جنتا ابھی بازار سے واپس نہین آئی تھی - مکان مین سرلا تنہا بیٹھی ہوئی کچھ کام کر رہی تھی - اور آہستہ آہستہ شیرین کلامی سے کچھ گاتی بھی جاتی تھی اِس عرصہ مین پیچھے سے کسی نے آکر آواز دی "سرلا؟" جس شخص نے آواز دی - وہ ایک برہمن کا لڑکا تھا - اُسکی عمر اندازاً بیس سال کی ہوگی - اُسکا چہرہ نہایت خوبصورت تھا - جو اُسکے حُسن اخلاق اور فیاضی کو ظاہر کرتا تھا - تاہم اُسکے چہرہ کے دونون طرف سیاہ بالون کے لٹکنے سے کسی قدر سیاہی آگئی تھی - دونون آنکھین اُسکی بہت نورانی تھین - لیکن افلاس یا کسی رنج کے سبب چارون طرف حلقہ سیاہی معلوم ہوتا تھا - پیشانی نے چوڑی

اور بلند تھی۔ سینہ کشادہ اور بازو فراخ اور جسم تنومند اور متحمل تھا۔ جب تک سرلا گاتی رہی وہ خاموش کھڑا سنتا رہا۔ ناظرین آپ لوگ تو اس برہمن کو جانتے ہی ہین۔ تھوڑی دیر بعد اندرناتھ نے پھر کہا ”سرلا؟“

سرلا پیچھے دیکھکر کہنے لگی۔ ”کون ہی اندرناتھ؟“

اندرناتھ نے کہا کہ ”سرلا تو دنیا کو ترک کر بیٹھی جو ایسے درد اور فراق آمیز راگ گاتی ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ اسکا کوئی سبب ہی؟“

سرلا اور بھی شرمندہ ہوگئی۔ اور کہنے لگی ”میرے دل مین کوئی خیال نہین ہی۔ مجھکو صرف یہی ایک راگ آتا ہے اسوجہ سے اُسی کو بار بار گایا کرتی ہون۔ اماں نے مجھکو کئی راگ سکھلائے لیکن مجھکو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جب تنہا بیٹھتی ہون گایا کرتی ہون۔ مجھے کیا معلوم کہ تم پیچھے کھڑے سُن رہے ہو؟“ یہ کہکر اُسنے سر جھکا لیا۔

اندرناتھ نے دیکھا کہ سرلا شرما گئی۔ تو دوسری بات شروع کردی ”آج اسوقت تک اکیلی بیٹھی کام کر رہی ہی اسکا کیا سبب ہی؟“

سرلا نے جواب دیا ”آج جمنتا[1] بازار کو گئی ہی۔ اِسلیے اُسکا کام بھی مجھکو کرنا پڑا۔ تم بیٹھو۔ ماں پوجا کرنے گئی ہین۔ آدھی رات کے پہلے تو آوینگی نہین۔“ یہ کہکر ایک چوکی لاکر اُسکے بیٹھنے کے واسطے رکھدی۔ دیر سے تنہا بیٹھی ہوئی پژمردہ خاطر ہوگئی تھی۔ غمخوار قدیم سے ایک عرصہ بعد ملاقات ہونے سے بڑی خوشی سے گفتگو کرنے لگی۔ یعنے کبھی اپنی ماں کی بات کبھی اپنے کام کاج کا حال بیان کرتی۔ اور کبھی اپنی کھینچی ہوئی تصویرین لاکر اندرناتھ کو دکھلاتی۔ کبھی اپنے باغچہ مین لیجاکر پھولون کے درخت دکھلاتی تھی۔ اور اندرناتھ بڑے شوق سے دیکھتے سُنتے تھے۔

اِس اثناء مین درختون کے گوشہ سے ماہتاب کی چاندنی نظر آئی۔ اور اگلا اسو

[1] خادمہ کا نام ہے۔

زرین ہوگیا - بعدازان درختون کی شاخون کے درمیان سے ماہ کامل کا نور نظر
آنے لگا - بتدریج ماہتاب بلند ہوا - اور نیلگون آسمان روشن ہوگیا چاند کی روشنی
مین سرلا کا رُخِ انور دوچند چمکنے لگا - وہ خوبصورت شیرین لبون کا حسن کچھ اور ہی
نظر آنے لگا - آنکھون مین آبحیات محبّت کی جھلک عجب جلوہ دکھلانے لگی سرلا
کبھی تو پھُول توڑ کر اندرناتھ کو دیتی - اور کبھی ماہتاب کیطرف دیکھتی اور اُسکی صفت
کرتی - اِسی عرصہ مین اُسنے بہت سے پھول توڑ کر ایک مالا بنائی "دیکھو تو یہ مالا
کیسی خوبصورت بنی ہی؟ یہ کہکر اندرناتھ کے سر پر چھوڑ دی وہ مالا پھسل کر اُنکے گلے مین ہوگئی
اندرناتھ نے کہا "سرلا کیا تونے ہمکو جَے مالا[۱] پہنائی ہی؟"
یہ سُنکر سرلا شرما گئی - اور اُسکی آنکھین جھپک گئین - اور زبان سے کچھ بات
نہ نکلی - اندرناتھ بھی خاموش ہوگئے - اور عشق آمیز نظر سے اُس ذخیرۂ حُسن کو
دیکھتے رہے - وہ کالی کالی پیچدار زلفین - وہ کمان آبرو - وہ محبّت بھری آنکھین
وہ شکرین لب وہ دلفریب کنول - یعنی رخ ماہ لقا جی مین سماگیا -
تھوڑی دیر بعد کہنے لگے "سرلا!"
اندرناتھ کا خیال سنجیدہ دیکھکر سرلا کے دل مین کچھ حیرت ہوئی - اور اُنکی طرف
دیکھنے لگی - اندرناتھ کا چہرہ کچھ اور زیادہ افسردہ ہوگیا -
اندرناتھ نے پھر کہا "سرلا مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ اب پھر ہم سے تم سے ملاقات نہوگی"
سرلا کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - اور کہنے لگی "کیا اب تم رودر پور مین
نہ رہوگے؟"
اندرناتھ - "نہ - اب مین رودر پور مین نہ رہونگا"
سرلا "کیون کیا سکھی تمکو گھر مین نہین رہنے دیتی؟ تم ہمارے مکان مین

[۱] جَے مالا اُس مالا سے مراد ہے جو اہل ہنود مین شادی کر نہین پہنائی جاتی تھی - یہ رسم زمانۂ قدیم مین تھی ۱۲

کیون نہین رہتے؟ مین ان سے کہونگی - اور اُمید ہے کہ وہ نا منظور نہ کرین - تمکو کسی قسم کی تکلیف ہونے پاویگی - تم ہمارے یہان رہو"

اندر ناتھ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - رُخ پھیر کر دلکو مستقل کر کے کہنے لگے "سرلا تمھارے دل مین رحم بہت ہی - تمھاری محبت کا کچھ حدوحساب نہین - مجھکو کھانے پینے کی تکلیف نہین ہی - تمھاری سکھی میرے واسطے سبطرح کی آرام کی فکر کرتی ہی اور اگر وہ نہ بھی کرے تو میرے گذر کے واسطے بہت جگہ ہین - میرے گانوؤن چھوڑنے کا سبب کچھ اور رہی ہی -"

سرلا "تو کیا سچ مچ جانا ہی ہوگا؟

اندر ناتھ "سرلا کیا میرے چلے جانے سے تمکو رنج ہوگا؟"

سرلا - "ہوگا نہین؟ میرے اور کون ہے بتلادو؟"

اندر ناتھ نے پھر رُخ پھیر لیا - راجہ سمر سنگھ کی لڑکی کے صرف یہی دو شخص دوست غمخوار تھے - ایک تو املا اور دوسرا یہی برہمن کا لڑکا - اندر ناتھ نے بڑی مشکل سے آنسو روک کر کہا - سرلا تمھارے دلی رنج کو دیکھکر جگر شق ہوا جاتا ہے - لیکن کیا کرون - اب مین اِس موضع مین کسی طرح رہ نہین سکتا - پیاری سرلا! اَب مجھکو جانے دو - اگر مطلب حاصل ہوا اور مین زندہ رہا - تو آکر پھر ملاقات کرونگا نہین تو یہی آخری ملاقات ہی"

اندر ناتھ کی زبان سے کچھ اور بات نہین نکلی - سرلا کی نیلوفری آنکھون مین آنسو بھر آئے - اوّلاً ایک قطرہ گرا پھر دو قطرے پھر تو ایک چشمہ جاری ہوگیا - سرلا اندر ناتھ کو اپنے بھائی کیطرح خیال کرتی تھی - اُسکو اِس خیال کے ماسوا اور کسی قسم کا گمان بھی نہین تھا اور نہ یہ سمجھتی تھی کہ دونون کی جدائی مین اسقدر رنج پیدا ہوگا کہنے لگی - "جاسئیے کہین"

یہ الفاظ جس قسم سے نکلے اُسکی کیفیت صرف عورت کے گلوے نازک سے موزون ہو سکتی ہی۔ فقط محبوبۂ با محبت کے لب و لہجہ سے وہ آواز نکل سکتی ہی۔ سرلانے اُسی انداز سے پوچھا۔ "اب جاؤ گے؟" اندرناتھ سے پھر صبر نہوا۔ سرلاکی پُر آب آنکھون کو دیکھکر اُسکے چہرۂ ماہ لقا کو نظر کر اور محبت آمیز کلام کو سُنکر اُنکا صبر و شکیب جاتا رہا۔ دونون ہاتھون سے سرلا کے ہاتھون کو پکڑ کر کھڑے ہو رہے۔ دونون کے بدن کثرت عشق سے کانپنے لگے۔ دل پاش پاش ہونے لگا۔ اور دریاے اشک رخسار دن پر گذر کر روان ہو چلا۔

اِس پورنماشی کی رات کو اُس گوشۂ تنہائی مین چاندنی کے مقابل دونون خاموش کھڑے تھے۔ دونون طالب و مطلوب ہاتھ پکڑے ہوئے ایک دوسرے کے رُخ کا نظّارہ کر رہے تھے۔ اِسطرح باہم نظارہ کرنے سے گویا اُنکے دل کو ایک تقویت ہوتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد آندرناتھ نے بڑی محبت سے سرلا کے آنسو اپنے دامن سے پاک کر اُسکی دلجمعی کی اور کہا۔

"سرلا۔ مین کار خیر کی جزا اور گناہ کی سزا کے واسطے یہان سی جاتا ہون امید ہی کہ پرمیشر میری مدد کرے۔ اگر وہ مہربان ہے تو کیا خوف ہی۔ مین بعد حصول مطلب کے ضرور تمسے آکر ملونگا"

سرلانے دل مضبوط کرکے کہا "اگر آؤگے تو کب آؤگے؟"

اندرناتھ نے کہا "چھ مہینے مین آؤنگا۔ آج پورنماشی ہی آج سے ساتوین پورنماشی کو آکر تمھارا درشن کرونگا۔ اگر نہ آؤن تو یقین کر لینا کہ اندرناتھ اب اِس جہان مین نہین ہی"

سرلا۔ اگر نہ ملے تو یہ بھی تصور کر لینا کہ سرلا بھی اِس دار فانی مین نہین ہی"

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دروازہ پر کچھ آواز سُنائی دی۔ سرلانے خیال کیا کہ جینتا آتی ہی۔ اور دروازہ کھولنے کو گئی۔ اندرناتھ حیرت زدہ نگاہ سے اُسکی طرف دیکھکر دل مین کہنے لگے۔

"اے بھگوان تو میری مدد کر کہ یہ حسین معشوقہ مجھکو ملے - اگر یہ ہنوا تو اِسی ماہ آسمان کو شاہد کر کے قول کرتا ہون کہ اپنی جان دیدونگا"

داستان پانچوین

رودرپور سے چلے جانا

ازل سے فلک کا یہ دستور ہے
کہ کرتا ہے ہر اک پہ جور و ستم
یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین
دکھاتا ہے صدہا فراز و نشیب
رفیقان صادق سے کر کے جُدا

اگرچہ زمین سے بہت دور ہے
کرے کیا کوئی اُسکی بازی رقم
کسی کا اسے وصل بھاتا نہین
پھر اکر وطن بھی نہ آوے شکیب
یہ کرتا ہے سو سو طرح کی جفا

اندرناتھ کا عشق و محبت تو ناظرین کو ظاہر ہی ہو چکا ہے - اب ہم اِس مقام پر جاکر کچھ اُنکا حال اور بیان کرتے ہین -

راجہ سمر سنگھ اپنے زمانۂ دولت و اقبال مین ملک بنگالہ کے تمام راجاؤن کے بڑے خیرخواہ دوست تھے - اور اُنکی مصیبت اور تکلیف کے وقت مین اُنکے پشت و پناہ اور معاون تھے - اُنھون نے اپنی قوت بازو اور شجاعت سے جو ثروت اور حشمت حاصل کی تھی اُسکے ذریعہ سے ہمیشہ نیک نیت زمینداران ملک بنگال کی عزت اور آبرو کی ترقی کی فکر مین کیا کرتے تھے - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس ملک مین ایسا کوئی زمیندار نہ تھا - جو وقت مصیبت اُنکا مددگار نہوتا - اچھاپور کا زمیندار نگیندرناتھ راجہ سمر سنگھ کا ایک خاص رفیق تھا - وہ بھی اُنکو اپنے بڑے بھائی کے مانند تصور کرتا تھا اور اُنکی بلا اجازت کوئی کام نہین کرتا تھا -

راجہ سمر سنگھ کی وفات کے بعد ناگیندر ناتھ نے اُنکی بیوہ رانی اور اُنکی دختر نیک اختر کو بہت تلاش کرایا۔ لیکن وہ تو تبدیل وضع کرکے قلعہ سے پہلے ہی بھاگ گئی تھین اُس لڑکی سے اُنکو بہت محبت تھی۔ لیکن بظاہر وہ اُنکا نام ہی نہین لیتا تھا کیونکہ اُسکو یہ خوف تھا کہ کہین مہاراج ستیش چندر یہ بات سُنکر ناراض نہو جاوین۔ یہ خیال کرکے اُسنے وہ محبت دل ہی مین پوشیدہ رکھی۔ انسان کے دل مین خودغرضی بہت غالب ہوتی ہی۔ بدینوجہ روز بروز ناگیندر ناتھ اپنی ترقی جاہ وحشمت کی فکر مین مشغول رہنے لگے۔ اور وہی تدبیرین کیا کرتے کہ جس سے عزت و دولت وغیرہ مین ترقی ہو۔ راج دربار مین واعزاز سمجھے جاوین۔ رفتہ رفتہ اُس یتیم لڑکی کی یاد فراموش ہونے لگی۔ یہانتک کہ ایک سال کے عرصہ مین بالکل خیال نہ رہا۔ یعنی یہ بھی یاد نہ رہا کہ سمر سنگھ کی کوئی عورت اور لڑکی تھی یا نہین +

حضرات ناظرین۔ آپ دل مین خیال فرماتے ہونگے کہ ناگیندر ناتھ بڑا احسان فراموش اور خودغرض تھا۔ لیکن ہم تو یہ کہین گے کہ اگر ناگیندر ناتھ پر یہ الزام لگایا جاوے تو دنیا مین فیصدی ننانوے شخص ایسے ہی نکلین گے۔ ذرا غور کرکے اِس جہان مین دیکھو کہ کتنے اِنسان ایسے ہین جو احسان کرنے کے عوض مین اپنی راہ مین کانٹے لگاتے ہین کتنے ایسے ہین جو گذشتہ احسانون کو فراموش کرکے خودغرضی مین مصروف ہو جاتے ہین؟

محبت واخلاق رحم اور نیکی یہ سب بہشتی اوصاف ہین۔ پس خودغرضی کے مقابل مین محبت کب تک قائم رہ سکتی ہو؟ ہم ناگیندر ناتھ پر اسوقت ناخوشی ظاہر کرسکتے ہین۔ جب خود ایسے کام نہ کرین۔ ہمارے خاندان مین بہت ایسے شخص ہین جو صرف ہماری اعانت پر نظر رکھتے ہین۔ ہم پر لازم ہی کہ اُنکی مدد کرین۔ بہت سے یتیم اور بیوہ تکلیف سے پریشان ہین ہم پر واجب ہے کہ اُنپر مہربانی کرین۔ اِس غمکدہ

جہان مین ہر طرف سامان غم والم ہی نظر آتا ہی - جسکا دفع کرنا انسانی اختیارات سے
باہر تصور کیا جاتا ہی - ایسی حالت مین اگر ہم کسی ایک بھوکے کو کھانا کھلاوین اور پیاسے
کو پانی پلاوین یا کسی غریب کی تکلیف دور کر سکین تو گویا ہمنے ثمرۂ زندگانی حاصل کیا -
سر نیدر ناتھ یعنے ناگیندر ناتھ کے لڑکے کی پیدائش اس دنیا مین بیفائدہ نہ تھی -
خود غرضی اُسمین مطلق چھو نہین گئی تھی اسی سے اکثر لوگ اُسکو دیوانہ کہتے تھے - آج کل
دنیا مین وہی لوگ عقلمند سمجھے جاتے ہین جو شب و روز خود غرضی مین مصروف رہتے ہین -
سر نیدر ناتھ اگرچہ دولتمند کا لڑکا تھا - لیکن وہ دولت کو سنگریزہ کے مانند بیقدر تصور
کرتا تھا - ہر چند کہ اعلے خاندان مین پیدا ہوا تھا لیکن وہ غریب کسانون کے ساتھ
بڑی محبت سے باتین کرتا تھا - اور اکثر اُنھین کے ساتھ رہا بھی کرتا تھا - اور ہمیشہ
اُنکو اپنے بھائی کے مانند عزیز سمجھتا تھا - کبھی ایسا کرتا کہ بہت سادہ لباس پہنکر کسانون
کے گانون مین گشت کیا کرتا - شام کے وقت جب کسان لوگ اپنے مویشی لاکر سالون
مین باندھتے - اور جا بجا چراغ روشن کرتے - سر نیدر ناتھ کبھی اس کٹی کے نزدیک کبھی اُس
کٹی کے نزدیک گشت کرتا نظر آتا - اکثر کسانون کی معمولی باتین بھی سنا کرتا تھا مثلاً اِس
گانون مین ایک تالاب کھودا جاتا ہی - اُس موضع مین غلہ گران ہی - فلان موضع کا مہاجن نیک
نیت ہی - فلان کوٹھی کا گماشتہ بدمزاج ہی - سر نیدر ناتھ - اِن باتون کو دل لگاکر سنا کرتا تھا -
ایسی حالت مین وہ اپنی عزت و حشمت اور خاندانی تمکنت کو فراموش کر دیتا تھا -
بلکہ سکنائے دیہات کو اپنے بھائی کے مانند تصور کرتا تھا - اور اُنکی مدد مین ہمہ تن آمادہ
رہتا - ایسے شخص کو اگر لوگ دیوانہ نہ کہین گے تو کیا کہین گے ؟
جب مہاشویتا اپنی لڑکی کو لیکر قلعہ سے بھاگی - سر نیدر ناتھ اپنے والد کا مکان چھوڑکر اُسکی
تلاش کرنے کو روانہ ہوا - اور بہت روز بعد اچھامتی کے کنارے مہنت چندر شیکھر

سالہ مویشی خانہ ۱۲

کے مکان مین اُنسے ملاقات ہوئی تب اُسنے مدد کرنیکی خواہش ظاہر کی لیکن مزاجدار مہاشوتیا کا اِس حالت مین بھی غرور دور نہین ہوا تھا اُسنے مدد لینا قبول نہین کیا سرنیدرناتھ نے بارہا اصرار کیا لیکن مہاشوتیا نے لفظ نہین چھوڑ کر ہان کا لفظ زبان سے نہین نکالا اور کہنے لگی کہ "اگرچہ راجہ سمر سنگھ ورما اِسوقت مین مفلس ہوگئے ہین لیکن اُنکی عزت مین فرق نہین ہوا۔ وہ کسی کی اعانت قبول نہین کرسکتے"۔ اِسکے بعد سرنیدرناتھ کو اور کچھ کہنے کی جرائت نہین ہوئی۔ آخر کو یہ کہنے لگے کہ "تمھارے خاوند نے ہمارے اوپر بہت سے احسانات کیے ہین۔ وہ بار ہمارے سرپر ہی۔ اگر کسی طرح معاوضہ نہ کرسکے تو ہماری زندگی فضول ہے بالفرض اگر روپیہ وغیرہ قبول نہین ہی تو یہ کہو کہ پھر اور کسطرح ہم آپکے ساتھ سلوک کرسکتے ہین؟"

مہاشوتیا نے کہا کہ خیر اپنی زمینداری مین ہمارے رہنے کو کوئی جگہ دو۔ ہم اُسکا کرایہ دیا کرین گے۔ اور کسی دریا کے کنارے ایک مندر بنوادو کہ ہم اُس شیومورت[1] کو وہان استھاپن[2] کرکے پرستش کیا کرین۔ اِسکے علاوہ ہمکو اور کچھ درکار نہین ہی"۔

الغرض سرنیدرناتھ نے رودرپور مین ایک مندر بنوادیا اور مہاشوتیا اپنی لڑکی کو لیکر وہان رہنے لگی۔ سرنیدرناتھ جب چندرشیکھر کے مکان مین گئے تھے اُسوقت وہ اپنی وضع تبدیل کیے ہوئے تھے اور اپنا نام بھی بجاے سرنیدرناتھ کے اندرناتھ رکھ لیا تھا اُسی وضع مین اُنھون نے ملک بملک سیر کرکے مہاشوتیا کا سراغ پایا تھا۔ اور اسی وضع مین اُس خلوت کے مقام مین اُنسے پہلے پہل سرلا سے لطف ملاقات حاصل ہوا تھا۔ اچھامتی کے کنارے پر بارہا اُس لڑکی کو کھلایا تھا۔ بارہا اُس سے باتین کی تھین۔ بارہا اُسکو گلے لگا کر بوسہ دیا تھا۔ اِس طرح چھ سال کے عرصہ مین سرلا اور اندرناتھ کے درمیان بھائی بہن کیطرح محبت ہوگئی تھی۔ اسکے علاوہ اور کوئی

[1] مہادیو کی مورت ۱۲ [2] استھاپن یعنی قایم کرنا ۱۲

خیال اُنکے دل مین نہین پیدا ہوا تھا - یہ اسرار آج پورنماشی کی رات کے پہلے کوئی بھی نہین جانتا تھا - عشق کا رتبہ کیسا زبردست ہی !!!

جس سرلا کے طفلانہ مزاج مین کبھی کوئی خواہش مذموم نہین ہوتی تھی - آج اُسکا دل کیسی متحرک حالت مین ہی - لڑکپن سے سریندرناتھ نے عقیدہ رفاہ عام اختیار کیا تھا لیکن آج اُسکو ترک کرکے طریقہ عشق اختیار کیا - اب وہ احسان کوش سریندرناتھ نہین ہین - بلکہ خود غرض اور محکوم اندرناتھ

عاشقی اور خود غرضی کیا ایک ہی صفت ہوسکتی ہین ؟

جس پاک محبت کے تابع ہوکر انسان اپنے معشوق کی غرض اپنا جان تک نثار کردیتے ہین - کیا وہ پاک محبت خود غرضی کا کوئی جزو ہوسکتی ہی ؟

شاعر لوگ جیسی چاہین بندش کرلین - عاشق مزاج جو چاہین فرض کرین لیکن ہماری تو یہی راے ہے کہ وہ پاک محبت خود غرضی کا دوسرا نام ہی - کیونکہ جس خیال کرکے آپ از خود رفتہ ہوکر تمام دنیا مین صرف اپنے معشوق کی بہبودی کو دیکھتے ہین - جسکے اثر سے آپ خیال کرکے کہ یہ نیلگون گنبد آسمان - یہ خوبصورت درخت اور بیل بوٹے اور یہ دلفریب انواع اور اقسام کے پھول پتے - صرف ہمارے معشوق کی راحت دلی اور تفریح طبع کے واسطے مخلوق ہوئے ہین - جسکی خاصیت سے آپ اپنے اور اپنے معشوقہ کی راحت اور فرحت کے سواے سب چیزون کو فراموش کر بیٹھے ہین - وہ خیال صرف خود غرضی نہین ہی تو کیا ہی ؟

قریب نصف شب کے مہاشو تیا پوجا کرکے مکان کو آئی - اندرناتھ اُس سے رخصت ہونے کا انتظار کر رہے تھے -

کہنے لگے "تمنے تو ایسا برت اختیار کیا ہے کہ اگر اُسکے ذریعہ سے سیتش چندر کا استیصال نہوا تو معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کرنا بھی فضول ہے "

مہاشوتیا "بیشک فضول ہے"
اندرناتھ "خیر تو آپ ہمارے حق مین دعاے خیر کرو - مین آج ہی اس مطلب کے واسطے روانہ ہوتا ہون - دعا کرو کہ مجھکو کامیابی ہو"
مہاشوتیا "مین دعا کرتی ہون کہ سری مہادیوجی تمکو کامیاب کرین لیکن مین ہنوز تم ناتجربکار لڑکے ہو - یہ میری خیال مین نہین آتا کہ اُس عقلمند بدذات پر کیونکر غالب آؤ گے ؟"
اندرناتھ "یہ تو ابھی میرے خیال مین بھی نہین آتا دیکھا چاہیے پرمیشر کیا انجام کرے"
مہاشوتیا "تمھاری فتح ضرور ہوگی - اگر کار خیر مین فتح نہو تو دنیا نیست و نابود ہوجاے اور پھر کوئی شخص کسی دیوی دیوتا کی پرستش کیون کریگا -؟"
اندرناتھ - ذرا غور کر کہنے لگے - اگر کار خیر مین ہمیشہ کامیابی ہوتی تو تمھارے خاوند کیون مقتول ہوتے - سیتش چندر بھی ملک بنگالہ کا دیوان کیون ہوتا ؟ کوئی انسان راہ خیر سے قدم باہر کیون رکھتا ؟ جبکہ ہر طرف گناہ اور معصیت کی ترقی ہو رہی ہے - ظالم اور دغاباز لوگ دولت اور حشمت حاصل کر رہے ہین - پاک نفس راست کردار اور احسان کوش انسان تکلیف مین مبتلا ہین اور ہر طرح خوار اور پامال ہورہے ہین تو اب دنیا کے خاتمہ مین کیا باقی رہگیا ہے ؟ اگر ہمیشہ راستی اور نیکوکاری ہی کی فتح ہوتی تو گناہ اور ظلم دنیا سے کب کے رخصت ہوگئے ہوتے - تاہم یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ ظالم کو کیون کامیابی ہوتی ہے ؟ پرمیشر کی قدرت کوئی نہین جان سکتا"

بعد اسکے مہاشوتیا نے لشیشری پگلی کا سب حال بیان کیا - اندرناتھ حیرت مین ہو کر کہنے لگے "یہ پگلی نہ معلوم انسان ہے یا جوگنی ہے یا کوئی دیونی ہے ؟ اسکا کوئی کلام جھوٹھ نہین ہوتا ہے" مہاشوتیا - کبھی جھوٹھ نہین ہوتا - اسنے میرے خاوند کی قضا پہلے ہی سے کچھ حساب لگا کر تبلادی تھی - مین نے اُسسے کہا تھا اور چاہا تھا کہ ہم سب لوگ وہان سے بھاگ جائین - لیکن اُس مرد شجاع نے جو جواب دیا وہ ابتک مجھکو یاد ہے - یعنی اُنھون نے

کہا کہ آجتک میدان جنگ و جدل مین کسی ہندو یا مسلمان یا مغل و پٹھان نے سمر سنگھ کی پشت نہین دیکھی - اَب کیا اُس نالائق ستیش چندر کے خوف سے بھاگ کر اپنا نام بدنام کرون ؟ اگر قضا آئی ہی تو کیا غم ہے - سرنیدرناتھ ! اَب تمسے پہلی سرگذشت کیا بیان کرون ؟ جو آگ میرے دل مین روشن ہو رہی ہی اُسکا اندر ہی رہنا بہتر ہے ''

اندرناتھ نے کہا کہ اِسکے علاوہ اور بھی دو تین مرتبہ اُس پگلی نے پیشین گوئی کی تھی اور وہ سب باتین راست ہوئین - میری تو یہی صلاح ہی کہ اَب تم اِس گانؤن کو چھوڑ چلی جاؤ -

یہ سنکر مہا شوتیا اندیشہ کرنے لگی کہ فی الحقیقت دو تین بار پگلی نے اسیطرح خودبخود آکر جو باتین بیان کین وہ سب صحیح ہوئین اُسکو بالیقین ثابت ہوا ہی کہ ستیش چندر بدذات اَب سمر سنگھ کی لاوارث بیوہ کی تخریب کے درپے ہی - وہ ہمین آگاہ کرنے آئی تھی '' یہ خیال کر اُسنے کہا '' آج ہی بھاگنا مناسب ہے اور کوئی دوسری تدبیر نہین ہی'' اندرناتھ نے پوچھا '' کہان جاؤ گی ؟ اپنے مکان کو تمھین بیچنا مناسب نہین سمجھتا ''

مہا شوتیا نے جواب دیا - مین پرمیشر کے مندر کے مہنت چندر شیکھر کی خدمت مین جاؤن گی ''

اندرناتھ یہ سنکر کچھ افسردہ خاطر ہو گئے لیکن کچھ کہا نہین - اور اُسیوقت گانؤن سے نکل جانے کی فکر مین روانہ ہوئے -

مہا شوتیا نے سرلا کو خواب سے بیدار کر گانؤن چھوڑنے کا ارادہ ظاہر کیا - یہ سنکر اُسکا نازنین چہرہ افسردہ ہو گیا - چھہ سال رودرپور مین قیام کرنے سے سب چیزون سے ایک قسم کا اُنس ہو گیا تھا - وہ مکان وہ باغچہ وہ اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پھولون کے درخت سب سے جدائی ہو جائیگی علی الصباح اُٹھکر اب رودرپور کے

مرغانِ خوش نوا کی آوازین نہ سُنائی دین گی۔ اب پہر دوپہر کو تنہا بیٹھکر اُسکے باغیچہ مین کام کرنے کا موقع حاصل نہوگا۔ شام کے وقت اب املا سکھی کا وہ شگفتہ کنول سا چہرہ ہمکو نظر نہ آویگا۔ یہ آخری حالت خیال کر اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہنے لگی "ماتا جی مین سکھی سے رخصت ہو آؤن"۔ مہا شو تیا نے کہا "بیٹی جاؤ۔ لیکن بہت جلد واپس آنا"۔ سرلا اپنی سکھی سے رخصت ہونے کو چلی۔ املا کے مکان کے نزدیک جاکر "سکھی سکھی" کہکر آواز دینے لگی۔ املا باہر نکل آئی۔ اور ہنسکر کہنے لگی "اتنی رات کو" لیکن سرلا کا رخ دیکھکر کچھ اُسکے چہرہ پر تحمل آگیا۔ اور ہنسی جاتی رہی۔ سرلا کی آنکھون سے آنسو جاری تھے۔ املا نزدیک آکر محبت سے سرلا کا ہاتھ پکڑکر پوچھنے لگی "کیون سکھی کیا ہوا؟"۔ سرلا نے جواب دیا "ماتا نے کہا ہے کہ ہملوگ آج اِس گانون کو چھوڑکر چلے جاینگے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ پھر تمسے ملاقات نہوگی"

یہ کہکر سرلا املا کی آغوش مین سر رکھکر زار زار رونے لگی اسقدر رات گذر رہی یہ واقعہ املا کو مثل آفتِ ناگہانی معلوم ہوا۔ اوّلاً اُسکو یقین نہین ہوا۔ لیکن سرلا کے طرزِ گفتگو سے شک و شبہ جاتا رہا۔ املا کو اِسکا سبب نہین معلوم ہوا لیکن دل مین تصور کرنے لگی۔ کہ اب پھر پیاری سکھی سے ملاقات نہوگی پھر تو صبر و قرار جاتا رہا۔ بمصداق اِس شعر کے

بنالد بلبل مسکین چو از گلزار دور افتد	قیامت آن زمان باشد کہ یار از یار دور افتد

سرلا کو املا مثل اپنی حقیقی بہن کے تصور کرتی تھی۔ چھ برس یکجا رہنے سے آپسمین درجہ غایت محبت ہوگئی۔ اب اُس سکھی سے ہمیشہ کے لیے جدائی ہوتی ہے۔ چھ سال کی جملہ کیفیت ایک ایک کرکے آنکھون کے سامنے نظر آنے لگی۔ املا کی آنکھون سے بھی آنسو جاری ہوگئے۔ لیکن سرلا کو روتے دیکھکر اُسنے صبر و قرار اختیار کرکے کہا "یہ میرا تیرا آخری ملنا نہین ہے۔ تو جہان رہیگی مین تجھسے آکر ملا کرونگی۔ تو اسقدر کیون

رنجیدہ ہوتی ہی؟ اور اِس گانوٗن کو چھوڑکر تم سب کیون جاتی ہو اسکا سبب بتلاؤ؟"
سرلا کچھ صبر اختیار کر کے کہنے لگی۔ "مجھکو نہین معلوم ہو۔ ماتا نے مجھکو نہین بتلایا لیکن ہملوگ اچھامتی کے کنارے مہیشر کے مندر کو جاتے ہین"
املا "کیون جاتی ہو۔ تو نہین جانتی؟ مین بتلاؤن؟"
سرلا "بتلاؤ۔؟"
املا "تمھاری مان نے تمھاری شادی ٹھہرائی ہی"
یہ سنکر سرلا کا رنج دل خودبخود جاتا رہا۔ اور چہرہ پر کچھ شگفتگی نظر آئی۔
املا نے پھر کہا "مہیشر کے مندر اور رودرپور مین کچھ بہت فاصلہ نہین ہو۔ مین روزمرہ اگر تمسے ملونگی۔ اور تمھارے بیاہ مین آکر خوشی کے راگ بھی گاؤنگی"
اسطرح تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دوسرے کی جدائی شاق تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ جدا ہونے سے اُنکے دل چاک ہو جائینگے۔ آخرکار املا کی تشفی آمیز گفتگو سے سرلا کو کچھ اطمینان ہوا۔ املا کے چہرہ پر بظاہر تو ہنسی تھی۔ لیکن آنکھون مین پانی بھر آتا تھا۔ اُسکی دلی کیفیت جو کچھ کہ تھی۔ ناظرین آپ خود تصور فرمالین۔ تھوڑی دیر بعد املا نے کہا "سرلا تم ٹھہرو مین آتی ہون" یہ کہکر مکان مین چلی گئی کچھ دیر بعد باہر آئی۔ سرلا نے دیکھا کہ اُسکا ڈوپٹہ سب تر ہو گیا ہی اور آنکھین اشک آلودہ ہین۔ باہر آکر وہ سرلا کے دوپٹہ مین کچھ باندھنے سرلا نے پوچھا "کیا ہو بہن؟"
املا "کچھ نہین سکھی۔ راستہ مین مجھکو بھوک لگے گی۔ اِسلیے کچھ لال مٹھائی باندھ دی ہو۔ مجھکو میرے سر کی قسم کہین پھینک نہ دینا" یہ کہکر اُسکے دامن مین بیس روپیہ کی پوٹلی باندھ دی۔ آملا نے پھر کہا "سسرال مین جاکر ہمکو بھول تو نہ جائیگی؟"
سرلا کچھ جواب نہ دیسکی۔ اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ زبان بستہ ہو گئی۔ املا نے کہا "روتی کیون ہو؟ مین جانتی ہون کہ تو مجھکو بھول نہ جائیگی۔ تاہم یہ

نشانی یاد داشت کے طور پر تجھکو دیتی ہون،،
یہ کہکر اپنے گلے سے طلائی ہار نکالکر اُسکے گلے مین پہنا دیا۔ سرلا نے ہر چند انکار کیا۔
لیکن املا نے کہا،، اگر نہ پہنے گی تو مین جانونگی کہ تو مجھکو بھول جائیگی۔ سرلا کو کچھ جواب نہ آیا۔
اور املا نے وہ ہار اُسکو پہنا دیا۔ پہناتے وقت املا بڑے اشتیاق اور حسرت سے
اُس نازنین چہرہ کو دیکھنے لگی۔ وہ چاند سا مکھڑا بیچدار زلفون سے گھرا ہوا۔ وہ طلسّان
عشوہ آمیز آنکھین۔ وہ شکرین لب دیکھکر اُسنے دل مین کہا کہ آب کیا اِس پریم پُتلی
(محبت پیکر) کو چھاتی سے لگانے نہ پاؤنگی؟ یہ تصور کرتے ہی معًا اُسپر عشق طاری ہوگئی
ہار پہنانے کے حیلہ سے املا نے سرلا کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور فرط محبت سے آنکھ مین
آنکھ ملاکر اُسکے رخسارون کو بوسہ دیا۔ سرلا نے دیکھا کہ املا کو اس حالت مین زیادہ دیر
ہوئی۔ اور اُسکا ڈوپٹہ سب تر ہو گیا ہے کہنے لگی،، سکھی کیا روتی ہے؟،، املا نے کہا
،،مین نہین روتی ہون تو روتی ہے،، یہ کہکر فوراً مکان کے اندر چلی گئی۔ سرلا آہستہ آہستہ
اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئی۔ تھوڑی ہی دُور گئی تھی کہ املا کے مکان کی طرف سے
نرم نرم آواز سُنائی دی۔ گویا کوئی عورت نہایت فراق وسوز سے رو رہی ہے۔ سرلا کو
کچھ بھید نہ معلوم ہوا۔ دل مین کہنے لگی،، کہ میری سکھی تو خوابگاہ کو سونے چلی گئی تھی۔ یہ کون
رو رہا ہے؟،، یہی سوچتی ہوئی اپنے مکان کو پہونچ گئی۔
اِدہر اندر ناتھ نے ایک کشتی کرایہ کرلی تھی۔ مہاشو تیا۔ سرلا۔ اندر ناتھ۔ تینون شخص اُسپر
سوار ہوئے اور ایک شیو مورت سفید پتھر کی اور دو ایک ضروری اشیا کے علاوہ اور
کچھ ساتھ مین نہ لیا۔ کشتی آہستہ آہستہ روان ہوئی۔ کہین کہین دریا کا پاٹ
بہت چوڑا تھا۔ اور دونون کنارون پر کہین ویرانہ کہین جنگل کہین انواع واقسام کے
درخت اور بیل بوٹے اُس چاندنی رات مین عجیب کیفیت دِکھلاتے تھے کسی کسی
مقام پر دریا کا پاٹ اسقدر تنگ تھا۔ گویا دونون کنارے آپسمین صورت وصل

ظاہر کرتے تھے۔ درختان موقوعہ ساحل کی شاخون کے درمیان سے ماہتاب کی شعاع نکل کر دریاے اچھامتی کے آب شفاف کو اور بھی لطافت دے رہی تھی۔ اِن لوگون کی کشتی دریا کے دھارے پر بڑی تیزی سے روان تھی۔ سرلا تو یہ قدرتی فضا دیکھتے دیکھتے آخر کو سوگئی۔ اندر ناتھ نے اُسکے سر کو اُٹھا کر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ اور تمام رات اُس چاندنی مین اُس ماہرو کا رخ انور نظر کرتے رہے۔

صبح کے وقت ناؤ ایک چھوٹے موضع کے قریب ٹھہری۔ اُس گاؤن کے چارون طرف گنجان جنگل تھا۔ اور وہان سے جھیشر کا مندر اندازاً آدھ کوس کے فاصلہ پر تھا۔ مندر کے مہنت اور نیز دیگر پوجاری لوگ گاہ گاہ آکر اِسی موضع مین رہا کرتے تھے۔ اور اُس گاؤن کو (بن آسرم) کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ سب لوگ کشتی سے اُترے اور آہستہ آہستہ سیندر شیکھر کے مکان پر پہونچے وہان کے لوگون نے بڑی خاطرداری سے اُنکو جگہ دی۔ اندر ناتھ نے سرلا سے رخصت چاہی اور کہا کہ آج سے ساتوین پورنماشی کو اگر ہمسے نہ ملون تو یہ سمجھ لینا کہ اندر ناتھ اب اِس جہان مین نہین ہے۔ تب تک مجھکو فراموش نہ کر دینا۔

سرلا کی زبان سے کچھ بات نہ نکلی۔ آنکھون مین آنسو بھر کر اُسکی طرف حیرت زدہ نگاہ کرنے لگی۔ اُسکی شباہت سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا اندر ناتھ سے بجواب اُنکے کلام کے یہ کہہ رہی ہو "کہ جب تک اِس قالب مین جان ہی تو مجھکو ہرگز فراموش نہین ہو سکتا"

اندر ناتھ نظر کرتے کرتے اُسکی نظرون سے غائب ہو گئے۔ سرلا بہت دیر تک تصویروار آنکھون مین آنسو بھرے اُسی طرف نظر کرتی رہی۔ اور آخر کار قیامگاہ کو واپس آئی۔

داستان چھٹی

بملا

جبین پر اک الماس تھا جلوہ گر	قمر پاس جون زہرہ آوے نظر
عیان چستی و چابکی گات سے	نمود جوانی ہر اک بات سے
بدن آئینہ سا دمکتا ہوا	گل باغ خوبی لہکتا ہوا
قیافے سے ظاہر سراپا شعور	جبین پر برستا شجاعت کا نور
ولے درد کی تیغ کھائے ہوئے	کسی فکر مین دل جلائے ہوئے
وہ تنہا دریچہ مین تھی جلوہ گر	ذقن ہاتھ پر اور فلک پر نظر

شام ہونے لگی۔ اُس لق و دق میدان مین وہ چنتر بنیشت[1] قلعہ اور اُسکے در و بام سب ہیبت ناک معلوم ہونے لگے دریاے جمن اُسکے چارون طرف محیط تھا قلعہ کے گرد عجیب و غریب فضا تھی۔ اور اُسکے مقابل مین جہانتک کہ نظر کی رسائی تھی۔ یہی معلوم ہوتا تھا گویا سبز مخمل کا فرش بچھا ہے۔ آفتاب غروب ہو گیا تھا۔ تاہم مغرب کی طرف شفق کی سُرخی نمودار تھی۔ اور اُسکا عکس دریا کے آب روان پر طرفہ کیفیت دکھلاتا تھا۔ چارون طرف سنسان تھا اور جسقدر کہ بعد شام کے تاریکی بڑھتی جاتی تھی اسی قدر اور بھی وحشت ہوتی جاتی تھی دور سے دو ایک برگد کے درختون کا سایہ براے نام دکھلائی دیتا تھا اور ہوا کی روانی سے فاصلۂ بعید کے دیہات کے سکنا کی آوازون کی ایک خفیف مقدار کان تک پہونچتی تھی۔ قلعہ کا پچھلا حصہ ایسا نہین تھا۔ اُسطرف ایک بڑا بھاری باغیچہ تھا۔ اُسکے سوا اور کچھ نظر نہین آتا تھا۔ جسقدر رات زیادہ گذرتی گئی جوق کے جوق جگنو درختون پر نظر آنے لگے۔

[1] نام قلعہ کا ہے ۱۲ वन्दवीला

جسطرف نظر جاتی تھی بجز جگنو کی روشنی کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا۔
اُس آم کے باغ مین ایک باؤلی بھی بنی تھی۔ جسکے چارون طرف طرح بطرح کے جانور آزادی سے چین کر رہے تھے۔ باہر کی طرف سے نظر کرنے مین اُس قلعہ کے درو بام بہت تاریک دکھلائی دیتے تھے۔ صرف ایک جھروکہ سے کچھ روشنی نظر آتی تھی۔ اُسی دریچہ مین ایک کم سن عورت ہاتھ پر سر کا تکیہ کیے بیٹھی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی۔ وہ عورت ایک آسمانی ستارہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اور اُسکی پیشانی پر ایک الماس کا نگینہ مثل ستارہ کے چمک رہا تھا۔
وہ عورت کس فکر مین تھی یہ کون بتلا سکتا ہے؟ کیا خیال عشق مین محو تھی؟ لیکن عشق کے دھیان مین تو چہرہ افسردہ اور نازک دکھلائی دیتا ہے۔ ایسا متانت آمیز نہین ہوتا۔ اُسکی عمر تخمیناً سترہ۱ سال کی ہوگی۔ نوجوانی کی تاثیر سے سراپا بے نظیر حسین اور خوبصورت تھی۔ لیکن یہ حُسن عام عورتون کی طرح نہین تھا۔ بلکہ بے مثل فیاضی اور عالی حوصلگی کو ظاہر کرتا تھا۔ اس گنج خوبی کے روبرو کھڑے ہو کر نظر کرنے سے دفعۃً تعشق نہین پیدا ہوتا تھا بلکہ توقیر اور تعظیم۔ بدن اُسکا کسیقدر لاغر اور کشیدہ قامت تھا اِلّا نزاکت سے بھرا ہوا پیشانی خوبصورت اور کج ادا لیکن بلند اور فراخ تھی۔ ایسی فراخ اور کشادہ پیشانی شاذ و نادر کسی مرد کے ہوتی ہے مگر عورتون کے تو ایسی نظر نہین آئی۔ آنکھون کی مستقل شوخی ہونٹھون کی ملاحت چہرہ کی سنجیدگی سے اُسکی طبیعت کی متانت اور بلند ہمتی اور نیک سیرتی معلوم ہوتی تھی۔ سراپا اُسکے جسم پر نظر کرنے سے یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ بے نظیر گنج خوبی خلقت انسانی سے نہین ہے۔ بلکہ بہشت کی کسی حور نے اِس عالم فانی مین جنم لیا ہے۔

سلہ کھڑکی ۱۲ سلہ پیدا ہوئی ہے ۱۲

ایسی حالت مین وہ ماہ پیکر سناٹے مین بیٹھی ہوئی کھڑکی کے اندر سے آسمان مصفا کی طرف نظر کر رہی تھی - اُسکا چہرہ بھی نہایت صاف اور روشن تھا - رات کی تاریکی دم بدم زیادہ ہونے لگی - نیلگون آسمان مین بھی ظلمت چھا گئی - اُس عورت کے خیال کا آسمان بھی تشویش کی تاریکی سے زیادہ تر محیط ہونے لگا - اُس کشادہ پیشانی پر تیرگی نمودار ہونے لگی - وہ کمان ابرو زیادہ تر خم ہو گئین - آنکھون مین ایک تیز روشنی پیدا ہوئی - اُسی وقت ایک مرد نے مکان مین آکر آواز دی "بملا!"

بملا نے پھر کر دیکھا تو پتا[1] ستیش چندر کھڑے ہین - اِس شخص کی عمر ہنوز پچاس سال کی نہ تھی - لیکن صورت سے ساٹھ برس کی مفہوم ہوتی تھی - سر کے بال زیادہ تر سفید ہو گئے تھے - پیشانی مین شکنین آگئی تھین - اور پوست بدن مین جھرّیان پڑ گئی تھین - تمام جسم ضعیف ہو گیا تھا - لیکن آنکھون کی روشنی بدستور تھی - اور چہرہ پر ہمیشہ آثار تشویش نظر آتے تھے مختلف اقسام کی دور اندیشی اور خیالات موہوم شب و روز اُسکی طبیعت کو پریشان کرتے تھے - کوٹھری مین جاکر پہلے اپنی لڑکی کو تفکر مین مستغرق دیکھکر خاموش رہے - پھر کچھ مسکرا کر کہنے لگے - "بملا" پتا کو دیکھکر بملا کے خیالات سنجیدہ کچھ بھول گئے - اور چہرہ پر محبت پدری کا پاکیزہ خیال پیدا ہوا "پتا آپ کب سے آئے ہین مجھکو نہین معلوم ہوا - یہ سمجھ کر کچھ شرمندہ ہو گئی - ستیش چندر نے پوچھا "بملا! تیرے اِسوقت تک خاموش بیٹھنے کا کیا سبب ہی؟"

"کیا کوئی تکلیف ہی؟"

بملا نے کہا - "آپ کل جاوینگے نہ معلوم پھر کب تک آپ واپس آوین تب تک یہ وسیع قلعہ خالی رہیگا - اِسی فکر سے مین پریشان ہون دل کو صبر نہین ہوتا"

ستیش چندر نے کہا "یہ کیا بات ہی - کیون بیفائدہ فکر کرتی ہی؟ ہم جلد واپس آوینگے

[1] یعنی والد ۱۲

کیا مین تجکو چھوڑ کر بہت روز تک باہر رہ سکتا ہون ؟"
بملا۔ "پتا مین یہ جانتی ہون کہ آپ مجھپر بڑی شفقت کرتے ہین اِس سے زیادہ والد لڑکی کے اوپر محبت نہین کرسکتا۔
سیتش چندر۔ "پھر کیون فکر کرتی ہی؟ مین ہر سال ایک مرتبہ دارالسلطنت کو جاتا ہون۔ اِس مرتبہ کیا سبب ہی کہ تو مغموم ہوتی ہی؟"
بملا۔ "ہر سال مجھکو ایسا خیال نہین پیدا ہوا تھا۔ اس مرتبہ خود بخود خوف معلوم ہوتا ہی۔ اے پتا! اِس مرتبہ آپ مکان سے باہر نجاوین"
آخری لفظ اُسنے نہایت عجز سے کہا۔ سُنکر سیتش چندر کے دل پر کچھ صدمہ ہوا۔ اور فی الحقیقت کچھ خوف بھی معلوم ہونے لگا۔ تھوڑے عرصہ تک خاموش رہکر سیتش چندر کہنے لگے "بملا کیون بیفائدہ ڈرتی ہی؟ مجھکو جانا ضرور پڑیگا۔ جاتے وقت رونا مت"
بملا نے کہا "پتا میرے دل مین بیفائدہ خوف نہین ہی۔ مین نے کل رات کو یہ خواب دیکھا تھا۔ کہ "میری والدہ مرحومہ آئی ہی۔ اور آنکھون مین آنسو بھرکر یہ کہتی ہے کہ گناہ کی پاداش مین اَب توقف نہین ہی۔ یہ کہکر غائب ہوگئی۔ ابتک اُسکا وہ افسردہ چہرہ وہ آنکھین اشک آلود میری نظر کے روبرو گھوم رہی ہین۔ کیا گناہ کیا ہے؟ معلوم نہین ہوتا۔ کس سخت بات سے ایسی مادر مہربان مجھسے چھوٹ گئی۔ کچھ قیاس مین نہین آتا۔ اور اَب کس عذاب کی تعذیر ہونے کو باقی ہے۔ میرے دل مین خود بخود یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اَب اِس مرتبہ اگر آپ جاوین گے تو پھر واپس آوینگے"
یہ کہکر بملا زار زار روتی ہوئی دوڑکر اپنے والد کی گود مین چمٹ گئی۔ اُسکے باپ کا چہرہ بھی بہت اُداس ہوگیا خواب کا حال سُنکر بدن تھرا گیا۔ گویا کوئی واقعہ گذشتہ یاد آگیا۔ یا کسی گناہ کی تعذیر فی الاصل شروع ہوگئی۔ بملا والد کے لپٹی ہوئی رو رہی تھی۔ لیکن اُسکے والد کے حواس اسقدر بجا نہ تھے کہ اُسکو تسکین دیتے۔ کچھ عرصہ بعد

طبیعت کو سنبھال بڑے استقلال سے کہنے لگے ”بملا - یہ تیرا خوف کرنا بالکل فضول ہے۔
تمام روز تو بیفائدہ خیال کیا کرتی ہے اسی سے راتکو خطرناک خواب دیکھتی ہے۔ مین دیکھتا ہون
کہ چند روز سے تو ہمیشہ تفکر مین غرق رہتی ہے۔ سچ سچ بیان کر کہ کیا فکر کیا کرتی ہے؟“
بملانے کہا ”پتا آپ پوچھتے ہین تو اُسکی وجہ ضرور بیان کرونگی۔ مجھکو کسی امر کے
پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ میری اس تمام تر تشویش کا سبب آپ ہی
کی ذات ہے۔ آج ایک مہینے سے مین دیکھا کرتی ہون کہ آپ کسی رنج خواہ فکر سے
پریشان رہتے ہین اور وہ تشویش رات دن ترقی ہی پر نظر آتی ہے کھانا کم ہوگیا۔
رات کو خواب اچھی طرح نہین آتا۔ اگر آتا بھی ہے تو پریشان خواب دکھلائی
دیتے ہین - مین نے بارہا آپ کی کوٹھری کے پاس دن کو جاکر پوشیدہ
نظر کی تو یہی دکھلائی دیا کہ آپ کسی وقت فکر سے خالی نہین ہین - اور رات
کو بھی مین نے اکثر آپ کی خوابگاہ مین جاکر دیکھا تو یہی معلوم ہوا کہ پریشان خواب
دیکھنے سے آپ کی پیشانی پر شکن پڑے ہوئے ہین - اور آپ کا چہرہ حالت
اصل سے متغیر ہے۔ نہین معلوم وہ کون ایسی سخت تشویش ہے کہ جسکے سبب آپ ایسے
بدحواس ہو رہے ہین؟ عام زمیندار اور خانہ دار انسان تمام روز محنت کرنے کے بعد
رات کو بیفکری سے سوتے ہین - اور آپ تو بنگالہ کے راجا دھراج دیوان ہین -
لیکن آپ کو چین وآرام میسر نہین“

یہ کہکر بملا ایک ساعت پھر خاموش ہو رہی - دیکھا تو ستیش چندر بڑے غور سے
اُسکے کلام کو سن رہے ہین - پھر کہنے لگے - ایک ماہ کے قریب ہوتا ہے آپکے پاس
اِسقدر جاسوس کیون آتے ہین - کیا سبب ہے کہ وہ خفیہ آتے اور چلے جاتے ہین؟
اور آپ بھی شب و روز کسی پوشیدہ مشورہ مین مصروف رہتے ہین - یہ مین خوب
سمجھتی ہون کہ دیوان بنگال کے منصبی امورات بہت بڑے ہین - لیکن انتظام ملکی

اور رعایا کی رفاہ کے امورات آدھی رات کو دروازہ بند کرکے دو چار جا سوسون کو بٹھلا کر انصرام نہین کیے جاتے۔ گو کہ لڑکیون کو رموز مملکت کے دریافت کرنے کی خواہش کرنا نامناسب ہے میرا قصور معاف فرمایئے گا۔ الا آپ تو ذی عقل اور تجربہ کار ہین غور فرمایئے کہ صرف دغاباز اور ظالمون کو کجروی پسند ہوتی ہے نیک خصال اور پاک نفس انسان ہمیشہ راست روی کو اختیار کرتے ہین اور جنکی عادات نیک ہین اُنکے اعمال بھی نیک ہی ہوتے ہین۔ اُنکی طبیعت مین کجروی ہرگز نہو گی۔ اے پتا! میری التجا قبول کیجیے۔ دغابازون کے ساتھ صلاح ومشورہ کرنے سے کنارہ کشی اختیار فرمایئے۔

راست کرداری مین کوشش کیجیے تاکہ کوئی خدشہ آپ کو درپیش نہو۔ راہ بدمین ہمیشہ تکلیف وضرر ہے۔ صرف طریق نیکی بیخوف وخطر ہے،،

یہ کہتے کہتے بملا کی کشادہ پیشانی اور قمروش چہرہ پر جلال سا آگیا آنکھون کی روشنی مین ایک صفائی نظر آئی۔ اگرچہ بملا کے دل مین الفت پدری بدرجہ غایت تھی۔ لیکن اُسکی طبیعت مین اوصاف زمانی اور اخلاق یزدانی کا پرتو بھی جلوہ افگن تھا اُسی بے نظیر جلال کے سبب ستیش چندر جو دربار شاہی مین اپنے حسن کلام کی وجہ بارہا مستحق تحسین وآفرین ہوئے تھے۔ ایک سترہ سالہ لڑکی کے جواب مین عاجز وقاصر رہے۔

راہ بدمین ہمیشہ تکلیف وضرر ہے۔ صرف طریق نیکی بیخوف وخطر ہے،، یہ جملہ سوچتے ہوئے ستیش چندر باہر چلے گئے۔

داستان ساتوین

گنہگار۔ گنہگار

جب آقا ہو بدنیت وبدطریق | ملازم بھی ہو اُس سے بدتر رفیق

گر من جب وہ بر کیش جور و ستم	نہ کیونکر ہو مظلوم کو رنج و غم
نہ بیچارہ کا جب چلے کوئی بس	خدا ہو فقط اُس کا فریاد رس
تو قدرت الٰہی ہو وان آشکار	ملازم ہو مقہور آقا ہو خوار

سیتش چندر اپنی باہر کی کوٹھری مین جاکر خدمتگار کو طلب کرکے کہنے لگے۔ ‘‘شکون کو بُلا لاؤ’’، لیکن وہ اُنکی کسی خدمت کے کام کو جاتا تھا۔ سیتش چندر نے اسکے ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ ‘‘پہلے شکون کو بُلا لاؤ’’، خدمتگار فورًا باہر چلا گیا۔ یہ کوٹھری بہت وسیع اور آراستہ تھی۔ دیوارون مین عمدہ پارچہ جن مین خوبصورت نقش و نگار بنے تھے منڈھا تھا۔ ہر ایک دروازہ اور دریچہ پر نہایت خوشبودار پھولون کی مالا لٹک رہی تھین۔ جابجا پھولون کے انبار رکھے تھے۔ مقابل مین ایک چراغ خوشبودار روغن سے بھرا ہوا روشن تھا۔ چراغ کے چارون طرف پھولون کے گلدستے سجے تھے۔ نشست گاہ مین ارغوانی کاشانی مخمل کا فرش بچھا تھا۔

اُسی آراستہ کوٹھری اور بیمثل فرش پر امیر صاحب تدبیر مہاراج سیتش چندر دیوان آج دل شکستہ خاطر افسردہ بیٹھے ہین۔ گناہ سر پر سوار ہی۔

حضرات ناظرین اگر آپ عیاش ہین تو بتلائیے کہ لوگ جیسا آپ کو حالت عیش و راحت مین تصوّر کرتے ہین۔ کیا آپ درحقیقت اسی حالت مین ہین؟ بتلائیے تو دنیا مین صالح اور نیک انسان جسقدر بشاشت طبع کی ترقی کرکے فراغت اور اطمینان سے بسر کرتے ہین۔ آپ بھی دولت جمع کرکے اِسی قدر راحت و طمانیت حاصل کرتے ہین؟ اپنے معشوق کے دیدار سے جیسا کچھ عاشقون کا دل باغ باغ ہوتا ہی۔ قدرتی حسن دیکھکر جیسی کچھ شاعرون کی طبیعت بشاش ہوتی ہے۔ عالی مرتبہ کے حصول سے کیا آپ کی طبیعت بھی ویسی ہی خوش ہوتی ہی؟ مذاق سخندانی یا ملاقات دوستان صادق سے جیسا کچھ حظ دل کو حاصل ہوتا ہے کیا زر کے جمع کرنے

مین بھی اُسیطرح فرحت قلبی پیدا ہوتی ہی؟ اگر نہین ہوتی تو کیون شب و روز دولت کی توفیر مین از خود رفتہ ہو؟ کیون اور مسرّتون سے جو اُس سے زیادہ ہین مُنھ موڑتے ہو؟ اور اگر درحقیقت اُس سے خوشی حاصل ہوتی ہے تو بتلائیے کہ ہم بھی آپ کی پیروی اختیار کرین؟

اِسی آراستہ کوٹھری مین بیٹھکر سیتش چندر فکر اور تشویش کیا کرتے تھے اُسکے دل مین ظلمت گناہ چھا رہی تھی۔ یعنی عصیان کی تاریکی بالکل اُسپر طاری تھی لیکن اُس ظلمت مین ایک ثواب بھی جگنو کے مانند چمکتا نظر آتا تھا۔ یعنے بملا کی نسبت خالص محبّت کی ایک خفیف روشنی اُس سخت تاریکی مین دکھلائی دیتی تھی۔ سیتش چندر لڑکی کو جان سے زیادہ عزیز تصوّر کرتے تھے اور بڑی ناز و نعم سے اُسکی پرورش کرتے تھے۔ عورت کی وفات کے بعد صرف یہی ایک لڑکی اُنکی زیست کا سہارا باقی تھی دنیوی کامون کی باتین بھی کبھی کبھی اُس سے کرتے تھے۔ اِسوجہ سے وہ لڑکی کسی قدر گستاخ بھی ہو گئی تھی اور حسب اتفاق وہ اُنکو صلاح و تدبیر بھی بتلایا کرتی تھی۔ بملا نہایت خوش اخلاق لڑکی تھی۔ ہمیشہ وہ اپنے والد کی راحت رسانی اور نیک اندیشی مین مصروف رہتی تھی۔ لیکن اپنے عالی خیالات کے سبب باپ کے طریق مکّاری و دغابازی کو دیکھکر ہمیشہ ناخوش رہا کرتی تھی جسطرح نور کے نمودار ہونے سے تاریکی دور ہوجاتی ہی۔ اور راستی اور خیر کے مقابل مین گناہ اور شر ٹھہر نہین سکتے اُسی طرح نیک مزاج بملا کے روبرو سیتش چندر کی زبان سے بات نہین نکل سکتی تھی۔ اگرچہ والد کے گناہ کی مقدار بملا کو نہین معلوم تھی اور نہ اُسکو یہ خبر تھی کہ اُسکے سب افعال عصیان مآل ہین۔ تاہم ظاہری اطوار دیکھکر اُسکا دل ہمیشہ متفکر رہا کرتا تھا۔ اور اِسی تشویش سے اُسکی طبیعت ہمیشہ مکدّر اور رنجیدہ رہتی تھی۔

گاہ گاہے کوئی جلسہ یا قصّہ یا تذکرہ دیکھ سُنکر سیتش چندر کا غنچۂ دل شگفتہ

ہوجاتا تھا۔لیکن پھر خود بخود کیفیت سابقہ یاد ہوآتی۔اور دل مین خلش پیدا ہوجاتی تھی لڑکپن مین جو کچھ لہو ولعب کیا تھا یا نوشت وخواند مین مصروف رہے تھے۔وہ سب یاد آنے لگا۔جس علم نے اُنکے حق مین زہر کا کام کیا تھا۔اُسکی ابتدائی حالت بھی بخوبی یاد ہونے لگی رسمر سنگھ کے ساتھ مدرسہ مین پڑھنے جاتے تھے۔اور بڑی محبت سے روزمرہ اُنکے ساتھ کھیلا کرتے تھے افسوس! وہ بھی ایک کیسا اچھا زمانہ تھا۔اِسوقت اگرچہ تمام بنگال اپنی ماتحت حکومت ہی۔اور لاکھون روپیہ کا سامان عیش وعشرت گھر مین موجود ہی۔لیکن کس کام کا۔اَب کیا وہ زمانہ پھر عود کر سکتا ہی؟ ہرگز نہین۔

اَب لڑکپن کا زمانہ طی ہوکر جوانی سے بھی تجاوز ہو چلا۔اور مختلف اقسام کی خواہشات مذموم دل مین سماگئی ہین۔کچھ علم کا غرور ہی۔اور کچھ دولت کا اور سب سے زیادہ اعلےٰ خواہشات دنیوی کا غرور ہی۔لیکن اِس اعلیٰ خواہش نے تو اُسکے حق مین زہر قاتل کا اثر ظاہر کیا اَب اِسوقت مین اُس عایا پرور عالی خیال شجاعت شعار راجہ سمر سنگھ کی سرگذشت نالائق ستیش چندر کو یاد آنے لگی۔جو بزرگ کہ ملک بنگال کی عزت و حرمت کے ایک خاص رکن تھے رعایا سے مثل والدین کے زمینداروں کے ساتھ بڑے بھائی کی طرح شفقت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ایسے بزرگ شخص کے واسطے بطمع دنیوی اِس بدذات نے قتل کرنے کی فکر کی تھی۔اولاً اُسکی تدبیر راست نہین آئی بلکہ جب اُس عالی خیال راجا کو یہ امر معلوم ہو گیا۔تو اُنھون نے اُس بدکردار کی خطا معاف کردی لیکن "نکوئی با بدان کردن چنانست * کہ بد کردن بجاے نیک مردان" یہ کلام حضرت شیخ سعدی شیرازی رح کا بہت درست ہی اُس عفو شعاری کا نتیجہ یہ ہوا۔کہ راجہ موصوف کو پھر اُس ستمگار ناہنجار نے اپنی افترا پردازی و دغابازی سے قتل کرادیا۔

اَب آج اُس مقتول راجا کی صورت اُسکے چشم خیال کے روبرو ہی۔اور گویا یہ کہہ رہی ہے کہ "گناہ کی تعذیر مین اَب توقف نہین ہے" ستیش چندر کا ناپاک دل یہ آواز

سُنکر دہل گیا - اور اُسنے اُسوقت چراغ گُل کردیا لیکن چراغ کے گل ہونے سے کیونکر تسکین ہوسکتی تھی - جبکہ خانۂ قلب مین وہ خیالات مثل مشعل کے روشن ہو رہے ہین - اُسی تاریک کوٹھری مین بیٹھا ہوا وہ خیالات فاسد مین سرگرم تھا - اُسوقت مین جیسی کچھ کہ پریشانی اُسکو تھی - وہی جانتا تھا یا اُسی قسم کا دوسرا تبہ کار انسان خیال کرسکتا ہی -

ایسے محسن کُشی کے سخت گناہ کو یاد کرکے خود اُسکے دل مین بارہا یہی خیال آتا تھا کہ "کیا اِس گناہ کا پاداش نہ ملیگا؟"

اگرچہ جان بھی جائے لیکن اِس گناہ سے رُستگاری حاصل ہو تو مجھکو دریغ نہوگا - اے پرمیشر تو میرا معاون ہو - اَب مین اپنی لڑکی کی نیک صلاح کے بموجب طریق راستی اختیار کرونگا - ظلم و دغا سے بالکل درگذر ونگا - اور اپنی بداعمالیون کی معافی چاہونگا اور کاسش معافی نہ حاصل ہوسکے گی تو اپنی جان دیکر نجات حاصل کرونگا -

اِس اثنار مین شکوری حاضر ہوا اور کہنے لگا - "ہین! یہ کیا؟ آج آپ تنہا اندھیرے مین کیون بیٹھے ہین؟ -"

ستیش چندر نے ایک سنجیدگی سے جواب دیا کہ "چراغ کی روشنی کی برداشت نہین ہوتی - دل مین سخت تاریکی چھا رہی ہی - مجھکو اَب یہ نظر آتا ہی کہ میری زندگانی کا چراغ بھی جلد تر بجھ جائے گا - اَب ہمارا آخری وقت قریب آپہونچا ہی"

شکوری کچھ جواب نہ دیسکا - خدمتگار کو چراغ روشن کرنے کے لیے حکم دیا - خدمتگار چراغ جلاکر باہر چلا گیا -

ستیش چندر نے پھر کہا کہ "شکوری مین نے تیرے ہی کہنے سے یہ گناہ اپنے سر پر لیا - اَب تو اور کیا چاہتا ہی -؟ اَب تو کسیطرح مجھکو چھوڑ دے اور کہین اپنی گھات لگا - مین بھی اَب اِس گناہ عظیم سے نجات پانے کی کوئی ادنیٰ فکر کرون گا -

شکونی اپنے مالک کی ایسی گفتگو سُنکر متعجب ہوا اور اُسکو معلوم ہوا کہ اِسوقت ستیش چندر غم و غصہ کی کثرت سے خاک سیاہ ہو رہا ہی۔ آنکھوں مین اشک بھر کر کہنے لگا "وہ اپنے مالک کے زمانہ جاہ و حشمت مین ہمیشہ وفادار نوکر ہونے کی خواہش رکھتا تھا اور اَب پر میشر نہ کرے کہ آپ کو کوئی امر اہم درپیش آوے - بالفرض اگر ایسا ہوتا تو مین مصیبت کے وقت آپ کے قدم مبارک کی خدمت چھوڑ کر نمکحرام نہین بن سکتا"

ستیش چندر "شکونی! تیری باتین تو عجیب حلاوت آمیز ہین پرمیشر نے زہر کے گھڑے کو دودھ سے بھر رکھا ہی"

شکونی "مین گناہگار تو ضرور ہون - اگر ایسا ہوتا تو نمک حلالی اور حُسن خدمت کا یہی نتیجہ ہوتا؟ یہ کہکر شکونی رونے لگا اور اِسطرح کی دلسوزی اُسکی دیکھکر ستیش چندر کا غصہ کسیقدر فرو ہوا - اور کہنے لگے -

"مین یہ خوب جانتا ہون کہ تو میری جاہ و دولت کی ترقی کی فکر ہمیشہ کیا کرتا ہی- الّا یہ تو قدرتی بات ہی کہ گناہگاری کی راہ مین مدام سخت مصائب ہی درپیش آیا کرتے ہین - شکونی! کیا اسکے سوا میری جاہ و دولت کی افزایش کی کوئی اور تدبیر نہ تھی؟"

شکونی نے دیکھا کہ میری گریہ و زاری بیفائدہ نہین ہوئی - نہایت چرب زبانی سے عرض کرنے لگا کہ "اگر اپنے مالک کی خدمت گذاری کرنا داخل گناہ ہی - تو بیشک مین بھی گناہگار ہون - الّا اسکے سوا کوئی دوسرا گناہ تو مین نے نہین کیا"

ستیش چندر "تو نے نہین کیا؟ "بنگ چوڑامن" راجا سمر سنگھ کی ہلاکت کی صلاح کسنے دی تھی؟"

شکونی - "راجا کے حکم سے وہ مقتول ہوئے تھے -"

سلہ یعنی فخر بنگالی ۱۲

سیتش چندر "خیر اُنکی زمینداری کسنے لی ؟"

شکونی "صوبہ دار نے براہ نوازش جو چیز جسکو عنایت کی اُسنے بسر و چشم قبول کی "

سیتش چندر "شکونی ! اب مجھکو فریب مت دے - آج تو پرمیشر کے فضل سے مجھکو روشنضمیری حاصل ہے - مین اپنا دل اسقدر گناہگار پاتا ہون کہ اب میرے حواس درست نہین ہین - آج میری لڑکی نے مجھکو نہایت ہی نیک نصیحت دی ہے "

یہ کہکر سیتش چندر نے وہ سب باتین مفصل و بلا سے ہوئی تھین سُنائین اور کہا کہ " راہ بد مین ہمیشہ خوف و خطر ہے - اور آج مین اُسی عصیان کے دریاے مصیبت اور گرداب عذاب مین غرق ہو رہا ہون "

شکونی نے کہا کہ " بنگ[1] و بنس کے راجا دھراج دیوان کو کیا لڑکی کی بات سُنکر خوف کرنا واجب ہے ؟ "

سیتش چندر نے کہا کہ " ہان اگر لڑکی کوئی بات سچ کہے تو کیا صرف اِسوجہ سے کہ وہ لڑکی نے کہی ہے - اُسکو قبول نہ کرنا چاہیئے ؟ راہ بد مین ہمیشہ خوف و خطر ہے - یہ امر بخوبی مجھکو ظاہر ہو گیا "

شکونی "اگر حکم ہو تو کچھ عرض کرون - آپ کی ذات خاص پر کون ایسی مصیبت پڑی ہے - مین اُسکو جاننا چاہتا ہون ؟ "

سیتش چندر " آج چھہ سال ہوئے کہ راجا ٹوڈرمل اوّل مرتبہ بنگال اور بہار کو فتح کر شہر کٹک کے نزدیک داؤد خان سے صلح کر دہلی کو واپس گئے - اُسکے تھوڑے روز کے بعد نیک خصال راجا سمر سنگھ میرے ذریعہ سے ہلاک ہوئے - اور یہ گناہ صرف تیری ہی صلاح سے سرزد ہوا تھا "

[1] ملک بنگالہ

شکونی۔ "منعم خان صوبہ دار بنگال اور بہار کے حکم سے سمر سنگھ مقتول ہوا"
سیتش چندر۔ "یہ صحیح ہے۔ لیکن اسکے بانی مبانی تو دراصل ہمین لوگ تھے۔ اسکے دو سال بعد جب راجہ توڈر مل نے راج محل کی لڑائی مین داؤد خان کو شکست دیکر قتل کیا اور دوسری مرتبہ بنگال کو فتح کیا۔ اسوقت سمر سنگھ کی ہلاکت کی نسبت کسقدر خلاف بیان کرنا پڑا۔ کیا تمکو یاد نہین ہے؟"

شکونی۔ پھر کیا ہوا؟"

سیتش چندر۔ "بعدہ ملک بنگال مین یکے بعد دیگرے صوبہ دار مقرر ہوکر آئے۔ اُنمین حسین قلیخان سے تو یہ امر بڑی مشکل سے پوشیدہ رکھا گیا اور مظفر خان تو اپنے ہی متعلق کامون سے فرصت نہین پاتا تھا کہ ملکی اخبار کیطرف متوجہ ہوتا۔ اسی سبب سے جان پر ابتک کوئی مصیبت نہین آئی۔ اب توڈر مل سپہ سالار اور صوبہ دار مقرر ہوکر مونگیر مین تشریف لاتے ہین۔ اب کوئی صورت جانبری کی نظر نہین آتی"

شکونی۔ "جس تدبیر سے ابتک یہ راز پوشیدہ رہا۔ کیا اب وہ تدبیر نہین چلسکتی؟"

سیتش چندر۔ "حسین قلی خان اور مظفر خان کے ساتھ وہ فریب چل گیا لیکن توڈرمل کے ساتھ وہ فریب نہین چلسکتا۔ راجہ توڈرمل کو تو کیا نہین جانتا؟"

شکونی۔ "یہ دور اندیش راجا بھی ایک مرتبہ اس فریب مین آگیا تھا۔"

سیتش چندر۔ "یہ بات صحیح ہے لیکن اُس مرتبہ وہ صرف ایک یا دو ماہ کے واسطے آئے تھے۔ الّا اب تو صوبہ دار ہوکر آتے ہین۔ اب بہت روز تک اُنکا قیام ہوگا۔

شکونی اب انکار کرنا فضول ہے۔ مین اُنسے راست براست پوست کندہ سب حال عرض کردون گا۔ اُنھون نے ایک مرتبہ پہلے مجھکو معاف کیا ہے۔ اُمید ہے کہ پھر بھی میرے اوپر ترحم کرین بعد اُسکے مین تعلقات دنیاوی سے کنارہ کش ہوجاؤن گا۔ اور جوگی ہوکر اس گناہ عظیم کا کفارہ کرون گا"

شکونی "ایسا کرنے سے بھی آپ حسب خواہش دنیا کو ترک نہین کرسکتے ہین۔ راجہ تو ڈرمل اپنے عزیز رفیق سمر سنگہ کے قاتل کو فوراً گردن مارنے کا حکم نافذ کرینگے"

یہ بات خلاف قیاس شنکر سیتش چندر کے دل پر صدمہ ہوا لیکن کچھ جواب نہین دیا۔ دل مین خیال کیا کہ فی الحقیقت شکونی درست کہتا ہی۔ اِس بھید کے پوشیدہ رکھنے کی تو اُمید ہو سکتی ہی۔ لیکن ظاہر کرنے سے ہرگز جان بچنے کی کوئی صورت نہین ہی۔ کچھ عرصہ تک غور کرتے رہے اور پھر کہا "شکونی"! تو مجھسے زیادہ گُناہگار ہے۔ اگرچہ تو وسائل میری شامت اعمال کی مجسّم صورت ہے۔ تاہم میرے مشورہ کی اعانت کے بغیر اور کوئی تدبیر بھی نہین سُوجھتی۔ میری دلیل معقول ہی"

شکونی "مین آپ کے ساتھ دلیل کرتا الّا خیال فرمائیے۔ کِسکو اپنی جان دبال ہے جو بنگالہ کے دیوان کا مخالف بنکر صوبہ دار سے یہ حال پوشیدہ جاکر کہیگا۔" جناب! میری گذارش قابل توجہ ہی۔ جو مقدمہ چھہ سال تک پوشیدہ رہا۔ اَب وہ ہرگز ظاہر نہین ہوگا۔ مین عہد کرتا ہون کہ اگر اِس مقدمہ کو پوشیدہ نرکھون۔ تو پھر آپکے روبرو مُنھ نہ دکھلاؤنگا۔"

سچ ہی۔ اُمید مین نہایت حیرت انگیز تاثیر ہے۔ جس امید کے سبب سے انسان کو انواع واقسام کی راحت اور مسرّت حاصل ہوتی ہی وہی اُمید طرح بطرح کی مصیبت بھی سر پر ڈھاتی ہے سختی کے وقت امید کوئل بنکر دل کو جرأت دلاتی ہی۔ اور ایام راحت مین وہی اُمید تکلیف دہ ہو جاتی ہی۔ اِنسان کے دل مین بھی قدرت نے عجب تاثیر پیدا کی ہے کہ وہ تمنّا کے لالچ مین مُبتلا ہو جاتا ہے مصیبت اور تکلیف کے وقت یا رنج ومحن کی حالت مین راستی اور نیکی کا خوف پیدا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی کہ اُس سے نجات ہوتی ہی رفتہ رفتہ وہ خوف بھی دور ہو جاتا ہے۔ مقام غور ہے کہ ابھی سیتش چندر کے دل پر کسقدر مصیبت کا اندیشہ غالب تھا۔ گناہون سے نفرت اور نیک افعالی سے محبت تھی۔ اِس اثنا مین اُمید نے آکر آہستگی سے کان مین کہہ دیا "ابھی مصیبت

کہان ہی؟ کیون ڈرتے ہو؟ اور اسقدر رنج دل مین کرتے ہو؟"
غرضکہ انھین خیالات کے چکر مین آکر سیتش چندر اُن باتون کو سہو و محو کر بیٹھے۔
اور دل مین غور کرنے لگے کہ اَب کیا ممکن نہین کہ مصیبت سے نجات حاصل ہوسکے۔
معًا ایسا خیال کرتے ہی وہ خوف بھی دل سے جاتا رہا۔ اور اُسی کے ساتھ نیکوکاری کا
دھیان بھی سوا ہو گیا۔ انسان کے دل مین جسقدر صعوبت کا خدشہ طاری ہوتا ہی اگر
اُسی قدر نیک افعال کا بھی ہوتا تو ہرگز دنیا مین اِسقدر رنج و تکلیف برداشت نکرنا پڑتی۔
سیتش چندر کچھ عرصہ تک متامل ہو کر کہنے لگے "شگونی! اَب مین تیری ہی
راے پر حصر کرتا ہون۔ اَب مصیبت کے دور ہونے کی جلد کوئی تدبیر بتلاؤ؟"
شگونی موقع وقت سمجھکر کہنے لگا "وہ کہ جلد ہو خواہ دیر مین لیکن پوشیدہ معاملہ کے
ظاہر ہونے کا کچھ اندیشہ نہ کیجیے۔ اور فرض کیا جاے کہ مصیبت ہی سہی تو بھی آپ
ایسے بزرگ منش مستقل مزاج کو ایسے وقت مین استقلال واجب ہی۔ ملک بنگال مین
آپ کی نیکنامی اور اولوالعزمی کی کون شخص تعریف اور توصیف نہین کرتا ہی؟ کس
شخص کو آپ کے مانند عزت و حشمت ثروت اور شوکت حاصل ہی؟ ایک لڑکی کی
بات پر اِن سب سے کنارہ کشی کرنا ہرگز آپ ایسے بزرگ و ذیجاہ دیوان بنگال کو
زیبا نہین ہی۔ مین آپ کو نصیحت نہین کرسکتا۔ آپ خود غور فرمایئے کہ اِس ملک مین
کسکو ایسی لیاقت ہی کہ آپ کو مشورہ دیسکے؟"
سیتش چندر اِن باتون کا کچھ بھی جواب نہ دیسکے۔ دل مین خیال کرنے لگے
کہ "کیا مین واقعی مجنون تو نہین ہو گیا جو ایک لڑکی کی باتون سے خوف کرنے لگا"۔
ایسا خیال کرتے ہی اُسکو پشیمانی معلوم ہونے لگی۔ شگونی کو اُسکے قیافہ سے دلی کیفیت
معلوم ہو گئی۔ دل مین کہنے لگا "خوب! حضرت ابھی سے شگونی کے نتیجہ سے نجات
چاہتے ہو؟ ابھی کیا ہوا!" اور بظاہر عرض کرنے لگا "دربار مین جو جاسوس

نے بھیجے گئے تھے اُنکا حال کچھ معلوم ہوا ہے یا نہین ؟"
ستیش چندر "کچھ بھی نہین معلوم ہوا۔ اُسی کی تو زیادہ فکر ہو رہی ہی سُنا جاتا ہے کہ سمر سنگھ کی بیوہ رانی کچھ ایسی ویسی نہین ہی۔ تو ڈرمل کے آتے ہی بڑا فساد برپا کریگی"
شکونی "آپ اِسکا کچھ اندیشہ نہ کرین۔ تو ڈرمل کے آنے کے قبل ہی ایسی فکر کیجاویگی کہ سمر سنگھ کے وارثون کی زبان بند ہو جائیگی"
ستیش چندر "تو کیا جاسوس جنہین بھیجے تھے وہ سمر سنگھ کی بیوہ کو نے آئے ہین؟"
شکونی "ابھی تک تو نہین لائے۔ لیکن اُمید ہی کہ جلد کامیابی حاصل ہو"
ستیش چندر "کیون اِسقدر کیون توقف ہوا ؟"
شکونی "مین نے سُنا ہی کہ اُسکو وہ ایک روز پیشتر ہی سے اطلاع ہو گئی۔ اُسی کم بخت بشیشری پگلی نے جا کر ظاہر کر دیا"
ستیش چندر "یہ بدبخت ہمارے سب کامون مین خلل انداز ہوتی ہے اِسکو کیون نہین گرفتار کر منگاتے ؟"
شکونی "کچھ مشکل تو نہین ہی لیکن افسوس یہ ہی کہ اُسکا ٹھیک پتا نہین ملتا معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو فی الحقیقت علم سحر مین مداخلت حاصل ہی۔ اگر یہ نہوتا تو ہم لوگون کی پوشیدہ کارروائیون کو کیونکر دریافت کر سکتی۔ صدہا جاسوس پتا لگاتے ہین لیکن وہ چالاک دستیاب نہین ہوتی"
ستیش چندر "پھر اب کیا فکر کیجائے ؟"
شکونی "آپ خاطر جمع فرما دین تھوڑے ہی روز مین سب کا قصہ تمام ہو جائے گا اب رات بہت کم باقی رہی ہی آپ آرام فرما دین۔ شکونی کے پنجہ سے کوئی جانبر نہین ہو سکتا" یہ کہکر شکونی رخصت ہوا۔ اور چلتے چلتے ستیش چندر کیطرف ایک مرتبہ نظر کر دل مین کہنے لگا کہ "تو بھی تو نہین بچے گا"

ستیش چندر اپنی خوابگاہ مین گئے۔ شام سے پیشتر جو خیالات دل مین پیدا ہوئے تھے اُنکو عوز کرنے سے یعنی عالی خیال بملا کا ملامت کرنا۔ اپنی بزدلی۔ واقعات گذشتہ کا یاد ہونا شکوفی کی تسکین دہی۔ سمر سنگھ کی بیوہ۔ بجلی وعنیرہ وعنیرہ تمام باتین ایک ایک کرکے اُسکے آئینۂ خیال مین نظر آنے لگین کچھ دیر مین آنکھ لگ گئی +

داستان آٹھوین

دغاباز۔ دغاباز

جی مین تھا باغِ جہان مین اپنا دل بہلائینگے
شہرۂ جاہ وحشم آفاق مین پھیلائینگے

دامِ مکر وافترا پھیلا کے مثلِ عنکبوت
صیدِ مطلب بیٹھے بیٹھے ہاتھ مین ہم لائینگے

لذتِ وصلِ صنم کیفیتِ بوس وکنار
عیش خاطرخواہ بیشک کچھ دنون اُٹھائینگے

پر یہ تھا معلوم مطلق ہین یہ سب باطل خیال
بزم دنیا سے فقط ناکام ہی اُٹھ جائینگے

دوسرے روز علی الصباح دیوان ستیش چندر بڑے کروفر سے مونگیر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب لڑکی سے رخصت ہونے کو گئے تو اُسنے عرض کیا کہ "جناب آپ تو تشریف لیے جاتے ہین مجھکو بھی اجازت دیجیے کہ مین مہیشر کے مندر مین جاکر آپ کے حفظ اور اُسن کے واسطے مہادیوجی سے دعا مین مصروف ہون۔ مین تین روز وہان رہونگی"

یہ سُنکر ستیش چندر نے اجازت دی اور روانہ ہوئے۔ اُس لڑکی کی آنکھون سے برابر اشک مسلسل جاری تھے۔ جب وہ چلے گئے۔ اُنکی طرف نگاہ کرکے دل مین کہنے لگی کہ "اِس دنیا مین آپ کی ذات کے سوا آپ کوئی بھی میرا نہین ہے۔ آپ کی عنیر موجودگی مین یہ دنیا میرے نزدیک ویرانۂ وحشت انگیز ہے۔ پرمیشر

آپ کا حامی و مددگار ہو اور آپ کو توفیق نیک عطا کرے - آپ بنفس خود فی الواقع نیک ہین لیکن افسوس شکونی سے اور آپ سے ایسی نحس ساعت مین ربط و ضبط ہوا ہے کہ پرمیشر خیر کرے ،،

شکونی نے رخصت ہوتے وقت سیتش چندر سے یہ عرض کیا " آپ تشریف لیچلین - ہین سمر سنگھ کی بیوہ کو کسی مقام محفوظ مین بحراست سپرد کرکے اور دیگر ضروری کامونکو انصرام کرکے عقب سے عنقریب حاضر ہونگا -

سیتش چندر نے کہا " جیسا مناسب سمجھو وہ کرو - مین تمھارے ہی اعتماد پر ہون ،،

شکونی نے کہا کہ " غلام حتی الوسع آپ کی خیر خواہی اور خدمتگذاری مین قاصر نہو گا ،،

جب سیتش چندر روانہ ہوئے شکونی نے دل مین کہا کہ میری طبیعت کی رسائی اور عقل کی تیزی مین کون ہمسر ہے - عنقریب نتیجہ ظاہر ہوگا - اب توقف نہین ہے ،،

واضح ہو کہ یہ شخص آٹھ سال سے سیتش چندر کا مشیر کار ہے - پہلے پہل جب وہ سیتش چندر کی خدمت مین آیا تھا - اُسکی عمر بیس سال اور سیتش چندر کی عمر ۱۴ سال کی تھی - شکونی دیکھنے مین ایک خوشرو جوان تھا - ایام طفولیت سے اُسنے سیتش چندر کے یہان پرورش پائی تھی - کیونکہ اول تو برہمن کا لڑکا دوسرے لاوارث سیتش چندر نے جس روز سے اُسکو اپنے یہان رکھا تھا گویا بچہ مار سیاہ پالا تھا - اُس تیز طبیعت نے رفتہ رفتہ سیتش چندر کے دلی خیالات پر آگاہی حاصل کی - اور اُسکی مذموم ہوا و ہوس دنیاوی سے باہر ہوگیا - اور روز بروز اُس آتش سوزان کو مشتعل کرتے لگا - یہان تک کہ اُسکی اشتعالک سے وہ آگ دو چند بھڑک اُٹھی - اور اُسکا شعلہ جوالہ آسمان تک

جا پہنچا - اور اُسی نشہ مین مخمور ہوکر سیتش چندر عقل سے خارج ہوگیا - نیک و بد کی تمیز اُسکی طبیعت سے جاتی رہی - اور اُسکی عقل کی آنکھ پر پردہ پڑگیا - شکونی کو موقع ملا - کیونکہ اندھے کو پُرخطر راہ مین لیجانا مشکل نہین ہی - نیک صلاح کے بالعوض اُسکو خیالات فاسد کی طرف مائل کیا - راہ راست سے منحرف کرکے راہ بد کی طرف لیگیا - آخر کو ایسی دلدل مین جا پھنسا یا کہ جہان سے نجات پانا قدرتِ انسانی سے بعید تھا - اُسوقت سیتش چندر کی آنکھ کھلی - اور بتدریج طبیعت مین وہم پیدا ہونے لگا - الّا پھر تو بجز افسوس کرنے کے کوئی تدبیر باقی نہین رہی تھی -

شکونی کی مُراد حاصل ہوئی اور اپنے آقا کو سب طرح اپنے قبضہ مین کرلیا - شکونی جس زمانہ مین سیتش چندر کے یہان آیا تھا اُسکے تھوڑے ہی روز بعد وہ اُسکی ذکاوتِ طبع سے واقف ہوگئے تھے - اُسکے عجز اور حُسنِ خدمت سے وہ رضامند تھے - اُسکی مصلحت اندیشی سے وہ بہت خوش رہتے تھے روز بروز اُسپر نظرِ عنایت و کرم زیادہ ہوتی جاتی تھی - یہانتک کہ اُسکو اپنے لڑکے کے مانند عزیز رکھتے تھے - گاہے اُسکو متبنّے فرزند بنانے کی خواہش کرتے - اور گاہ داماد بنانے کا ارادہ کرتے تھے - یہ خیال کرکے کہ ایک بیکس برہمن سے لڑکی کی شادی کردینا خلاف اپنی شان و شوکت کے ہے اُسکو داماد نہین بنایا - رفتہ رفتہ لڑکی کی عمر زیادہ ہوگئی لیکن اشرافون کے خاندان مین لڑکی کی عمر زیادہ ہوجانے سے کچھ مضائقہ نہین ہوتا سیتش چندر کو بوجہ فوت ہوجانے زوجہ کے لڑکی سے خصوصًا زیادہ محبت ہوگئی تھی - اِس خیال سے کہ شادی ہوجانے پر لڑکی اپنی سُسرال چلی جائیگی - اور ہمارا مکان سنسان ہوجائیگا - لہذا آخر کو یہی صلاح مستحکم رہی کہ شکونی کے ساتھ شادی کرکے اُسکو اپنے یہان رکھین - بالآخر جب گناہ کی دلدل مین پھنسکر اُسکی آنکھین کھُلین تو یہ عہد ترک کردیا -

گناہ ایک ایسی متنفر شئے ہے کہ ایک گناہگار دوسرے گناہگار کو نہین دیکھ سکتا!!

اُب تو شکوُنی سیتش چندر کی نظر مین مثل خار کے خلش کرنے لگا عالی خیال نیک خصال لڑکی بذوات گناہگار شکونی کے ہاتھ لگے گی۔ یہ خیال باعث ملال خاطر معلوم ہونے لگا۔ دل مین عوز کرنے لگے کہ مین تو گناہگار ہی ہون۔ اِلّا گناہ کی بھی تو کوئی حد ہے۔ اگرچہ مین نے نیک خصال سمر سنگھ کی ہلاکت کا گناہ کیا۔ الّا اپنی قرۃ العین بملا کو مبتلاے عذاب نہین کرسکتا میرے مقدر مین جو کچھ ہونا ہو وہ ہو۔ مگر بملا ہرگز راہ نیک کو ترک نہ کریگی۔ سیتش چندر یہی باتین سوچا کرتے تھے مگر شکونی سے کچھ کہہ نہین سکتے تھے۔ کیونکہ یہ خوف تھا کہ ایسا نہو یہ جا کر کہین صوبہ دار سے پوست کندہ سب حال کہہ دے کہ جان کا بچنا مشکل ہو جاوے۔

اسوقت شکونی چتر بنیشتت قلعہ کے ایک وسیع کمرے مین تنہا ٹہل رہا تھا۔ اور چارون طرف کے مزروعہ کھیت جو تموج ہوا سے لہراتے تھے دیکھ رہا تھا۔ نیچے کیطرف دریاے جمن موج زنی کرتا ہوا روان تھا۔ کبھی کبھی قلعہ کے اندرونی محل کیطرف بھی اُسکی نگاہ جاتی تھی۔ اور اُسکے چہرہ پر آثار مسرت نظر آتے تھے۔ خود غرض لوگونکو حصول مقصد مین جیسی کچھ شادمانی ہوتی ہو ویسے ہی آثار اُسکے چہرہ پر نمودار تھے۔ دل مین خیال کرتا تھا کہ "یہ وسیع زمینداری یہ قلعۂ معلی اور خاص محل کی رہنے والی سترہ سالہ حسین معشوقہ بہت جلد نئے مالک کے قبضہ مین آویگی۔ سمر سنگھ اور سیتش چندر کی جو رعایا تھی وہ اب عنقریب شکونی کا نام لیا کرے گی۔ دریاے جمنا جو قلعہ کی پابوسی کرتا ہوا روان ہے اب شکونی کے اقبال مندی کی توصیف کریگا۔ اور بملا تو مجھسے نفرت کرتی تھی لیکن اب وہ زمانہ آگیا۔ اب خواہ رضامند ہو یا ناراض بہر حال مجھکو خاوند کرکے ماننا ہی پڑیگا۔ اور باوجود اِس عظمت و شوکت کے اگر پھر بھی اُلفت نہ کرے گی تو مثل پروانہ کے تجھکو پامال کرکے پھینک دونگا۔ مین عشق کی وجہ سے کچھ تجھسے شادی نہین کرنا چاہتا ہون۔ عشق بازی

تو لڑکوں کا کھیل ہے اور نہ تیرے حسن اور ملاحت ہی پر فریفتہ ہو کر تیرے ساتھ عقد کرنا پسند کرتا ہون - میرے نزدیک حسن و ملاحت دونوں کی کچھ توقیر نہین ہے اور اگر ہو بھی تو کیا راجاؤن کے یہان موتیون کا قحط ہے -؟ پھر کیون نہو ؟-

ستیش چندر با- دیکھو آج تمکو ملک الموت کے حوالہ کرتا ہون اِسقدر جاسوس مقرر کیے ہین کہ اب یقیناً کل حال افشا ہو جائے گا - اور شکون کا الزام بھی تمھارے ہی سر عائد ہو گا پھر ؟- ستیش چندر کے بعد اُسکا داماد عہدے مین اُسی عہدہ پر سرفراز ہو نگا - ذکی الطبع شخصون کی ہمیشہ کامیابی ہی ہوتی ہے ،،

الغرض اسی طرح غور و فکر کرتے کرتے شکون نے دیکھا کہ بملا ابھی تک محل کی کھڑکی پر بیٹھی ہی - اگرچہ ستیش چندر کو عرصہ ہوا کہ جا چکے ہین - لیکن وہ اُسی طرف نظر کر رہی تھی - روتے روتے اُسکے نورانی چہرہ پر اُداسی چھا گئی - آنکھین اشک آلود اور ہونٹھ کانپ رہے ہین - کثرت غم سے سینہ فگار ہے ڈوپٹہ آنسوؤن سے تر ہی - بملا کا وہ قد بالا کثرت رنج و محن سے اور بھی کشیدہ نظر آتا تھا - وہ پاکیزہ اور خوشنما چہرہ اور بھی زیادہ ارغوانی ہو گیا تھا -

یہ دیکھکر شکون بھی بیرونی دالان کے دریچہ پر کھڑے ہو کر اشک افشانی کرنے لگا - گویا غم کی کچھ انتہا نہ تھی - اور آنسو مسلسل جاری ہو رہے تھے - بملا نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ شکون کھڑا ہے - فوراً غصہ سے ابرو چڑھا کر وہان سے اُٹھ گئی - شکون کا پہلا وار جو اُسنے بملا کی دل شیفتگی کے واسطے کیا تھا خالی گیا ✥

داستان نوین

معتقد ۔ معتقد

گئے معبد مین ہم دعا کے لیے
تاکہ ہو جی کی آرزو حاصل
لڑ گئی ایک خوبرو سے نگاہ
ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ

مضطرب دل کے مدعا کے لیے
گُل مقصد سے رنگ و بو حاصل
آنکھ لڑتے ہی دل سے نکلی آہ
صبر رخصت ہوا اک آہ کی ساتھ

چُتر بلیشِٹ قلعہ سے پانچ سات کوس کے فاصلہ پر دریاے اچامتی کے کنارے مہیشر کا مندر واقع تھا۔ شام کے وقت کملا ڈولی پر سوار ہو کر اُس مندر کو روانہ ہوئی۔ اُسکی ہمراہی مین کئی ایک ضعیف عورتین اور چند خدمتگار اور پرستار بھی تھین۔ یعنی دیوان بنگال کی ایک عزیز لڑکی کو جسطرح جانا چاہیے کملا اُسیطرح روانہ ہوئی۔ اگرچہ اُسکی یہی خواہش تھی کہ صرف دو چار ضعیف عورتون کو ساتھ لیکر عام طریقہ سے مندر کو جاوے۔ لیکن اُسکے والد کی اجازت اِسطرح پر نہ تھی۔ مہیشر کا مندر ایک عظیم الشان مقام تھا۔ امصار بعیدہ سے لوگ اِس مقام کی زیارت کو آتے تھے ضعیف عورتین بخواہش خیریت اولاد۔ اور جوان عورتین بہ تمناے ولادت فرزند مریض لوگ باُمید حصول صحت۔ دلاوران بغرض کامیابی و فتح و نصرت اور بخیلان بطمع کثرت مال۔ طالبعلمان بہ مراد کامیابی علوم۔ علی ہذا ہر ایک حاجتمند مختلف ملکون سے اپنی اپنی مراد کے استحصال کے واسطے مہیشر کے درشن کرنیکو آتے تھے۔ اِس مُقدس مقام پر بہت سی دولت بھی فراہم ہو گئی تھی اور مکانات اور مندر کی تعمیر بھی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تھی مہیشر کا مندر عین وسط مین

واقع تھا۔ اور اُسکے چارون طرف نہایت خوشنما اور پاکیزہ مکانات احاطہ کے طور پر بنے تھے۔ جاتری لوگ انھین مکانات مین قیام کیا کرتے تھے۔ اور اُن لوگون سے جو کچھ آمدنی ہوتی تھی۔ وہ اِس مندر کے خیرات خانہ مین صرف ہوتی تھی۔ یہ مکان نہایت وسیع اور دائرہ نما بنا تھا۔ درمیانی صحن اُسکا بہت کشادہ تھا۔ اُسی صحن مین مہیشر کا مندر واقع تھا۔ مندر مین داخل ہونے کو چارون طرف چار عالیشان دروازے بنے تھے۔ گاڑی اور پالکی وغیرہ سواریان انھین دروازون کی حد تک جاسکتی تھین۔ اِن دروازون کے اندر داخل ہوتے ہی دولتمندون اور تونگرون کو اپنی بزرگی کا فخر باقی نہین رہتا تھا۔ راجا اور رعیّت امیر اور غریب خانہ دار اور سنیاسی سب کا ایک ہی درجہ تھا۔ کیونکہ راہ حق مین کیا اعلیٰ کیا ادنیٰ کیا غنی کیا مفلس سب کا درجہ برابر ہے۔ ہر چند کہ صحن اندرونی نہایت وسیع تھا۔ تاہم بعض اوقات اِسقدر جاتری فراہم ہوجاتے تھے کہ نہایت کشمکش ہوجاتی تھی اُس مقام پر صرف جاتریون ہی کا ہجوم نہوتا تھا۔ بلکہ مختلف دوکاندار مثل کھلونا فروش زیور فروش۔ حلوائی۔ بزاز۔ سوداگر۔ وغیرہ بکثرت میلے مین آکر فراہم ہوتے تھے۔ اِس مُقدّس مندر مین عورتین مردون کے سامنے حجاب نہین کرتی تھین۔ اور وہان پردہ دستورات قومی کا بھی کچھ عملدرآمد نہ تھا۔ الحاصل بملا کسی قدر رات گذرے اِس مقام پر داخل ہوئی۔ اور قریب آدھی رات کے کھانے پینے سے فراغت پائی۔ اُسکے ہمراہیون نے اُسی رات کو شیو پوجن کرنے سے اُسے ممانعت کی۔ لیکن اُسکا دل توکمال تشویش مین تھا۔ اُسنے کہا کہ مین بغیر پوجن کرنے کے نہین سو سکتی ہون۔ بالفرض اگر پوجن نہ کرونگی تو مجھکو نیند نہ آویگی یہ کہکر بملا آہستہ آہستہ مندر کیطرف روانہ ہوئی۔ چاندنی نکل آئی تھی۔ مہیشر کا مندر اُس مصفا چاندنی مین نہایت سفید اور نیلگون آسمان کے نیچے ایک تصویر سا جلوہ نما تھا۔

سنگ مرمر کے مکانات جو چارون طرف گرداگرد احاطہ کے بنے تھے عجیب کیفیت دکھلاتے تھے - اور ہزارون چراغ جو جاتریون نے اپنے قیام گاہ مین روشن کیے تھے مثل کواکب آسمان نمودار تھے وسط کا صحن اُسوقت خالی پڑا تھا - اور جابجا درختون پر جوق جوق جگنو چمک رہے تھے - ہوائے سرد آہستہ آہستہ چل رہی تھی - اور جھاؤ کے درختون کی آواز جو ہوا کی تحریک سے ہو رہی تھی مثل امواج سمندر گوش زد ہوتی تھی - ہر چہار طرف ایک عالم سنسان تھا صرف گاہ گاہے آواز بُوم سُنائی دیتی تھی - اِسکے علاوہ فاصلۂ بعید کے کھیتون سے رہ رہ کر مادہ گاودن کی "ہونکار" یا سکنا و مواضع کی ترانہ سنجی کی شیرین آواز ہوا کی روانی سے سامعہ تک پہونچتی تھی ایسے عالم سکوت مین اُس مقام پر آواز نغمہ دیہات متصلہ کی نہایت ہی دلفریب معلوم ہوتی تھی -

الغرض ایسے سنسان اور سکوت کے راستہ مین چلتے چلتے بملا کے دل کو بھی فی الجملہ کچھ تسکین ہوئی - اور تفکر اور تشویش سے کچھ مخلصی نظر آئی -

قدرتی شگون دیکھکر اُسکے دل مین بھی آثار تسکین پیدا ہونے لگے اُس مندر مین علی الصباح آدمیون کا ہجوم کم رہتا تھا - لیکن دوپہر کے وقت اسقدر کثرت ہوتی اور شور و غل ہوتا تھا کہ بیان سے باہر ہے - اور پھر شام ہوتے ہوتے وہ ہجوم بتدریج کم ہو جاتا تھا اور رات کو بالکل سنسان اور سکوت کا عالم نظر آتا تھا - بملا غور کرنے لگی کہ بعینہٖ لوگون کی زندگی کی بھی یہی کیفیت ہے لڑکپن مین تو خواہشات بدرجۂ اوسط ہوتی ہین اور عالم شباب مین نہایت عروج پر اور قوی نظر آتی ہین - پھر پیرانہ سالی مین وہ جوش و خروش کم ہونے لگتا ہے - پھر اِس غفلت کا کیا سبب ہی؟ اور کیون اسقدر نخوت اور خود ہی وچالاکی اور شرارت کا بازار گرم ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ اِسقدر غضب اور طمع اور حرص دنیا مین فرقۂ انسان

کے درمیان پانی حایل ہی؟ ایشر کی قدرت کون جان سکتا ہے؟ جو پروانہ کہ ایک چشم زدن مین جلکر خاک ہوجاتا ہے وہ فلک پر پرواز کرنے کی خواہش کیون کرتا ہے؟ یا جو قطرۂ شبنم کہ انسان کے قدم کے نیچے پڑکر معدوم ہوجاتا ہی یا آفتاب کی شعاع سے خشک ہوجاتا ہے اُسمین کیون اسقدر نور نظر آتا ہی؟-

بملا اِنھین خیالات مین محو تھی کہ اِسی عرصہ مین نصف شب کے گجر کی آواز کان مین پہونچی- وہ آواز تمام اطراف مین پھیل گئی اور ہنوز ساکن نہ ہوئی تھی کہ آدھی رات کے خواب کی پرستش کا آغاز اُس مندر مین ہونے لگا- اور سناجاتی بھجن شروع ہوئے نغمہ پرداز جسقدر رکھبہ- گندھار وغیرہ سات سُر سے راگ گاتے تھے اُسی قدر سامعین حق پرست کے دل پر تاثیر درد پیدا ہوتی تھی- بملانے مندر کی طرف نظر کی تومعلوم ہوا کہ گویا اُسکا کنگرہ فلک فرسائی کے واسطے سرکشیدہ کھڑا ہے- الغرض ارباب نغمہ کے ساتھ اُسنے بھی آواز ملاکر بیخود ہوکر سناجاتی بھجن گانا شروع کیے- اُسوقت اُسکا کاسۂ دل آب زلال محبت و سرور سے لبریز ہوگیا فی الحقیقت یہی حق پرستی ہے کچھ گلا پھاڑ پھاڑ کر ایشر کا نام لینا داخل عبادت نہین ہی قدرتی نیرنگیان دیکھکر خالص پاک خیال مین مستغرق ہوکر اگر دل مین جوش محبت اور سُرور کی تاثیر پیدا ہو تو اُسی کا نام روحانی پرستش ہے- اور جب اُس سے دل کو تسکین پیدا ہو تو اُسی کو روحانی آسایش کہتے ہین-

بملا فوراً مندر مین داخل ہوئی- تو کیا نظر آیا کہ ایک طرف گانے بجانے والے بیٹھے ہوئے بھجن گارہے ہن- اِلّا عابدانِ راست کردار کو جو لطف و حظ اُس نغمہ سے ملتا تھا وہ گانے والون کو کب میسر ہوسکتا ہی؟ ایک سمت کنیزان ماہ پیکر رقص کر رہی تھین- اِلّا وہ خلوص عقیدت سے رقص مین مصروف تھین؟ ہرگز نہین-

بالآخر بملا مقام پرستش پر پہونچی - یہ مقام "شیو مورت" کے قریب ہی تھا - وہین پر پوجاری لوگ جمع ہوتے تھے - مگر جسوقت بملا پہونچی اُسوقت وہ جگہ خالی تھی - اور اگر کوئی دو ایک تھے بھی تو وہ اپنے دھیان گیان مین مصروف تھے - اُس عرصہ مین وہان کے مہنت چندرشیکھر ایک قریب کے گانوٗن کو تشریف لے گئے تھے - الغرض بملا پوجا کرنے مین مصروف ہوئی - تقریباً ایک پہر کامل پوجا کرنے مین صرف ہوا - آنکھ بند کرکے یکسوئی طبیعت سے وہ عبادت مین مصروف ہوئی اُسکے پاک مقاصد کے آثار اُسکے چہرہ پر نمایان تھے نہ تو اُسکی مان تھی نہ بھائی نہ بہن نہ شوہر نہ دوست کوئی بھی نہ تھا - صرف ایک والد کی ذات اُسکی محبت کی مرکز اور اُسکی دلجوئی کا ایک ذریعہ تھی - وہی اُسکی حقیقی شفیق اور وہی ایک دیوتا قابل پرستش تھی -

الغرض بملا کی محبت اور وفا کا دریاے ناپیداکنار اور چشمۂ عقیدت اور ارادت بیشمار اُسی ایک مدخل کی طرف رواں دواں ہوا - کیونکہ والد ہی کے رنج سے اُسکو رنج - خوشی سے اُسکو راحت اور اُنکی مصیبت سے اُسکو تکلیف اور اُنھین کی ذات فیض سمات سے اُسکو اُمید تھی - یعنی بملا کی زندگانی کا لطف دحظ والد کی حیات سے وابستہ تھا - اُسی کی خیر و عافیت کے لیے دعائین کرتے کرتے بملا کا دروازۂ قلب کشادہ ہوگیا - اور آب زلال راستی اور حق پرستی سے لبریز نظر آیا - "اوپاسنا" ختم کرکے نہایت عجز سے شری مہادیوجی کی ڈنڈوت کی - بعدہٗ دست بستہ کھڑی ہوگئی - اُسوقت مین اُسکا صفحۂ دل نقوش افکار سے عاری اور طبیعت بحالت سکون تھی - بعد ازآن بملا بنظر اشتیاق و حیرت ہر چہار طرف مندر کے نظر کرنے لگی "شیو مورت" کی طرف دیکھا کہ بالکل طلائی زیورات سے آراستہ ہی - اور جا بجا پھولون کا انبار لگا ہی - چونکہ مدت مدید کے بعد اِس مرتبہ یہان آنے کا اتفاق ہوا تھا بدینوجہ ہر ایک شے نئی نظر آتی تھی - کبھی تو خوش قطع اور وسیع

بالاخانہ پر اُسکی نظر جاتی تھی - اور کبھی مطلاً اور مشجّر اور پھولون سے آراستہ ستونون کی قطار کو دیکھکر متحیر ہوتی تھی - اور گاہے اُن تصاویر دلاویز کو جو ہاتھی دانت سے دیوارون پر بنی تھین اور جن پر طلائی اور نقرئی گلکاری کا کام نہایت خوشنما بنا تھا دیکھکر فریفتہ ہو جاتی تھی - الغرض اسی طرح ہر چار طرف پھر پھر کر اُس مندر کی زیب و زینت دیکھتی تھی - اور اگر کوئی واقف کار ملجاتا تھا تو اُس سے اُس دیواستھان کے حالات دریافت کرتی - اُسوقت وہان پر آدمیون کی کثرت تو تھی ہی نہین بدینوجہ اُسکی تفریح طبع اور حصول انبساط مین کچھ خلل نہ واقع ہوا - اِس اثناء مین اُسکی نظر ایک گوشہ کی طرف پڑی تو دیکھا کہ ایک نوجوان پوجاری شخص پڑا سو رہا ہے اُسکے منظر حسن و جمال کو دیکھکر حیرت مین ہو گئی - اُسکا چہرہ دیکھتے ہی یہ شعر زبان پر آیا ؎

جبین پہ قشقہ ہے مہ جبین کے تو پاس ابرو کے خال بھی ہے +	
سپہر خوبی پہ ماہ بھی ہے سُہیل بھی ہے ہلال بھی ہے +	

اور مشتاقانہ نگاہ سے اُسطرف نظارہ کرنے لگی -

اُس نوجوان کی پیشانی مصفا اور کشادہ تو تھی لیکن حالت خواب مین بھی کسی سخت تشویش یا مستقل معاہدہ کے سبب پُر شکن نظر آتی تھی - دونون آنکھین اُسکی بند تھین اور چہرہ کی رونق ایک لطافت اور شجاعت کو ظاہر کرتی تھی - دونون کاندھے بلند اور سینہ پر رشتۂ زنّار مزیّن تھا - ہر دو بازو فراخ اور قوی تھے - اُسکا سراپا حسن و جمال کو دیکھکر بملا کو یقین ہوا کہ یہ کوئی صاحب شجاعت ہی سپاہیانہ پیشہ اختیار کرکے دور دیس کو جاتا ہی - اثناء راہ مین مندر دیکھکر درشن کیواسطے چلا آیا ہی سفر کی ماندگی یا کسی عمدہ فرودگاہ کے نظر نہ آنے سے اِس مقام پر سو رہا ہی - بملا بھی بصورت زنانہ خصلت مردانہ رکھتی تھی - لہذا نوجوان کی دلیرانہ شکل دیکھکر اُسکی سنان محبّت سے دل ریش ہو گئی - لاکیون اِسطرح اُسکی طبیعت مائل ہوئی کچھ خیال مین نہ آیا جتنی مرتبہ اُس

جوان کی طرف دیکھتی تھی۔ اُتنی ہی زیادہ خواہش دیدار پیدا ہوتی تھی۔ بدن بحیس و حرکت ہوگیا اور تصویر وار اُسی جانب نگاہ کرنے لگی۔ اور دل مین کہا ؎

اِدھر مژہ نے لگائی برچھی اُدھر نگاہوں نے تیر مارے
شکست دی فوج صبر دل کو عبث یہ آنکھیں لڑا لڑا کر

سچ ہے ؎ نئی بات کا لطف پانا غضب ہے * پہلے پہل دل لگانا غضب *

حضرات ناظرین! کیا آپ کو کبھی اولین دیدار مین کسی ماہ لقا سے عشق پیدا ہوا ہی؟ کبھی کسی دلربا کو دیکھکر ناوک عشق جگردوز لگا ہی؟ کبھی آپ کا دل کسی آہو چشم کے دام محبت مین گرفتار ہوا ہے؟ یا گاہے کسی مخمورہ بادہ عشق و حُسن کو نظارہ کرکے آپ کی طبیعت از خود رفتہ ہوئی ہے؟ اگر ایسا اتفاق ہوا ہے تو بملا کی کیفیت قلبی آپ کسیقدر قیاس فرما سکتے ہین ۔ ہمکو تو پرمیشر نے ایسا موقع کبھی نہین دیا۔ لہذا ہم اُسکی کیفیت دلی کچھ تصور نہین کرسکتے ۔ ہمکو تو وہ نادان لڑکی ہی نظر آتی ہی۔

الغرض جوان خواب سے بیدار ہوا۔ آنکھ کھول کر نظر کی تو دیکھا کہ سامنے ایک بے نظیر حُسن و ملاحت کی نورانی طلائی مورت کھڑی ہی۔

کمان ابرو نگہ جادو قیامت قد بالا ہی
غضب چتون ستم مکھڑا بدن سانچے مین ڈھالا ہے

دونون کی چار چشم ہوتے ہی بملا کو کچھ خیال پیدا ہوا۔ اور اجنبی شخص سے نظر بچانے کے واسطے شرم سے سر جھکا لیا اور آہستہ آہستہ مندر سے باہر چلی گئی۔

صبح ہوگئی۔ اور فجر کی اولین شعاع بملا کے رُخ انور پر پڑی لوگ اِدھر اُدھر آنے جانے مین مصروف ہوئے۔ بملا کو کبھی ایسا اتفاق تو ہوا ہی نہ تھا کہ وہ آدمیون مین پیدل چلتی پھرتی بدینوجہ وہ اپنے بدن کو چھپاتی ہوئی نہایت سبکی رفتار سے اپنی فرودگاہ کی طرف چلی۔ اگر عورتین پوچھین گی کہ اِتنی دیر تک کیا کرتی رہی تو کیا جواب دونگی۔ کیا اوسی تک شیو پوجن ہی کرتی رہی؟ اسی قسم کے مختلف خیالات

بملا کے دل مین پیدا ہونے لگے - یہ دلیر مرد کون شخص ہے؟ کس غرض کیواسطے تمام رات پرستش کرتا رہا؟ ایسے صاحب حشمت کو کون سی آفت مصیبت درپیش ہوئی؟ کیا مین اُسکے ساتھ کچھ سلوک نہین کرسکتی؟ ثروت وحشمت وریاست وغیرہ میرے کسی چیز کی کمی نہین ہی - تو کیا مین کچھ اُسکی اعانت کرسکتی ہون؟ اِس موقع پر عقل نے اُسے جواب دیا کہ ”اے بیوقوف! یہ شخص تیرا کون ہے جو تو اُسکی امداد پر آمادہ ہی؟ اسکا جواب بملا کچھ بھی نہ دیسکی - اور اُسیوقت فکر وتشویش کو دل سے دور کیا - تھوڑی دیر بعد غور کرنے لگی - اِسکا مکان کہان ہی؟ اور کس کا لڑکا ہے؟ - کیا اُسکی شادی ہوگئی ہی؟ پھر عقل نے جواب دیا کہ ”خواہ شادی ہوئی ہی یا نہین تجھکو کیا مطلب ہی؟“ اِس سوال کا جواب بھی بملا نہ دیسکی - اگر بملا اپنی خواہش دل سے واقف ہوتی اور جواب دیسکتی تو یہی کہتی کہ وہ تو اب ہماری جان کا ایک جزو اور زیست کا ایک ذریعہ ہے ÷

داستان دسوین

مونس - مونس

پڑی ہے جب سے نظر صنم پر گیا ہے صبر و قرار سارا
نہ لطف دُنیا نہ خوف عقبےٰ ہوا ہے دل مضطرب ہمارا
کہا یہ ہر چند مین نے دل سے کہ اب نہ دلبر کی یاد کرنا
یہ روگ الفت بہت بڑا ہے عدو ہے انسان کا آشکارا
کہا تب اُسنے معاف کیجے نہین ہے کچھ اختیار صاحب
میرے مقدر مین ہے مصیبت مشیّت حق سے کیا ہے چارا

تمام شب کی بیداری کے بعد بملا اپنے قیامگاہ مین جاکر لیٹ رہی - لیکن دن بھر

قرار واقعی نیند نہین آئی آنکھ لگتے ہی مختلف اقسام کے خواب نظر آنے لگے ۔ وہی دیو مندر وہی چاندنی رات ۔ وہی آواز نغمہ ۔ وہی پوجاری لوگ ۔ وہی نوجوان ۔ علی ہذا القیاس جو جو چیزین رات کو دیکھی تھین عالم خواب مین بھی نظر آنے لگین ۔ آخری خواب جو اُسنے دیکھا نہایت وحشت ناک تھا ۔ یعنی ایسا معلوم ہوا کہ وہ پوجن کر رہی ہے ۔ اِلّا جو پھول کہ مہیشر کے قدم پر چڑھانا چاہتی ہے اُنکو مگر وہوشج ۱؎ کے قدمون پر چڑھا رہی ہے ۔ جتنے مرتبہ مہیشر کے قدم چھونے کا اِرادہ کرتی ہے اُتنے ہی کندرپ ۲؎ کے قدم پر ہاتھ پڑتا ہے ۔ کسی نوع سے مہیشر کی پرستش کرنے نہین پاتی ۔ یہ دیکھکر مہیشر کو غصہ ہوا ۔ اور حکم دیا کہ " اِس عورت کا دل گناہ کی ظلمت سے تاریک ہو رہا ہے اِسکا دل چاک کر ڈالو " اور اُسیوقت اُس اجنبی جوان نے شمشیر آبدار سے اُسکا دل نکال کر پارہ پارہ کر ڈالا اور دور پھینک دیا ۔

بملا فوراً اچیح پڑی ۔ اُٹھکر دیکھا تو مکان مین دھوپ پھیل رہی ہی ۔ صحن مکان مین لوگون کا مجمع ہو گیا ہے اور چار و نطرف آدمیون کی کثرت سے شور ہو رہا ہے ۔ بوجہ شب بیداری کے آنکھون مین تاریکی سی چھا گئی تھی ۔ اور خواب کی تاثیر سے چہرے پر سفیدی آگئی اور گلو اور سینہ پسینہ سے عرق عرق ہے ۔ بملا نے پیشتر اپنے پریشان بالون کو درست کیا ۔ اور پھر بستر سے اُٹھ کھڑی ہوئی دل مین خیال کرنے لگی کہ " گناہ کی سزا مناسب ملی " ۔

وہی کہاوت ہوئی " آئے تھے ہر بھجن کو اوٹن لگے کپاس " یعنی مکان سے تو اِس غرض سے آئے تھے کہ والد کے حق مین دعاے خیر مین مصروف ہون ۔ لیکن یہان آکر ایک اجنبی شخص کی فکر نے آگھیرا ۔ اِسی وجہ سے یہ نامرغوب خواب نظر آیا ۔ مین اَب اِس خیال کا تعلق ہی چھوڑ دونگی ۔ یہانتک کہ اِسکا نام و نشان

۱؎ عشق کا دیوتا " ۲؎ عشق کا دیوتا "

بھی دل مین نہ رکھونگی"، یہ کہکر باہر چلی گئی۔

اُس روز تمام دن بملا نہایت مکدّر خاطر رہی۔خواب کی تشویش ہر بار دلکو پریشان کرتی تھی۔یہ خیال کرتی تھی کہ اگر مین گناہگار ہون تو اُس نیک خصال نے کیون میرا دل پارہ پارہ کیا؟ اِلّا اِسکا باعث کچھ بھی قیاس مین نہین آتا تھا۔اور کوئی شخص اِس قسم کا ساتھ مین بھی نہ تھا جس سے اپنا راز دل ظاہر کرتی الغرض اُسکا نتیجہ کچھ بھی خیال مین نہین آتا تھا۔شام کے وقت بملا پھر پوجن کرنے کو گئی۔اگرچہ تمام روز اُسکی طبیعت مضمحل اور سُست رہی۔لیکن پوجن کے وقت کچھ استقلال طبیعت پیدا ہوا اور وہ چند عقیدت سے مہیشر کی عبادت مین مصروف ہوئی پہلے تو والد ماجد کی خیر و عافیت کے لیے استدعا کی۔بعدہٗ اپنے گناہ کی معافی کیواسطے ملتجی ہوئی۔بملا کو مہیشر سے کمال اعتقاد تھا پرستش کرتے کرتے آنکھون سے اشک عقیدت جاری ہوگئے۔آخر کو نہایت عجز سے ڈنڈوت کرکے باہر نکلی۔اُسوقت پھر اُس اجنبی جوان پر یکایک نظر پڑی۔لیکن بہ نسبت اوّل مرتبہ کے اِس دفعہ دل کو مضبوط رکھا۔تھوڑی دیر تک اُسکی طرف نظارہ کرکے مندر سے باہر چلی گئی۔اِس جوان کو یقیناً یہ بات ثابت ہوئی کہ دیو مندر مین بھی بدکار عورتین دام محبّت پھیلانیکو آیا کرتی ہین لیکن بملا کی صورت سے اِس بات کا شُبہہ نہین ہوتا تھا۔الغرض اُسنے اپنے دل مین تصوّر کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسکو مجھسے کچھ کہنا ہے لیکن حجاب سے کہہ نہین سکتی پہلے تو یہ دل مین آیا کہ چلکر اُس سے دریافت کیجیے۔الّا اوّلاً تو ایک غیر عورت دوسرے نوجوان۔کس طرح اُس سے گفتگو کرسکتے تھے۔بعدہٗ دو روز کی باتون کا خیال کرکے تصوّر کیا کہ "اگر مین کچھ نہ کہونگا تو بات ہی پوشیدہ رہجائیگی۔اور شاید یہ عورت جس مقصد سے مندر مین آئی تھی وہ حاصل ہی نہو گا"، آہستہ آہستہ بملا کے نزدیک جاکر کہنے لگا "رانی! مین تمسے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہون۔قصور معاف ہو تو عرض کرون؟ مجھکو

ثابت ہوتا ہے کہ تم مجھسے کچھ کہنا چاہتی ہو۔ اگر فی الحقیقت ایسا ہو تو کہو،،

اُس نوجوان کی شیریں گفتار سُنکر صبح کو تو یہ اور شام کی مستقل مزاجی یکقلم جاتی رہی۔ بدن کانپنے لگا۔ سر جھکا کر ٹھٹک رہی۔ جب اُس نوجوان نے دیکھا کہ بملا کھڑی تو رہی لیکن کچھ جواب نہیں دیتی۔ پھر کہا ”تم کہو میں سُنتا ہوں اور یہاں پر کوئی نہیں ہے،،

پھر تو بملا سے صبر نہو سکا۔ اور بہت آہستگی سے کہا ”آپ کا نام کیا ہے؟،،

جوان نے جواب دیا ”ابھی نام بتلانے کے قابل نہیں ہوں۔ اِلّا بالفعل آپ مجھکو اندر ناتھ کے نام سے موسوم کیجیے،،

بملا نے پھر پوچھا۔ ”آپکے شیو پوجن کرنے کا باعث معلوم کرسکتی ہوں؟،،

اندر ناتھ۔ مختصرًا بیان کرتا ہوں۔ سنیے۔ میں نے ایک بیکس جلاوطن عورت کی امداد کرنے کا عہد کیا ہے،،

بملا ”کیا مال و زر سے اُسکی مدد ہوسکتی ہے؟،،

اندر ناتھ۔ نہیں۔ لیکن تمھاری توفیق نیک دیکھکر مجھکو نہایت خوشی ہوئی۔ پرمیشر تمکو مقاصد دلی سے کامیاب کرے،،

بملا ”پھر اور کسطرح معاونت ہوسکتی ہے،،

اندر ناتھ ”بذریعۂ تحقیقات مناسب اور انصاف۔ میں مونگیر میں پہونچکر تحقیقات مناسب کی درخواست کرونگا لیکن آپ یہ سب اُمور کسواسطے دریافت کرتی ہیں؟ کیا تمکو کچھ حال معلوم ہے؟،،

بملا کو مونگیر کا نام سُنکر والد کی یاد آگئی۔ اور اُنکی مصیبت کا خیال پیدا ہوا۔ شرم دور ہوگئی۔ اندر اندر متاسف اندر ناتھ سے کہا ”معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے شجاع ہیں۔ اگر آپ کی اولوالعزمی تقاضا کرے تو اِس کنیزک کی ایک مطلب براری کا عہد کیجیے،،

اندر ناتھ نے جواب دیا کہ ”ہم میں اِسقدر ہمت کہاں ہے؟ لیکن حتی المقدور کوشش کیجاویگی،،

بملا "مقام مونگیر مین آپ سے اور سیتش چندر دیوان بنگال سے ملاقات ہوگی۔ اُنکی ذات خاص پر اسوقت ایک سخت مصیبت پڑی ہی۔ آپ کو مناسب ہے کہ اُن کی حفاظت کیجیے"۔ یہ سُنکر اندرناتھ کے چہرہ پر متانت اور پیشانی پر شکن آگئی۔ دل مین خیال کیا کہ "یہ عورت مجھکو پہچانتی ہے اور مہاشو تیا کا حال بھی اسکو اوّل سے آخر تک معلوم ہی اور میرے معاہدہ کی کل کیفیت بھی اِس سے پوشیدہ نہین ہے اُسی عہد شکنی کی تدبیر کرلی ہی"

کثرت فکر و تردد سے کچھ جواب نہ دیسکے بملا نے کہا "آپ فکر کیون کرتے ہین؟ مصیبت زدہ لوگون کی اعانت کرنا خصوصًا اولوالعزم ہی اشخاص کا کام ہی۔ اور اگر آپ نے اُنکے بارہ مین کوئی اور خبر سُنی ہے تو وہ سب خلاف ہی۔ وہ سب شکونی کی کارروائی ہی"

اندرناتھ۔ "ہم تمھاری باتون کو بخوبی نہین سمجھ سکتے۔ مُشرّح بیان کرو۔ شکونی کون شخص ہی؟"

بملا "شکونی سیتش چندر کا رفیق ہی۔ وہی بدذات تمام خرابیون کا باعث ہی۔ سیتش چندر دراصل بیگناہ ہے۔ اے صاحب شجاعت! اس دیومندر مین مجھسے قول کیجیے کہ ہم سیتش چندر کی اعانت کرینگے"

یہ سُنکر اندرناتھ متحیر ہوگئے کچھ دیر بعد جواب دیا کہ اگر سیتش چندر دراصل بیگناہ ہی۔ تو مین دل وجان سے اُنکی امداد کرونگا لیکن یہ تو بتلاؤ کہ تمھارا نام کیا ہی؟ تم کون ہو اور کیونکر میری عقیدت اور معاہدہ کا سبب تمنے دریافت کرلیا؟"

بملا مُسکرا کر کہنے لگی "اندرناتھ! اجازت ہو تو آپ کے سوال کے جواب دینے کے پیشتر ایک امر دریافت کرلون۔ آپ نے اپنا خاندان نہین بتلایا۔ لیکن یہ بات آپ بتلا سکتے ہین کہ آپ کی شادی کس خاندان مین ہوئی ہی۔ کیا اسکے بتلانے مین کچھ اندیشہ ہی؟"

مونگیر کا عظیم الشان قلعہ دریاے گنگ کے کنارے واقع ہی۔ اُسی کے متصل بھاگیر[1] بھی بڑے جوش و خروش سے روان تھی۔ اُسکا پانی اِس زور سے جاری تھا کہ اگر کوئی لکڑی وغیرہ اُسمین ڈالدی جاے تو طپانچہ زنی موج سے ریزہ ریزہ ہوجاے۔ جا بجا اِدہر اُدہر کے کنارے لہرون کے ٹکرانے سے ٹوٹ ٹوٹ گرتے تھے۔ اور اُنکی ہولناک آواز سے کنارے کے جانور خوف سے بیخود ہوکر بھاگتے تھے وسط دریا مین کہین کہین بہت سی ریگ بھی فراہم ہوگئی تھی۔ وہان پر مختلف اقسام کے پرند فارغ البالی سے عیش کرتے تھے۔ بعض مسافر بھی اُس ریگستان مین اُتر کر کھانا پانی کرکے اپنے رستے لیتے تھے۔ اُسی دریاے گنگ کے کنارے پر ایک نوجوان شخص تنہا گشت کر رہا تھا۔ یہ وہی ہمارے قدیم دوست اندر ناتھ تھے اندر ناتھ آج ہی مونگیر مین پہونچے تھے۔ بحر تشویش و تفکر مین غلطان و پیچان اِدہر اُدہر پھر رہے تھے۔ اُنکی فکر اور انتشار کا سبب تو حضرت ناظرین آپ تصوّر ہی کرسکتے ہین۔ مکان سے روانہ ہوئے بہت روز ہوچکے تھے۔ اگرچہ وہ اِسطرح مکان چھوڑکر اکثر سفر کو جایا کرتے تھے۔ لیکن اُنکے والد اُنکی واپسی تک ہمیشہ مشوش رہا کرتے تھے اِس مرتبہ جس غرض سے مکان ترک کیا تھا۔ اُس سے کامیاب ہوکر مکان پر واپس آنے کی اُمید ہی؟۔ اندر ناتھ کی طبیعت بالخاصیت الو العزم تھی۔ وہ تمام جہان اپنا ہی مکان تصوّر کرتے تھے۔ تاہم دنیا مین ایسا کوئی بشر نہین ہے کہ جسکو مسافرت مین اپنے وطن کا خیال نہو۔ پس اندر ناتھ کو بھی گاہ گاہے وطن مالوفہ کی یاد ہو آتی تھی۔ کس غرض سے مکان سے نکلے تھے؟

سمر سنگھ کے قتل کے انتقام کی غرض سے درست ہی۔ لیکن وہ انتقام کیونکر حاصل ہوسکتا ہی؟ نہ اپنا کوئی یار ہی نہ مددگار نہ آشنا سا اور نہ اپنے پاس کچھ خرچ ہی

[1] گنگا کا دوسرا نام بھاگیرتھی ہی ۱۲

اندرناتھ "ابھی تو میری شادی نہین ہوئی ہی"

یہ سُنکر بملا کا جسم جوشش مسرت سے پُر ہوگیا - اور تمام موے بدن بھر بھرا آئے یہ کیون؟ اِسکا کچھ سبب نہ معلوم ہوا سچ ہی کہ امید اور آرزو کی کرشمہ سازی حد سے افزون ہے! بملا نے آہستگی سے جواب دیا کہ "بالفعل مجھکو بھکھارن کے نام سے موسوم کیجیے" یہ کہکر ہنس دیا - اُس تبسم دلفریب کو دیکھکر اندرناتھ اور سب باتون کو فراموش کر کہنے لگے "بھکھارن! یہ تو بتلائیے کہ آپ کیا بھیکھ لیتی ہین؟"

नरलनम। न्वप्पातिम ग्यते हितन।

بھکھارن کا چہرہ شرم سے اور بھی چمک اُٹھا پلکین بند ہوگئین اور جسم ارغوانی ہوگیا - محبّت آمیز عاجزانہ کلام سے عرض کرنے لگی - ایک بھیکھ تو اپنی عرض کر چکی - سیتش چندر کی حفاظت - اور اگر پرمیشر وہ دن دکھلائیگا تو حسب موقع دوسری بھیکھ بھی مانگ لونگی - یہ کہکر بملا فوراً چلی گئی - اور اُسوقت کی وہ دلربا صورت اُسکی اندرناتھ کے صفحہ دل پر نقش کالحجر ہوگئی اور آہستگی سے یہ اشعار پڑھنے لگے -

ذقن زنخدان لب دہان رُخ و جبین و نمک تبسّم
سکھاتے ہین اِس پری کو کافر یہ ملکے سب قتل عام آٹھون
ادا و ناز و حجاب و غمزہ کرشمہ شوخی حیا تغافل
تمھاری چتون کے آگے آگے یہ کرتے ہین اہتمام آٹھون

داستان گیارہوین

کشتی بان

عشق کیا شئے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہیے
کسطرح جاتا ہی دل بیدل سے پوچھا چاہیے

لہ معنی اِس سنسکرت کے جملہ کے یہ ہین کہ زر و جواہر کی تلاش نہین ہے صرف محبت درکار ہے ۱۲

پھر کیونکر کامیابی ہوسکتی ہی؟ تو ڈرمل تو مونگیر مین ہین - کیا اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر درخواست تحقیقات گذراننے سے مطلب برآری نہوگی؟ الّا ابھی تو ٹو ڈرمل انتظام جنگ وجدل مین مصروف ہین دیگر کامون مین کیونکر دست اندازی کرسکتے ہین؟ - ابھی تو اُنھون نے بنگالہ مین تسلط ہی نہین کرپایا ہے - پھر کیونکر سکناد بنگال کے مقدمات کی تحقیقات کرین گے؟ اور اگر بالفرض آمادہ تحقیقات بھی ہون تو ایک اجنبی شخص کا اعتبار ہی کیون کرین گے؟ ایسے معزز دیوان بنگال کی مخالفت مین ایک ادنیٰ مفلس برہمن اگر الزام عاید کرنا چاہے تو وہ کیونکر قابل اعتبار ہوسکتا ہے؟ - اور پھر اگر راجہ ٹو ڈرمل تحقیقات بھی کرین - تو اندرناتھ سیتش چندر کے ملزم ثابت کرنے کے واسطے ثبوت کہان سے لاوے گا؟ سوا اسکے بلا سمجھے بوجھے ملزم قرار دینا بھی تو مناسب نہین ہے - مہیشر کے مندر مین اُس عورت نے جو باتین بیان کی تھین وہ اندرناتھ کو فراموش نہین ہوئی تھین - کیا اُسنے خلاف کہا تھا - یہ تو یقین نہین ہوتا - اگر اُسکا بیان راست ہے تو سیتش چندر بیگناہ ہے؟ کیا ایسا ممکن ہے؟ خیر جو کچھ ہو بلا دریافت ہوئے ایسے معزز شخص کو گناہگار قرار دینا نامناسب ہے - اور اُس عورت نے جو شکون کا نام لیا تھا - وہ شخص کہان ہے؟ اندرناتھ جسقدر غور کرتے تھے - اُسی قدر اُن کی عقل خبط ہوجاتی تھی - دیر تک گنگا کنارے سیر کرتے کرتے یہی خیال کرتے رہے لیکن کسی خاص امر پر قرار طبیعت کو نہین ہوا آخر کو تھک کر اُس جگہ بیٹھ گئے - دل مین غور کیا کہ ابھی تو کوئی تدبیر خیال مین نہین آتی اب کچھ روز یہان قیام کرین جب موقع ملے گا تو کچھ فکر کیجاویگی - الغرض یہ تشویش تو کم ہوئی - الّا اب دوسرے تصور سے دلکو مصروفیت پیدا ہوئی جتنی مرتبہ دریاے گنگ کی موجون پر نظر جاتی تھی - اُسی قدر زیادہ اعتقاد اُن کے دل مین نمایان ہوتا تھا شاستر مین گنگا کی بزرگی

کی صفت سُنی تھی ۔منظوم پستکون[1]،، مین اُسکی لطافت اور خوبی کا ذکر پڑھا تھا پورانون مین صدہا مرتبہ اس دریاے دافع معصیت کی تعریف نظر سے گذری تھی ۔ اور اکثر لوگون کی زبانی بھی اُسکی ،،مہاتمؔ اور توقیر کی توصیف گوش گذار ہوئی تھی ۔

جبکہ اِس قسم کے خیالات اُنکے چشمۂ دل مین لہراتے تھے گنگا کی ترنگ کی آواز بھی اُنکے گوش زد ہورہی تھی ۔جسوقت اُنکی نظر اُس دریاے زخار کی طرف پڑی اور جب آمد شب کی تاریکی مین ماہ عالم افروز نے طلوع ہوکر اپنے نور شفاف سے امواج مسلسل و مُصفّا کو معشوقہ نوجوان کی طرح ازراہ محبّت بوسہ دیکر زیور طلائی شعاع نورانی سے مزیّن وآراستہ کیا ۔اُسوقت اندرناتھ کے دل مین ایک تازہ جوش مسرّت ہویدا ہوا ۔خواہشات مذموم اور تفکّرات موہوم ہتدریج سب دور ہوگئے ۔اور خیالات پاکیزہ اور تصوّرات اعلیٰ اُنکے جانشین ہونے لگے اندرناتھ دیر تک تماشاے قدرت الٰہی دیکھتے رہے ۔اِس اثناء مین ایک عجوبہ آواز بانسری کی اُنکے کان مین پہونچی ۔آنکھ اُٹھاکر دیکھا تو چاندنی رات مین ایک چھوٹی سی کشتی دریا مین رواں نظر آئی اور اُسپر ایک شخص تنہا بیٹھا ہوا ترانہ سنجی کرتا تھا ۔

اُس نغمہ کی شیرینی کی لذّت ہمکو تو معلوم نہین تھی ۔لیکن اندرناتھ کو وہ نغمہ جنت برین معلوم ہوا ۔چونکہ اُسوقت اُنکے ساز قلب مین قدرتی نامحدود سانگیت کے وہ سُر پیدا ہوئے تھے ۔الغرض دنیوی عام نغمہ کو بھی اُنھون نے ترانۂ بہشت قیاس کیا ۔اُنکا اشارہ پاکر وہ ملّاح اپنی کشتی کنارے پر لایا ۔اندرناتھ اُسپر سوار ہوئے اور اُس سے کہا کہ ،،کشتی کو دریا کے دھارے پر چھوڑ کر وہی راگ گاتے ہوئے چلو،،

ملاح نے ایک بار دو بار تین بار تک اُس راگ کو گایا ۔اور کچھ عرصہ بعد اُسنے پوچھا ،،جناب! مین نے آپ کو پہلے کبھی اِس شہر مین نہین دیکھا تھا ۔کیا آپ کبھی اور

[1] کتابون ۱۲ [2] توقیر ۱۲

اور بھی میاں تشریف لائے ہیں؟"
اندرناتھ "ہم تو آج ہی اوّل مرتبہ یہان آئے ہین"
ملاح "آپ کا نام کیا ہے۔ اور مکان کہان ہی؟"
اندرناتھ "میرا نام اندرناتھ ہے اور مکان یہان سے دُور ضلع ندیا مین ہی"
ملاح "ضلع ندیا کے کس موضع مین آپ کا مکان ہی؟"
اندرناتھ "اچھاپور مین"
ملاح "اچھاپور مین؟ - آپ کے والد کا کیا نام ہی؟"
اندرناتھ "کیون کیا تم کبھی اچھاپور گئے ہو؟"
ملاح - تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہا - جیسے کوئی شخص کسی امر کے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہی - پھر کہنے لگا "ہم لوگ کام پڑنے پر سب جگہ جاتے ہین ہر سال تا دا سے چاول لینے کو جاتے ہین - آپکے والد کا کیا نام ہی؟ یقین تو ہی کہ ہم اُنکو پہچانتے ہون"
اندرناتھ - اپنا پتہ تو کسی کو بتلاتے ہی نہ تھے - پوشیدہ وضع مین ملک بملک پھرتے تھے لیکن ملاح سے اُنھون نے اپنے والد کے نام پوشیدہ رکھنے کی کچھ ضرورت نہ سمجھی - اور دل مین خیال کیا کہ مکان سے نکلے عرصہ ہوا - یہ مانجھی شاید اُس گانوٗن کو گیا ہو تو اس سے والد کی خیر و عافیت ہی دریافت ہو جائیگی کہنے لگے "اچھاپور کے زمیندار ناگیندرناتھ چودھری ہمارے والد ہین"

یہ سُنکر ملاح کو حیرت ہوئی - دل کو مستقل کر کہنے لگا -
ناگیندرناتھ - ہا - دھرماتما ناگیندرناتھ! ہمنے بہت روز تک اُنکا نمک کھایا ہی"
اندرناتھ "تم کیا اُنکے یہان نوکر تھے؟"
ملاح "ہمکو اُنکا مکان چھوڑے کوئی بارہ برس ہوئے" اور کچھ خیال کر پھر کہنے لگا - "اُسوقت کیا آپ کا نام اندرناتھ ہی تھا؟ -"

اندرناتھ "اب تم سے حال پوشیدہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے- ہمارا نام اندرناتھ کبھی نہین تھا- دراصل ہمارا نام سُریندر ناتھ ہے- چونکہ ہمکو اکثر پوشیدہ وضع مین ملک بملک سیاحت کرنا پڑتی ہے- اسوجہ سے جابجا اپنا نام اندرناتھ بھی رکھ لیتا ہون"

سریندر ناتھ نام سُنتے ہی ملاح کی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہنے لگا "ہم نے بارہا آپ کو گود مین کھلایا ہے- جب آپ کی عمر چھ سال کی تھی اُسوقت مین مکان سے نکلا ہون- آپ ہمکو پہچانتے ہین؟"

اندرناتھ- ایک ایک کرکے اپنے سب نوکرون کو یاد کرنے لگے لیکن خیال مین نہ آیا کہ یہ ملاح کب نوکر تھا- اِلّا اُسکے چہرے کے دیکھنے سے یہ قیاس مین آتا تھا کہ اِسکو کبھی دیکھا تو ضرور ہے- آخر کو جواب دیا کہ "ہمکو تو یاد نہین ہے"

ملاح "ناگیندر ناتھ بخیریت ہین؟" اندرناتھ "ہان اچھی طرح ہین"

ملاح "اُنکے بڑے بیٹے آج کل کہان ہین؟"

اندرناتھ- "بہت عرصہ ہوا کہ چار برس ہوئے بھائی قضا کر گیا"

ملاح "اُنکا نام اوپیندر ناتھ ہی تو تھا؟"

اندرناتھ "ہان"

ملاح "وہ کسطرح مرے؟"

اندرناتھ- "اچھاپور مین شیر بہت لگتے تھے- ہمارے بھائی کو شیر اُٹھا لیگیا" "ہمکو تو اُنکی یاد ہی نہین ہے- کیونکہ اُنکو مرے بہت عرصہ ہوا"

ملاح "آپ کی مان تو اچھی طرح ہین؟"

اندرناتھ "اُنکو اپنے بڑے بیٹے کے مرنے کا سخت رنج ہوا اور اُسی غم مین وہ بیمار پڑین- آخر کو جان بحق ہوئین"

یہ سُنکر ملاح زار قطار رونے لگا- اشک ریزی سے دامن اور گریبان سب

تر ہوگئے "ہاے مان" تو میرے اوپر جسقدر محبت کرتی تھی اُسقدر حقیقی مان بھی نہین کرسکتی ہے اُیشر کیا میرے واسطے موت نہ تھی؟"
اندر ناتھ کے دل مین کچھ شُبہہ ہونے لگا۔ کیا نوکر کو اپنے مالک سے اِسقدر اُنس ہوسکتا ہی؟ پھر خیال کیا کہ بہت روز تک نوکر رہے یہی ہو بھی سکتا ہی۔ پھر تصور کیا کہ یہ سب اِسکا فریب ہی۔ یہ گیندر ناتھ کو ہرگز نہین جانتا۔ زیادہ انعام لینے کی غرض سے یہ سب جعلی باتین بناکر کہتا ہی۔ اور شاید اس سے زیادہ کوئی خیال فاسد اسکے دل مین پیدا ہوا ہو۔ پھر سوچا کہ مین نے اِسکو کبھی دیکھا تو ضرور ہے۔ اور اِسکی آواز بھی ہم پہچانتے ہین۔ بلا شک قدیم ملازم ہی ہی۔ ملاح نے بھی اندر ناتھ کے خیالات دل کچھ قیاس کرلیے۔ اور بہانہ سے دوسری بات کہنے لگا۔ گفتگو ہوتے ہوتے اندر ناتھ کو معلوم ہوا کہ ملاح اگرچہ قوم کا رذیل تو ہی الا تربیت یافتہ شخصونکی طرح اُسکو سلیقہ گفتگو حاصل ہی اور اُسکی عقل اور فہم بھی نہایت تیز ہی۔ اور عرصہ تک شائستہ لوگون کی صحبت مین رہنے سے تجربہ کار بھی ہوگیا ہی۔ ایک گھنٹہ تک گفتگو کرنے سے اُسکے خیالات دلی بخوبی واضح ہونے لگے۔

الغرض اندر ناتھ اُسکی طرز گفتگو سے نہایت محظوظ ہوئے۔ اور دلی اشتباہ دُور ہوگیا۔ بلکہ دل مین ایک اُنس و محبت اُسکی طرف پیدا ہوئی۔

اِس عرصہ مین کشتی قریب ایک کوس کے نکل گئی۔ دریاے گنگ کا پانی اِس شب ماہتاب مین نہایت چمکتا تھا۔ اور اُسوقت آسمان پر دو ایک ٹکڑی بادل کے بھی نظر آتے تھے۔ جس سے گاہ گاہے ماہتاب پوشیدہ ہوجاتا تھا۔ آسمان نیلگون رنگ تھا۔ اور دو ایک ستارے جابجا چمک رہے تھے۔ تمام اطراف مین ایک عالم سنسان کا تھا۔ کبھی کبھی درمیان مین آواز نغمہ کی دُور سے آجاتی تھی اُسوقت کوئی دوسری کشتی بھی دریا مین روان نہ تھی۔ صرف یہی ڈونگی پانی مین

تلاطم کرتی ہوئی چلی جاتی تھی۔
یکایک ملاح نے کشتی روک دی۔اور کچھ دیکھنے لگا۔سر نیدر ناتھ کی نظر بھی اُسی طرف جا پڑی۔دیکھا کہ درختون کے پتّون کے درمیان ایک روشنی نظر آتی ہی۔ ملاح دیر تک اُسی طرف نظر کر کے کہنے لگا "وہ جو روشنی نظر آتی ہی وہین ہمارا مکان ہی اور اُسکے اُس طرف جو گنجان درخت دکھلائی دیتے ہین۔وہی ہماری جان کا خاص مسکن ہی۔"

ملاح کے اس قسم کے خیالات دیکھکر سر نیدر ناتھ کو تعجب ہوا۔اور اُسکے چہرہ کی طرف دیکھنے لگے۔دیکھا کہ اُسکی آنکھون سے اشک مسلسل جاری ہین۔یہ دیکھکر سر نیدر ناتھ کو بہت رنج ہوا۔اور فرطِ محبت سے اُسکی تسکین کر کے دریافت کرنے لگے کہ۔

"تمھارے رونے کا کیا سبب ہے ہمسے راست براست مفصل بیان کرو؟ عام لوگون مین ایسے نازک خیالات نہین ہوتے ہین۔اور نہ ہر شخص مین یہ سلیقہ گفتگو ہوتا ہی"

تب تو ملاح نے پوشاک اُتار کر رشتۂ زنّار دکھلایا اور کہا کہ "مین اسوقت تو بظاہر مفلس ملاح ہون۔لیکن دراصل مین برہمن ہون۔اگر آپ ہمارے حال پر اسقدر مہربانی فرماتے ہین تو ازراہ عنایت ہمارے ساتھ ہماری "کٹی"[1] پر چلیے۔تو مفصل سب حال آپ سے عرض کیا جائے"

سر نیدر ناتھ نے منظور کیا۔کشتی کنارے پر ٹھہری۔اور دونون شخص اُس "کٹی" کیطرف چلے۔

داستان بارہوین

ملاح کی سرگذشت

لکھے داستان عشق کیونکر قلم	نہون اُس کے تصریح جور و ستم

[1] یعنی جھونپڑہ ۱۲

عجب بحر غم مین ڈوبتا ہے یہ اُسی غم مین گھُل گھُل کے مرتا ہے وہ ہو دور یا رب کسی کا حبیب	دل و جان سے عاشق کو کھوتا ہو یہ سدا شمع کی طرح جلتا ہے وہ کسی کو ہو وے جُدائی نصیب

ہمارے ناظرین اکثر سریندر ناتھ پر غصہ کرتے ہونگے - اور چین بہ جبین ہو کر کہین گے کہ کیا اِتنے بڑے جاگیردار کے لڑکے کو ملاح وغیرہ کے ساتھ دوستانہ فایق سے پیش آنا چاہیے تھا؟ کیا یہی شرافت و نجابت خاندانی ہوتی ہی؟ شریف زادون کو مناسب ہے کہ بزرگون اور اہل تہذیب کی صحبت مین نشست و برخاست کرین - اُنسے گفتگو کرین - ملک مین اپنی عزت و حرمت قایم کرین - ایسے کام کرین کہ اُنکے والد اور اُنکے خاندان کو شہرت ہو - نہ کہ تبدیل وضع کرکے جا بجا آوارہ گھومتے پھرین اور رزیلون کی صحبت مین بود و باش اختیار کرین - یہ تو یقیناً ناخلف لڑکا ہے - اور جو اسکا حال بیان کرتا ہو وہ بھی نالائق ہی -

اِس لعنت و ملامت کا جواب ہم کچھ نہین دیسکتے - خوف سے زبان یاری نہین دیتی - ہم قبول کرتے ہین کہ سریندر ناتھ کو دنیاوی کاروبار کی لیاقت کم ہی - اُنکے حالات سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ فی الحقیقت ظاہری لیاقت قایم رکھنے کا طریقہ نہین جانتے - دنیا مین شہرت اور نیکنامی حاصل کرنیکی بہت سی تدبیرین ہین - اُنسے وہ ناواقف ہین - مثلاً اہل عزت و حرمت مین شمار ہونے کی خواہش کرکے اُنسے گفتگو کرنا - اُنکی صحبت مین نشست و برخاست کرنا - کسی قدر تعارف حاصل ہونے پر بھی لوگون مین اپنے کو ذی مرتبہ شخصون کا دوست ظاہر کرنا - اندر چاہے "ڈھول مین پول ہی ہو" ظاہری وضع درست رکھنا - عام لوگون سے گفتگو نکرنا - اور اگر اتفاق پڑے تو تعلی و تفاخر سے بات چیت کرنا اپنے سے زیادہ رتبہ والون کے ساتھ مساوی درجہ کا برتاؤ کرنا - لیکن دل سے خوشامد کرنا - حالت بیچارگی مین بھی اپنے کو

صاحب مقدور ظاہر کرنا بیقدری ہونے پر بھی اپنے کو صاحب توقیر نمودار کرنا حشمت اور ثروت نہ ہونے پر بھی دولتمند اور صاحب حشمت بننا - اصلی ثروت کو پوشیدہ کرکے دس گُنی ثروت بیان کرنا - کاہ کو کوہ دکھلانا وغیرہ وغیرہ - اِس قسم کی دنیوی ظاہرداری کا سلیقہ سُرنیدر ناتھ کو نہ تھا - اُنکی عقل ناتجربہ کار لڑکون کے مانند تھی - وہ یہ خیال کرتے تھے کہ نیکوکاری سے دنیا مین عزّت و آبرو کی افزایش ہوتی ہے - وہ یہ نہین سمجھتے تھے کہ نیکوکاری کرکے دنیا مین ظاہر کرنا چاہیے بلکہ وہ چند کرکے مشہور کرنا چاہیے - پوشیدہ نیکی کرنے سے کیا فائدہ ؟

اور میرے اوپر تو آپ لوگون کی ناراضگی عبث ہی - سُرنیدر ناتھ اگر بیعقل ہین تو ہمارا کیا قصور ؟ ہمکو بھی اُنکی طرز معاشرت دیکھکر شرم معلوم ہوتی ہی - لیکن اُنکے ذاتی اوصاف سے درگذر کرکے خلاف کیونکر تحریر کرین - جو جو کیفیت گذری ہی ہم تو ٹھیک ویسی ہی لکھ سکتے ہین - سُرنیدر ناتھ نے در اصل ملاح کے ساتھ ہم آواز ہوکر راگ بھی گایا - پس وہ بھی ہمکو لکھنا پڑا - اِس اصلی قصّہ مین کیا ہم لوگ کچھ فرضی خیال لکھ سکتے ہین ؟

"ہری کرشن[1] ! "

سُرنیدر ناتھ اور وہ کشتی بان دونون اُس کُٹی مین بیٹھے اوس گانون مین صرف ملّاحون کی قوم آباد تھی - لیکن یہ "کُٹی" اور مکانون سے علحدہ اور دور تھی صبح کیوقت جو کھانا مانجھی نے بناکر رکھا تھا وہی دونون شخصون نے کھایا بعد اُسکے ملّاح نے اپنی داستان بیان کرنا شروع کی " سُرنیدر ناتھ ! اگر آپ کے دل مین غرور اور غصّہ ہو تو پہلے اسکو ترک کر دیجیے - اِسی غرور سے ہماری خانہ خرابی اور بربادی ہوئی ہی - لڑکپن مین ہمکو غصّہ بہت تھا ہمنے تذکرۃً سُنا ہی کہ جب ہم نادان بچّہ تھے اُسوقت بھی اگر ہماری خواہش کے خلاف کوئی بات ہوتی تھی تو ہم دو دو روز تک جب تک آپ جلانہ پڑی رہتے تھے

[1] اصطلاحی معنی توبہ توبہ ۱۲

اِسی خلقی غصّہ سے ہم برباد ہوگئے - میری طبیعت بالخاصیت علم کی طرف مائل تھی -
لیکن جب کبھی وہ گرُو مہاراج ،، بقصور مجھکو لعنت ملامت کرتے یا سزا دیتے - تو مجھکو سخت
غصّہ آجاتا تھا - کتابین اُٹھاکر پھینک دیتا اور ہزارون کوڑے کھاتا لیکن چُون نہین
کرتا - اور نہ روتا تھا وہ گرُو مہاراج ،، مجھکو عزیز رکھتے تھے - لیکن میرا غصّہ دیکھکر کبھی کبھی
نہایت ناخوش ہوتے تھے - ایک مرتبہ ایسے خفا ہوئے کہ تمام مدرسے کے
لڑکون کے روبرو کہنے لگے کہ وہ یہ لڑکا کوڑا مارنے سے روتا نہین ہے - لیکن
اگر آج اِسکو رولاکر نہ چھوڑون تو ،، وُدیا ،، پڑھانے کا پیشہ ہی ترک کردون گا ،،
یہ کہکر اُنھون نے بید لیکر خوب ہی میری سزا کی - لیکن مین نے بھی اپنے
مستقل عہد کیا تھا کہ مُنھ سے کچھ آواز نہ نکالی - اور نہ آنکھ سے ایک قطرہ آنسو
بہایا - آخر کو وہ گرُو مہاراج ،، عاجز ہوکر کہنے لگے کہ اِسکو آگ سے جلادو - اور تھوڑی
آگ منگاکر میرے بدن پر رکھدی - مین درد سے بیہوش تو ہوگیا لیکن زبان سے
آواز نہ نکالی - آخر کو غش کھاکر گر پڑا تب تو وہ گرُو مہاراج ،، کو رحم آیا اور غصہ جاتا رہا -
مجھکو لڑکے کی طرح پیار سے زمین سے اُٹھاکر چھاتی سے لگالیا - اور مُنھ پر پانی
چھڑکنے لگے - تھوڑی دیر بعد ہوش مین آیا اُسی روز سے میری تعلیم مسدود
ہوئی اور مین ناخواندہ رہگیا گرُو مہاراج نے پھر مجھکو نہین پڑھایا -
میری والدہ بھی مجھسے ناخوش ہوکر نہین بولتی تھین - وہ میری طبیعت کا حال
جانتی تھین - اور بڑی محبت کرتی تھین اوھون نے کبھی کوئی بات مجھسے ایسی نہین کہی
کہ مجھکو سُنکر رنج ہوتا (اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے) مین بھی اُنکو ایسا چاہتا تھا
کہ کیا کوئی لڑکا اپنی ماں کو چاہیگا - مین باپ کا حکم نہین مانتا - گرو جی کے حکم کی تعمیل نہین کرتا
لیکن ماں کے حکم سے کبھی منحرف نہین ہوتا تھا - گھر پر اگر کوئی دوسرا شخص مجھسے کچھ کہتا یا مجھکو خوف دلاتا

تو مین اُسپر ڈھیلا پھینک مارتا۔ الاّ اگر ماں مجھسے کسی اپنے کام کو بھی کہتی کہ میری مرضی کے خلاف ہوتا تو بھی مین ضرور تعمیل کرتا۔ ہائے! اب کیا اُس مہربان ماں کی قدمبوسی نہ حاصل ہوگی؟" یہ کہکر پھر شدت غم سے منھ سے آواز نہ نکلی۔ سر جھکاکر رونے لگا۔

سمر نیدر ناتھ نے مغموم ہوکر پوچھا "کیون کیا تمھاری ماں قضا کر گئی؟"

ملاّح نے کہا ہاں سُنا ہو کہ اب وہ اِس جہان سے چل بسی" تھوڑی دیر تک رونے کے بعد جب دل کو تسکین پیدا ہوئی۔ پھر کہنے لگا "باپ بھی مجھسے بہت محبت کرتا تھا لیکن اُسکا مزاج سخت تھا۔ مین نے اُنھین کا ڈھنگ دیکھکر غصہ کرنا سیکھا تھا خصوصاً دنیوی تفکرات سے پریشان ہوکر گاہ گاہے وہ خود بخود بلا وجہ غصہ کرتے تھے۔ میرا بہت پیار کرتے۔ اور میری تعریف سُنکر اُنکو بڑی خوشی ہوتی تھی۔ علیٰ ہذا القیاس میری مذمت سُنکر رنج ہوتا تھا۔ تاہم وہ اپنے خلقی غصہ کو ضبط نہین کر سکتے تھے۔ بعض اوقات شدت غصہ سے اُنکی آنکھین سُرخ ہو جاتی تھین اور بدن کانپنے لگتا۔ اور مجھکو بیفائدہ مارتے اور لعنت ملامت کرتے تھے۔ ایک روز بلا قصور مجھکو نہایت بیرحمی سے سزا دی اور کہا کہ "مین تیرا مُنھ دیکھنا نہین چاہتا ہون تو میرے گھر سے چلا جا" (اچھا مین جاتا ہون) یہ کہکر مین چلدیا۔ مارنے اور سزا دینے سے اکثر لڑکے راہ راست پر آجاتے ہین۔ لیکن مین کثرت غصہ سے شیطان بنگیا۔ ہر طرف ویرانہ وحشت ناک نظر آنے لگا۔ اور دل مین آگ سی لگ گئی۔ اُسی آتش سوزان مین باپ کی عقیدت۔ ماں کی محبت۔ چھوٹون کا پیار سب جلکر خاک ہوگیا۔ اُسی آگ مین میری تمام زندگی کی دنیوی عیش و راحت اور والدین کی طرف سے اُمید و توکّل سب سوخت ہوگیا۔ باپ نے مجھکو نکلجانے کی اجازت دی۔ ویسے ہی مین نے مستقل عہد کرکے والدین کے مکان کو الوداع کہا۔ بس اُسی وقت سے ابتک پھر مین والدین کے مکان کو نہین گیا۔ اُسوقت میری عمر بارہ سال کی تھی۔ صرف یہی نہین کیا بلکہ یہ بھی عہد کیا تھا کہ مکان سے کوئی شئے

اپنے ساتھ نہ لیجاؤنگا رات کو ایک شخص کے یہان سے ایک پُرانا کپڑا مانگ لایا۔ اور اُسی کو پہنکر روانہ ہوا۔ اور جو کپڑے کہ پہنے تھا اُنکو اُتار کر رکھ دیا۔ اور اپنے دل مین خیال کیا کہ اب مین کسی طرح پر اپنے باپ کا احسانمند نہین رہا۔ یہ نہین غور کیا کہ جس والد نے لڑکپن سے پرورش کر کے اتنا بڑا کر دیا اُس سے کسی طرح سبکدوش نہین ہو سکتا۔ اُسکے بعد دس برس تک میری زندگانی جس مصیبت سے گذری اُسکا بیان کرنا فضول ہی۔ بعد ازان پھر وہ مصیبت دُور ہوئی اور اپنے دن کچھ اچھے نظر آنے لگے،، یہان تک حال کہکر ملّاح خاموش ہو گیا اور کچھ خیال کرنے لگا۔ گویا کوئی فراموش شدہ واقعہ یاد کرنے لگا۔

سر نیدرناتھ۔ اُسکے رُخ کی طرف دیکھنے لگے۔ ایک لحظہ بعد اُسنے پھر بیان کرنا شروع کیا وہ دس برس تک جن تفکرات سے دل کو پریشانی ہوتی تھی۔ اُن مین عشق کا صدمہ سب سے زیادہ تھا۔ سر نیدرناتھ! کیا کہون ؎

فراق اک صنم کا ستم کر گیا	کہون کیا کہ جیتے ہی جی مر گیا

(اندرناتھ۔ اور بھی جی لگا کر سننے لگے) عام عورت کے ساتھ محبت کرنے کی تو کبھی میری خواہش نہین ہوئی۔ مین ایسے عشق کی تمنا کرتا تھا کہ جس سے ساغر دل لبریز ہو جاتا ہی۔ وہ عشق جو زندگانی کا ایک جزو ہے۔ قالب مین مثل روح کے ہے۔ جسکے کالعدم ہو جانے سے جسم فنا ہو جاتا ہی۔ بارہا تاریکی مین بیٹھکر اُسی عشق کی تمنا کیا کرتا تھا یعنی اکثر عالم خیال مین معشوقۂ باوفا اور دلبر خوش ادا کو روبرو موجود فرض کر کے بہت بہت عرصہ تک اُسی کے دیدار راحت آثار سے لطف و حظ حاصل کرتا تھا۔ اُس عالم تصوّر مین جو نامحدود خوشی ہوتی ہے وہ اِس دنیاے دون مین کب میسر ہو سکتی ہے؟۔ اُس حالت سُرور مین مستغرق ہو کر دیوانہ وار ہو جاتا تھا۔ پھر دفعتہً وہ عالم خیال عکس آب کے مانند معدوم ہو جاتا۔

اور وہ "پریم مورت" بھی غائب ہوجاتی - اور وہ قوت تصور بھی جاتی رہتی تھی - سر میں چکر سا آجاتا اور مین بیخود ہوکر زمین پر گر پڑتا - الغرض روز بروز اِسی طرح کے خیالات کی ترقی ہونے لگی - دو دو پہر تک مین اِس عالم ظاہری سے کنارہ کشی کرکے جہان مفروضہ مین سیر کیا کرتا - اُس عالم کی تمام چیزون پر ایک نور برستا تھا وہان کی زمین اور آسمان اور ایوان اور در و بام اور تمامی اشیا و مکان پاکیزہ اور مصفا نظر آتی تھین ؎

کہون کیا کہ عالم عجب تھا وہان	منوّر تھا سارا زمین آسمان

اور اُسکے درمیان وہ معشوقۂ حسین دلبر مہ جبین جلوہ افروز تھی - زلفین مشکین دام الفت نورانی چہرہ کے دونون طرف آویزان تھین - دونون لب لعل زنگت آگین تبسم وفا آمیز سے کھل رہے تھے - چتیان جادو آب محبت سے بھری تھین - چہرہ ماہ لقا جگمگا رہا تھا - یکایک پھر خیال شکست ہو جاتا اور مین بیہوش ہوجاتا تھا -

سُر نیدر را - اگر مین اپنے اُن مختلف اقسام کے خیالات کو مشرح بیان کرون تو تمام عمر مین ختم نہین کرسکتا ہون نہ کہ صرف آج کی رات مین - مجھکو اُسکے بیان کرنے مین کچھ تکلیف نہوگی - کیونکہ وہی خیال تو میری زیست کا باعث ہی - الا آپکو تکلیف دینا مناسب نہین ہی - ایک امر یہ بھی ہی کہ مین جسقدر خیال کرتا تھا - مختلف جہان مختلف ملک - اور مختلف حالت مین وہی محبت پیکر چشم خیال کے روبرو نظر آتی تھی - رفتہ رفتہ مین مجنون سا ہوگیا -

ایک روز اسی طرح کچھ رات گذرے مین عالم خیال مین محو اور بیخود ہوکر اہی گنگا کے کنارے اُن گنجان درختون کے درمیان سوگیا - بہت عرصہ تک مین بیہوش رہا بیان نہین کرسکتا - یہ معلوم ہوا کہ کوئی سر پر پانی چھڑک رہا ہی اور پنکھا جھل رہا ہے

اور سر کے نیچے روئی کا گالا بچھا دیا ہے - رفتہ رفتہ آنکھ کھولکر دیکھا تو آپ یقین نہ کرین گے - وہی " پریم مورت " جسکو خواب مین صدہا مرتبہ نظر کرچکا تھا - میرے سر کو اپنے زانو پر رکھے خاموش بیٹھی پنکھا جھل رہی تھی - کچھ دیر تک دونون شخص چپ چاپ سناٹے مین رہے - سرنیدرناتھ کو ایسی ناممکن الوقوع کیفیت سنکر بہت حیرت ہوئی - اگرچہ خود بھی سرلا کے دام محبت مین گرفتار تھے لیکن تاہم ایسی حیرت انگیز حالت کا یقین نہین ہوتا تھا - وہ ملاح تھوڑی دیر تک خاموش رہکر پھر کہنے لگا -

سرنیدرناتھ! اب مین زیادہ کیا کہون - دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ عورت ایک برہمن کی "کنواری" لڑکی تھی - مین نے اُسکے ساتھ شادی کرلی بعد ازان دو سال نہایت عیش و عشرت مین بسر ہوئے کہ کبھی نہین ہوئے تھے - لیکن اب اُس بات کو کیا بیان کرون؟ آپ کا دل پاکیزہ ہے - آپ پاک محبت کسکو تصور فرماتے ہین؟ - آپ اِس سے واقف ہین؟ اور اگر آپ ناواقف ہین تو اب معلوم ہوجائیگا آپ کے سوا اکثر اشخاص پاک محبت کی تاثیر سے واقف ہوچکے ہین لیکن میری طرح محبت صادق کا لطف خلقت انسانی مین سے کسی نے نہین دیکھا اور نہ اب دیکھے گا -

اِسی گوشہ صحرا مین جو آپکے پیش نظر ہے ہمارا مسکن تھا - شام کی خفیف تاریکی جسطرح قیام اور سکون کے ساتھ درجہ بدرجہ زیادہ ہوتی جاتی ہے - ہمارے دل مین عشق اُس سے زیادہ استحکام اور استقلال کے ساتھ متمکن ہوا - اُس محبوبہ کی طبیعت بھی شام کے مانند افسردہ اور ساکن و متفکر تھی -

الغرض مین نے اُسکا نام "سیندھیا" رکھا تھا - اور اُسکو مین "پریم مورت" بھی کہتا تھا - کیونکہ قبل از ملاقات اُسکی تصویر میرے آئینہ دل مین قائم

سلہ ناکتخدا دختر ۱۲ سلہ بمعنی شام ۱۲

ہوچکی تھی۔ اور اسکا نام "گنج باشنی" بھی رکھا تھا۔ کیونکہ اُسی کنج مین جو آپ کے پیش نظر ہے"۔

اتنا کہتے ہی زبان بند ہوگئی۔ سُرنیدرناتھ نے دیکھا کہ ملّاح دیوانہ وار اُسی گوشۂ صحرا کی طرف حیرت سے نگاہ کر رہا ہے۔ گویا اُسکی روح قالب مین انتزکرکے اُسی صحرا کو چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ بحِس و حرکت زمین پر گر پڑا۔ سرنیدرناتھ حکمت عملی سے اُسکو ہوش مین لائے۔ بعد ازان اور گفتگو کرتے کرتے رات زیادہ گئی دونون مثل برادران حقیقی ایک ہی بستر پر لیٹ رہے۔ رفتہ رفتہ خواب آگیا +

داستان تیرھوین

فاتح بنگال

بنا تھا عجب ایک عالی مکان		تجمل جسکی رفعت سے تھا آسمان	
اک عالی منش تھا وہان جلوہ گر		جبین پر شجاعت عیان سربسر	
اُسی وقت حاضر ہوا ایک سوار		لیے ہاتھ مین خنجر آبدار	
جس امید سے تھا وہ حاضر ہوا		پذیرا ہوئی اُس کی وہ التجا	

مونگیر کے عظیم الشان قلعہ کے ایک وسیع دالان مین ایک صاحب شجاعت رونق افروز ہوئے۔ راجہ تو ڈرمل سند لگائے بیٹھے ہین۔ اُسوقت اُن کے پاس بھیڑ بھاڑ نہین ہے۔ صرف دو تین معتمد اور دلیر سردار بیٹھے ہین۔ آہستہ آہستہ مشورہ جنگ ہو رہا تھا۔ اِس عرصہ مین ایک سپاہی نے آکر سلام کیا۔ اور کہا مہاراج! ایک شخص گھوڑے پر سوار آپ کی ملازمت کے واسطے آیا ہے۔ اجازت ہو تو حاضر خدمت ہو"۔

سلہ گوشہ صحرا کی رہنے والی ۱۲

ٹوڈرمل "اُس سے دریافت کرو کہ کس غرض سے آیا ہی؟"
سپاہی "مین نے دریافت کیا تھا۔ اُسنے جواب دیا کہ سوا‌ے راجہ کے دوسرے سے نہین کہہ سکتا۔ بہت ضروری کام ہے"
ٹوڈرمل "وہ شخص ہندو ہے یا مسلمان"
سپاہی "وہ شخص برہمن کا لڑکا ہی"
ٹوڈرمل "کس دیش کا برہمن ہی؟"
سپاہی "اُسکی پیدایش ملک بنگال کی ہی"
ٹوڈرمل "بنگالی برہمن! گھوڑے پر سوار! اچھا آنے دو"
سپاہی "اُس سوار کی طلبی کے واسطے گیا۔

اِس مقام پر ہم ٹوڈرمل کی سوانح عمری کسی قدر بیان کرین گے تاکہ ناظرین اُنسے بخوبی واقف ہو جاوین۔

فخر قوم چھتری راجہ ٹوڈرمل کا ثانی دوسرا صاحب شجاعت اِس سرزمین پر پیدا ہوا تھا یا نہین؟ اِسمین شک ہی" اِس دنیا مین بہتیرے پاک نفس نیک خصال انسان گذر چکے ہین۔ زمانہ گذشتہ مین چھتریون کے خاندان مین بارہا بڑے بڑے دلاور انسان پیدا ہوئے ہین۔ ملک ہند مین زمانۂ قدیم مین بیشمار صاحبانِ عقل اور مدبران سلطنت ہو گئے ہین۔

راجہ ٹوڈرمل ان تینون وصف سے موصوف تھے۔ مذہب ہنود سے بدرجۂ غایت اُنکو عقیدت تھی۔ تواریخ سے بھی اسکا ثبوت ملتا ہے۔

ایک مرتبہ شاہنشاہ دہلی اکبر شاہ کے ساتھ ملک پنجاب مین دورہ کرتے ہوئے اتفاقاً اُنکی پوجا کرنے کی کئی دیو مورت ضایع ہو گئین۔ ٹوڈرمل علی الصباح بغیر پوجن کرنے کے پانی تک نہین پیتے تھے۔ لہذا مورتون کے ضایع جانے

سے اُنھون نے عہد کیا کہ اب کچھ کام نہ کرین گے - اور کئی روز تک
فاقہ کیا - اکبر بادشاہ نے ہر چند سمجھایا - لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا - ابو الفضل وغیرہ اہل
اسلام جو مدبر اور مشیر سلطنت تھے ٹوڈر مل کو ''کٹر ہندو'' کہکر مذمت کرتے تھے
لیکن اکبر بادشاہ ان لوگون کے ہمزبان نہین ہوتے تھے -

جب ٹوڈر مل ضعیف ہوئے اور تمام ملک مین اُنکے اوصاف حمیدہ اور
اخلاق پسندیدہ زبان زد خاص و عام ہو گئے - اور اُنکے جاہ و منصب مین
خاطر خواہ ترقی ہوئی - بادشاہ سے اجازت حاصل کر اُس منصب و اقتدار
سے دست بردار ہو ''تیرتھ جاترا''[1] کرنے کے لیے جگناتھ جی تک چلے گئے -
اُنسے بڑھکر نیک خصال انسان ملک ہندوستان مین نہین پیدا ہوا تین بار متواتر ملک
بنگالہ فتح کرنے سے راجا ٹوڈر مل کی اولوالعزمی اور لیاقت جنگ جوئی بخوبی واضح ہو گئی
تھی اول مرتبہ مُنعم خان اور دوسری بار حسین قلی خان کی ماتحتی مین بنگالہ کو تشریف
لے گئے تھے - لیکن فتح و نصرت انھین کی شجاعت اور قوت بازو سے حاصل
ہوئی تھی اور کہان تک اُنکی دلاوری کا بیان کیا جاے -

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ پہلے بار جب کٹک کے میدان مین منعم خان بھاگ چلا -
راجہ ٹوڈر مل نے نہایت مردانگی ظاہر کرکے فتح حاصل کی تھی - اور تیسری مرتبہ تو
خود سپہ سالار ہو کر آئے - بنگالہ پر کیا منحصر ہے - اُنھون نے جہان جہان فوج کشی کی
دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے - گجرات مین جو مخالفین سے جنگ ہوتی تھی اُسمین
بھی ٹوڈر مل نے شیرانہ جرأت دکھلا کر ناموری حاصل کی تھی - ہلکر کی لڑائی مین
ہجار خان سپہ سالار نے میدان سے بھاگنے کی خواہش کی تھی لیکن راجہ
ٹوڈر مل نے ہمت دلائی اور تسکین دی - اور بے نظیر شجاعت اور دلیری

[1] زیارت معبد گاہ ۱۲

شرف الدین حسین عرب اور معصومی کابلی وغیرہ مخالفون نے تیس ہزار سوار پانچ سو ہاتھی اور چند جنگی کشتیان اور کئی ضرب توپ لیکر مونگیر کو محصور کر لیا۔

ٹوڈرمل تو بذاتِ خود جنگ و جدل سے بیدل نہین ہوئے تھے۔ لیکن اُنکے کئی ماتحت سالار دشمنون سے سازش رکھتے تھے۔ اِسوجہ سے اُنکے دل مین شک ہوگیا تھا کہ اگر آغاز جنگ کیا جاویگا تو بہت سے لوگ جاکر دشمنون سے ملجاوینگے خصوصًا معصومی فرنگو دی تو موقع پاکر ضرور ہی ملجاویگا۔ اِس امر کا اُنکو بخوبی یقین ہوگیا تھا۔ اِسوجہ سے خود قلعہ سے باہر نہین نکلے۔ بلکہ پوشیدہ طور سے قلعہ کے اندرونی اور بیرونی دشمنون کی کارروائیان دیکھ رہے تھے۔ قلعہ کے اندر سامان خوراک وغیرہ کم رہگیا تھا۔ بدینوجہ تھوڑے ہی عرصہ مین جنس کی قلت سے تکلیف ہونے لگی۔ تاہم ٹوڈرمل کی ہمت و جرات اور عقلمندی مین ایک نقطہ کے لیے بھی فرق نہین ہوا بلکہ کچھ افزونی ہی نظر آئی۔ اُنھون نے قلعہ کی چار دیواری اور بھی مضبوط کر دی۔ اور ہر روز اپنی فوج کو جرات و ہمت دلاتے تھے۔ روز بروز اپنی بیسعدیل شجاعت ظاہر کرنے لگے۔

سپاہی نے برہمن زادہ مذکورۂ بالا کو راجہ کے حضور مین حاضر کیا۔ راجہ نے پوچھا "تمھارا کیا نام ہی؟" اُسنے جواب دیا "میرا نام اندرناتھ ہی"

ٹوڈرمل "مکان کہان ہی؟"

اندرناتھ "علاقہ ندیا مین اچھاپور نامے گانون مین رہتا ہون"

ٹوڈرمل "کس غرض سے آئے ہو؟"

اندرناتھ "آپ کی ماتحت فوج مین بھرتی ہونے کی خواہش ہی"

راجہ ٹوڈرمل متعجب ہوکر خاموشی کے ساتھ تیز نظر سے اُس جوان کی طرف دیکھنے لگے۔ اِس کی شکل سے بجز صفت فیاضی و اولوالعزمی کے اور کچھ نظر نہ آیا۔

تھوڑی دیر بعد پھر راجہ نے فرمایا۔ "تم نے اِس سے پیشتر اور کہاں کہاں نوکری کی ہی؟"

اندرناتھ۔ "آج ہی اول بار تلوار باندھی ہی"۔ اور تلوار کو نیام سے کھینچکر پھر نیام مین کرلیا۔

صادق خان نامے سردار نے کہا۔ "ای جوان! تمھاری شمشیر گرفتگی کا ڈھنگ دیکھکر یقین ہوتا ہی کہ میدان جنگ مین تمھاری تلوار خالی نہین جائیگی"۔

طارس خان دوسرے سردار نے راجہ کے کان مین کہا۔ مجھکو یقین ہوتا ہی کہ اِس جوان نے اِس سے پیشتر بھی تلوار باندھی ہی۔ یہ تو دشمن کی فوج کا کوئی جاسوس قیاس کیا جاتا ہی۔ اِسے سزا دینا مناسب ہی۔

راجہ توڈرمل نے کسی کی بات پر توجہ نہین کی۔ اور تیز نگاہ سے بار بار اُس جوان کی طرف دیکھنے لگے۔ اُسکی شکل وصورت سے کسی قسم کا شک و شبہ نہین ہوتا تھا۔ مزید آزمایش کی غرض سے پھر پوچھا "تم تو برہمن ہو۔ اور اِس سے پیشتر کبھی سپاہگری نہین کی ہو تو اب کیون یہ پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہو؟"۔

اندرناتھ "میری ایک خاص آرزو ہی۔ کچھ روز جب آپ کی خدمت مین رہکر آپ کو خوشنود کرونگا۔ تب استدعا کرونگا ابھی درخواست کرنے سے کچھ فائدہ نہوگا"۔

طارس خان نے پھر کہا "دیکھیے جناب! مین نے جو عرض کیا تھا وہی درست ہی۔ دیکھیے اپنی خواہش ظاہر نہین کرتا"۔

اندرناتھ کا جواب سُنکر توڈرمل کو کچھ اور شک ہوا۔ دل مین خیال کیا کہ پوشیدہ جاسوس کو اپنا حال یا اپنے مطلب کی وجوہات بتلانے مین کوئی

ہرج نہین ہوتی - پھر پوچھا -
" دشمنون کی طرف سے بہت سے جاسوس ہماری فوج مین مفسدہ برپا کرنیکو بھیجے گئے ہین - پس یہ کیونکر ثابت ہو کہ تم اُن مین سے نہین ہو "
اندرناتھ " اگر شریف زادہ برہمن کی گفتگو پر آپ کو یقین ہو تو خوف نہ کیجیے "
ٹوڈرمل " اکثر رذیل بھی شریف لوگون کی وضع بناکر پھرتے ہین - اور گاہ گاہے شریف زادی بھی دغا و فریب سے درگذر نہین کرتے " -
اندرناتھ " مین گناہگار تو ضرور ہون - لیکن دغا و فریب مین نے کبھی نہین کیا - میرے خاندان مین آجتک یہ دھبہ نہین لگا ہی " غصہ سے اندرناتھ کچھ کر نہ سکے -
صادق خان نے کہا " جناب ! یہ جوان دغاباز نہین ہی " اِس بات کا مین ضامن ہون - یہ شخص ہماری فوج کے معصومی فرنگووی کے مانند ہی - کیا اَب بھی آپکو شک ہی ؟ " -
راجہ ٹوڈرمل نے لب پر اُنگلی رکھکر صادق خان کی طرف حقارت آمیز نظر کی - صادق خان شرما گیا - ٹوڈرمل نے پھر اندرناتھ سے کہا " اے جوان ! تمھاری باتون سے تو بالیقین ثابت ہوتا ہے کہ تم کوئی سخاوت شعار اور شجاعت کردار انسان ہو - لیکن گاہ گاہے ایسا بھی ہوتا ہی کہ بوجن کی تھیلی مین بھی مارسیاہ برآمد ہوتے ہین "
یہ سُنکر اندرناتھ کا چہرہ غصہ سے سُرخ ہو گیا - آنکھون مین آنسو بھر آئے - نرمی اور عجز سے عرض کیا " اگر آپکو یہ یقین ہی کہ مین دغاباز ہون تو آپ مجھکو اجازت دیجیے "
ٹوڈرمل " اچھا رخصت "
اندرناتھ چلدیے ٹوڈرمل نے پھر طلب کیا اور نہایت اخلاق سے پیش آئے - اور اُنکو سوارون مین بھرتی کر لیا +

داستان چودھوین

مصیبت اتفاقی

بہادر جو نامی ہین وقتِ ستیز	بدن مین نہین رکھتے پاے گریز
قدم اُنکے ہرگز نہ پیچھے پڑے ہین	بہم کٹ مرین آخر ایسے اڑے ہین

اِس قدر شناسی سے مشکور ہوکر اندر ناتھ روز بروز نہایت ہوشیاری اور خیر خواہی سے اپنا کام متعلقہ انجام دینے لگے۔ جسوقت جس کام کے لیے حکم ہوتا تھا فورًا تعمیل کرتے تھے۔ اپنی تکلیف یا نفع و نقصان یا وقت ناوقت کا کچھ خیال نہین کرتے تھے۔ ایک مرتبہ راجہ کے حکم سے تبدیل وضع کرکے غنیم کی فوج مین جاکر خبر لے آئے۔ اور راجہ کے حضور مین مشرح آکر عرض کیا۔ راجہ ٹوڈر مل بہت خوش ہوئے اور اُسی روز سے ترقی منصب فرماکر پانچ سو سوارون کا افسر مقرر کیا پھر امتحانًا پوچھا ”اندر ناتھ! تم اِس کم سنی مین اِس قدر بیخوف ہوگیا تمکو کسی علیش زندگانی کی خواہش نہین ہی جو اپنی حیات کو ایسا بیقدر تصوّر کرتے ہو؟“

اندر ناتھ ”جناب والا! جس روز سے مین آپ کی فوج مین بھرتی ہوا اُسی روز سے مین نے اپنی زندگی خدمات شاہی کی تعمیل مین نذر کردی ہی۔ اب اگر اختتام جنگ و جدل کے بعد زندہ رہون تو یہ صرف آپ کی دعا اور والد ماجد کے حسن اعمال کا نتیجہ ہی“

ٹوڈر مل ”تمھارے والد زندہ ہین؟“

اندر ناتھ ”ہان اُنکا سایہ میرے سر پر قائم ہی“

ٹوڈر مل ”تمھارے کوئی اور بھی بھائی بہن ہی؟“

اندر ناتھ ”میرا ایک بڑا بھائی تھا وہ قضا کر گیا۔ اب صرف یہ تابعدار ہی اپنے

والد کی اولاد مین زندہ ہی“
یہ سُنکر ٹوڈر مل کے چہرہ پر کچھ سنجیدگی آگئی - اور کہاکہ وہ اگر اس جنگ مین تمھارا کام تمام ہوجائے تو کیا تمھارے والد کو رنج نہو گا ؟ میرے بھی ایک لڑکا ہی - اِسوجہ سے مجھکو ایسا خیال پیدا ہوا اُسکی عمر بھی تقریبًا تمھارے برابر ہے - اور اولوالعزمی مین تمھارے مانند ہی - وہ بھی تمھاری طرح مصیبت کو حقیر سمجھتا ہی موت سے نہین ڈرتا الّاخدمات شاہی کی بجاآوری مین جان نثاری کے سوا اور کیا امید ہوسکتی ہی ؟“
اندرناتھ خاموش ہو رہے - ٹوڈر مل نے پھر دریافت کیا ” والد کے سوا سے اور بھی کوئی تمھارا عزیز ہے ؟“
اندرناتھ - کو سرلا کی یاد آگئی - اور شرم سے سر جُھکالیا دل مین آیا کہ سرلا کے متعلق کُل کیفیت گوش گذار کر کے تحقیقات کی درخواست کرون - نصف بات زبان پر آچکی تھی کہ ٹوڈر مل نے دوسری بات شروع کردی - اندرناتھ کی آرزو دل ہی مین رہگئی “
کچھ عرصہ کے بعد راجہ برخاست کرگئے - اندرناتھ بھی اپنے قیام گاہ کو واپس آئے -
جس روز یہ گفتگو ہوئی تھی اُسی روز فوج کو رسد ملنے مین کمال دقت واقع تھی - بہت سے لوگون کے دل مین ٹوڈرمل کی طرف سے بغاوت سماگئی تھی - گویا اُنکی آتش تمنا کو ہیمہ سوختنی ملگئی - لیکن ٹوڈر مل اِس بیدار مغزی اور ہوشیاری سے کام کرتے تھے کہ کسی کو موقع سرکشی ہاتھ نہ آیا - راجہ موصوف روز بروز فوج کی تسکین اور تشفی کرنے لگے - اور دہلی سے روپیہ منگا کر اہل فوج کو تقسیم کرکے اُنکی دلجوئی کرنے لگے اور سب لوگون کے مقابل مردانہ وار بآواز بلند کہا کرتے کہ ہملوگ کبھی مسلمان پٹھانون کو فیروزی و فتحمندی مین کامیاب نہونے دینگے -

اِس خط کا کچھ بھی مطلب واضح نہیں ہوا - ہندوستان میں جسنے لیاقت اور ذکاوت میں شکست نہیں پائی وہ کون شخص ہی؟ راجہ ٹوڈر مل ہونگے - لیکن اُنکی آنکھ میں کسنے خاک ڈالی؟ - دو گرتا ہوا مکان " اِسکا کیا مطلب ؟ الغرض اندر ناتھ نے تصوّر کیا کہ کسی مخالف نے یہ خط بھیجا ہی - مرگھٹ کے گھاٹ پر جانا چاہیئے ؟ تھوڑی دیر غور و فکر مین رہے - آخر کو یہی دل مین آیا کہ جانے مین کچھ ہرج نہیں ہی - ایک بات تو ہی دریافت ہو جائیگی - غرضکہ وقت معہودہ پر گھاٹ پر پہونچے - کوئی شخص ہمراہی مین نہ تھا صرف ایک تلوار تو مددگار تھی - رات نہایت اندھیری تھی - آسمان ابر سے محیط تھا - رفتہ رفتہ وہی ابر گوشۂ مغرب مین فراہم ہوا - اور اُسی طرف بجلی برابر چمک رہی تھی - اُسی برق کی روشنی مین مرگھٹ کی جمیع خوفناک چیزین رہ رہ کر نظر آتی تھین - کسی مقام پر مُردہ جلایا گیا تھا - اُسکی خاکستر پڑی تھی - اور دو چار آگ کی چنگاریان اُسمین چمک رہی تھین - کسی مقام پر مُردہ جل رہا تھا اور چتا کے جلنے سے ہر چہار طرف روشنی ہو رہی تھی - اُسی روشنی اور تاریکی مین بہت سی صورتین دکھلائی دیتی تھین - ایک طرف درختون کے درمیان سے مختلف ہولناک آوازین سُنائی دیتی تھین -

اُن صورتون کے معاینہ اور اُن خوفناک شیطانی آوازون کی سماعت سے اندر ناتھ کی خلقی جری طبیعت مین بھی تنزل آگیا - جیون جیون آگے قدم رکھتے تھے رونگٹے بدن پر کھڑے ہو جاتے تھے - گاہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص مقابل مین کھڑا ہے - اور تلوار لیکر اُسکی طرف دوڑتے تھے - اور کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ بہت سی خاک اڑتی ہے پھر معلوم ہوا کہ وہی صورت جو ابھی نظر آئی تھی ایک درخت کے پیچھے پوشیدہ ہو گئی - اِس عرصہ مین سخت تاریکی چھا گئی - ہوا زور سے چلنے لگی دریاے گنگ کی موج زنی ہولناک معلوم ہونے لگی - آسمان مین ایک ستارہ بھی دکھلائی نہین دیتا تھا - کچھ فاصلہ پر گیدڑ بول رہے تھے - گویا غول بیابان اور

دیوی خندہ کررہی تھین - جسطرف صحراے اعظم تھا - اُسی طرف تاریکی مین دوصورتین کھڑی ہوئی نظر آئین - پہلے صرف شُبہ ہوا - لیکن جتنی بار اُسطرف نظر پڑی وہ صورتین اُسی موقع پر کھڑی نظر آئین - پھر تو اُنکو ضبط نہوا - شمشیر لیکر اُسی طرف چلے - دیکھا کہ اب وہ صورتین پوشیدہ ہوگیئن - اُس طرف سے واپس آئے تو یہ معلوم ہوا کہ جنگل مین کوئی شخص ہنستا ہے - پھر جو نظر کی تو وہ صورتین وہین پر کھڑی نظر آئین "بھگوان[1] رکشا کرے"، یہ کہکر پھر تلوار لیکر اُسطرف چلے اور اُن صورتون کی طرف نظر جمائے چلے جاتے تھے - جیسے ہی کہ صحرا کے قریب پہونچے وہ صورتین غائب ہوگیئن - اور دُور سے پھر وہی ہنسنے کی آواز آئی "ایشر[2] رکشا کرے"، یہ کہکر اُسنے جنگل مین قدم رکھا - اُس مقام پر اسقدر تاریکی تھی کہ اپنا ہاتھ تک نظر نہین آتا تھا - اندرناتھ کا بدن بھر بھرا اُٹھا - اور پیشانی پر عرق آگیا - تمام جسم کانپنے لگا - لیکن اُسی ہنسی کی آواز سُنتے ہوئے قدم بڑھائے چلے جاتے تھے اِس اثناء مین یہ سمجھ پڑا کہ کسی نے اُنکے بدن پر ہاتھ رکھدیا - اندرناتھ نے گھبراکر دیکھا تو وہ شخص بھیس[3] بنائے کھڑے ہین - اُن دونون نے اشارہ سے اندرناتھ کو اپنے ساتھ چلنے کے واسطے کہا اندرناتھ اُنکے ساتھ روانہ ہوئے - الغرض دُور تک ساتھ ساتھ چلے گئے -

چارون طرف گنجان صحرا اور تاریکی چھائی تھی - اور اُسکے درمیان تینون شخص چلے جاتے تھے - آخر کار گنگا کنارے ایک ویران میدان مین جاکر بیٹھ گئے - اُن دونون شخصون نے مُنھ پر سے مصنوعی چہرہ کھینچ لیا - اور اُسوقت بجلی جو چمکی تو روشنی مین اندرناتھ نے اُنکو پہچان لیا - ہمایون اور ترخان دونون شخص راجہ ٹوڈرمل کے فوجی افسر تھے -

اندرناتھ متعجب ہوکر کہنے لگے "اِتنی رات کو ایسی خوفناک شکل بنائے آپ لوگ

یہان

[1] خدا محافظ ۱۲ [2] یعنی خدا حفاظت کرے ۱۲ [3] مصنوعی شکل وچہرہ بنائے ۱۲

یہان کیا کرتے ہین ؟"
ہمایون نے مسکرا کر کہا۔"اندر ناتھ کی جرأت کا امتحان لینے کو ہملوگ یہان آئے تھے"
اندر ناتھ نے ذرا غصہ کرکے کہا۔"اگر مین آپ لوگون کو امتحان دینا نہ چاہون تو؟"
ہمایون نے پھر اُسی طرح ہنسکر جواب دیا "تو ہملوگ سمجھ لین گے کہ اندر ناتھ کو اِسقدر جرأت نہین ہو"۔
اندر ناتھ نے ازراہ تمکنت جواب دیا "اندر ناتھ جری ہے یا نہین یہ بات تو اتفاق پڑنے سے ظاہر ہو سکتی ہو۔ کیا مرگھٹ مین شیاطین کے ساتھ جنگ کرنا ہی مین بہادری ہو؟۔ آپ لوگ شیطانی صورت بناکر کیون ہمکو خوف دلاتے تھے؟"
پھر ہمایون نے اُسی طرح ہنسکر جواب دیا۔"اندر ناتھ کی بیمثل جرأت سے ہماری فوج مین سب واقف ہین۔ ہملوگ صرف اِسکا تجربہ کرنا چاہتے تھے کہ آپ مین شیطانی جرأت بھی ہے یا نہین۔ کیونکہ شیطانی کام پیش آنے پر شیطانی قوت درکار ہوتی ہو۔
اندر ناتھ نے متعجب ہوکر استفسار کیا۔"کیا کسی شیطانی کام کی بھی ضرورت درپیش ہو؟"
ہمایون نے کہا۔"کیا آپ نہین جانتے۔ آپ نے ہمکو بیوقوف سمجھا؟ آپ جس مطلب کے لیے کوشش کر رہے ہین۔ جس مقصد کے واسطے بیمثل لیاقت دکھلا رہے ہین کیا اُس کام سے آپ ناواقف ہین؟ آپ کی ذکاوت طبیع دیکھکر ہملوگون کو حیرت ہو۔ راجہ ٹوڈرمل ابتک کسی کے فریب مین نہین آئے۔ لیکن آپ نے اُنکو بھی جھکہ دیا۔ خدا آپ کی عمر مین برکت دے۔ اُمید ہے کہ ضرور ایک روز ایسا ہوگا۔ کہ آپ بنگال کے ایک خاص رُکن تصور کیے جائینگے"
اندر ناتھ کو سخت حیرت ہوئی۔ ترخان نے کہا۔"ہم اور ہمایون ہمیشہ آپ کی لیاقت کی تعریف کیا کرتے ہین۔ فوج مین اور لوگ بھی ہماری طرح مخالف

سوچ رہے ہین تیئیس ہزار سوارون کا افسر معصومی فرنگودی بھی مخالفت پر آمادہ ہے۔ لیکن راجہ ٹوڈرمل ہمایون کے خیالات سے واقف ہو گئے ہین۔ اور اسقدر بیدار مغزی اور احتیاط سے کارروائی کرتے ہین کہ ہملوگون کی سمجھ مین نہین آتا۔ لیکن آپ نے اپنی چرب زبانی اور لیاقت عقل سے ٹوڈرمل کو ایسا نابینا کر رکھا ہے کہ کچھ خیال مین نہین آتا۔ شاباش!!!

اندرناتھ اور بھی متعجب ہو کر کہنے لگے "مین آپ لوگون کی گفتگو کا کچھ بھی مطلب نہین سمجھتا"

ترخان نے کہا "کیون آپ ہم سے بھید چھپاتے ہین ہم لوگون نے بارہا آپسمین بیٹھکر آپکی تعریف کی ہے۔ بارہا شراب پیکر آپ کی دعاگوئی مین مصروف ہوئے ہین۔ اور کئی مرتبہ ہم لوگون نے منصوبہ کیا ہے کہ جب ہم مخالفت کرینگے تو اندرناتھ ہی کو اپنا سپہ سالار بناوینگے" ترخان کچھ اور کہنا چاہتا تھا کہ اس عرصہ مین اندرناتھ نے غضبناک ہو کر کہا "مین مخالف نہین ہون۔ اگر آپ لوگون نے تصور کیا ہو کہ مین کوئی پوشیدہ جاسوس ہون یا جعلساز ہون۔ یا مخالفت کی خواہش سے راجہ ٹوڈرمل کی خدمت مین ملازمت کی ہے۔ تو یہ آپ لوگون کا بالکل خیال خام ہے۔ اور اگر آپ لوگ مخالف ہین تو مجھکو اجازت دیجیے کہ اپنی راہ لون۔ مین آپ کی رفاقت نہین کر سکتا۔ اور ابھی جاکر مشرح حال ٹوڈرمل سے عرض کرونگا۔ آپ لوگون نے نحس ساعت مین میرے پاس خط بھیجا تھا"

ہمایون اور ترخان کے چہرہ پر ہوائیان اڑنے لگین۔ دونون غور کرنے لگے کہ ہم لوگ اتنے روز تک بڑی غلطی مین رہے۔

معصومی فرنگودی کیا اہل ہنود کو نہین جانتے؟"

اور دونون شخص تلوار نیام سے نکالکر مقابل ہوئے۔ اندرناتھ بھی شمشیر زنی مین

کمالیت رکھتے تھے - فوراً تلوار سُوت کر کھڑے ہو گئے - ہمایون نے ہنسکر کہا "مین سمجھتا ہون کہ ابتک آپ کو ہمارے اوپر اعتماد نہین ہی - بدینوجہ ہملوگون سے اپنے خیالات مخالفانہ آپ ظاہر نہین کرتے - سچ ہے اگر اسقدر لیاقت تحفظ اسرار کی آپ مین ہوتی تو کیونکر ٹوڈرمل کو قبضہ مین لا سکتے - لیکن ہملوگون پر اعتماد نہ کرنا بے وجہ ہی - ہمسے کسی امر کے پوشیدہ کرنے کی کچھ بھی ضرورت نہین ہی - قبل اسکے کہ آپ کے دل مین خیال مخالفت پیدا ہوا - ہملوگ پیشتر ہی سے مخالف ہین یہ دیکھیے پٹھانون کے یہان سے کسقدر خطوط ہمارے پاس آچکے ہین -

اندرناتھ - غصہ سے دیوانہ وار ہو گئے - اور کہنے لگے "او کمینہ! پست ہمت! مخالف! تجھکو سزا سے مناسب دیتا ہون - جی مین آتا ہی تمھارا سر ابھی قلم کر لون - لیکن دشمن کے ساتھ اُسکی غفلت مین جنگ کرنا نہین پسند کرتا ہون - اپنی تلوار سنبھالو"

الغرض دونون مین خوب ہی جنگ ہونے لگی - تلوار کی جھنکار اُس تاریک جنگل مین برابر ہونے لگی - اندرناتھ بہ نسبت ہمایون کے جسمانی قوت اور فن شمشیر زنی مین فوقیت رکھتے تھے - ایک لحظہ مین ہمایون کا جسم بالکل مجروح ہو گیا - اور سراپا خون سے شرابور ہو گیا - آخر کار زمین پر گر پڑا - اُسوقت اندرناتھ نے للکار کر اُس سے پوچھا "کیون کم بخت اب بھی راجہ ٹوڈرمل کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنے قصورون کی معافی چاہے گا یا نہین؟ نہین تو پھر تیرا سر قلم کرکے رکھے دیتا ہون"

اِسکا جواب نہین ملا تھا کہ ترخان نے عقب سے آکر وار کیا - جبتک ہمایون اور اندرناتھ سے جنگ ہوتی رہی - ترخان دور کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا - اُن دونون مین ایسی سخت جنگ ہوتی تھی کہ ترخان دیکھکر بیخود ہو گیا - لیکن صرف ایک لحظہ کے واسطے - جب دیکھا کہ ہمایون گر پڑا - تو جست کرکے اندرناتھ پر آٹوٹا اندرناتھ پیچھے پھر کر اُس سے مصروف جنگ ہوئے - اِس اثنا مین ہمایون ہوش مین آکر

تلوار لیکر پھر وار کرنے لگا - اگرچہ وہ کمزور ہوگیا تھا - لیکن جرأت باقی تھی - الغرض دونون ایک ساتھ ہو اندرناتھ پر وار کرنے لگے - اندرناتھ سخت مصیبت مین مبتلا ہوئے - ایک مجرد شخص کا دو شخصون کے ساتھ جنگ کرنا دلگی نہین ہی - اور پھر ہمایون اور ترخان دونون مرد شمشیر زن تھے - صرف ہمایون کے کمزور ہو جانے اور رات کی تاریکی سے البتہ حفظ جان کی کچھ اُمید تھی - اندرناتھ کو کچھ بھی فکر نہ ہوئی فی الحقیقت اُنکو فکر کرنے کا موقع بھی کب ملا - صرف اپنی بے نظیر جوہر شمشیر زنی کی بدولت وہ اتنے عرصہ تک دو شخصون کا مقابلہ کرتے رہے - ایک بار اسکو ایک بار اُسکو مارتے تھے - وہ دونون عاجز ہوکر ہٹ جاتے تھے اور پھر آن کر وار کرتے - ہمایون اسقدر کمزوری سے تلوار مارتا تھا کہ جس سے ثابت ہوتا تھا کہ اب بہت دیر تک وہ نہین ٹھہر سکتا - اور جسوقت وہ گرا فوراً کامیابی ہی - لیکن یہ امر کیا کچھ آسان تھا جب تک وہ گرے - اندرناتھ کو جان بچانا مشکل ہوگیا - اگرچہ وہ فن شمشیر زنی مین یکتا تھے - لیکن دو شخصون کے مقابل نہ ٹھہر سکے - کوئی بھی ایسے موقع پر نہین ٹھہر سکتا اُنکا تمام بدن مجروح ہوگیا اور خون بکثرت جاری تھا - جب اُنھون نے دیکھا کہ اب کوئی اُمید بچنے کی نہین ہی تو ایک ایک قدم پیچھے ہٹنے لگے آنکھون سے آگ نکلتی تھی - اور بدن تھر تھر کانپتا تھا - دونون ہونٹھ دانتون مین دباتے دباتے خون جاری ہوگیا تھا - تمام جسم اور کپڑے خون سے تر بتر تھے - اور اُنکو ایک چشم زدن کی مُہلت نہ تھی - اُسوقت اُنکی صورت پر ظاہر ہوتا تھا کہ خود قوت غضبی مجسم خون فشان وجود سے جنگ مین مصروف ہی - افسوس! مصیبت کبھی تنہا نہین آتی! - اندرناتھ پر اسکے علاوہ ایک اور تازہ آفت نازل ہوئی - ہمایون نے ذرا دم لیکر پھر حملہ کیا - ترخان نے بھی اُسی وقت سخت وار کیا - دونون شخص چپ و راست سے وار کرتے تھے - اُنکے بالاشتراک حملہ سے حفاظت کے لیے اندرناتھ نے

پیچھے قدم رکھنے کا ارادہ کیا۔ دل مین تصور کیا کہ اگر دفعۃً درمیان سے ہٹ جاؤن گا تو وہ دونون باہم ٹکرا جائین گے۔ اُسوقت وہ عین گنگا کے کنارے کھڑے تھے۔ الغرض قدم ہٹاتے ہی بلندی سے دریا مین جا گرے۔

"دیبے پرتھوی ماتا تو بھی ایسی مصیبت مین مددگار ہوگی" یہی تصور کرتے کرتے اندرناتھ دریا مین غرق ہو گئے۔

ترخان اور ہمایون نے اندرناتھ کو قریب مرگ تصور کرکے اپنی راہ لی۔

داستان پندرھوین

اعانت غائبانہ

لگے ہزارون ہون زخم تن پر گرے بھی دریا کے قعر مین گر
نہ کرسکے کچھ عدو ستمگر خدا معاون ہر ایک سو ہے
صنم نے دریا سے جا اُٹھایا جو ان کو جسوقت ہوش آیا
زبان پہ تب حرف شکر لایا کہا یہ بتلا کہ کون تو ہے
ادا سے تب شوخ مسکرائی وہ بانکی چتون اُسے دکھائی
کہا مری یاد بھی بھلائی مجھے نہین اب وہ آرزو ہے
کہا تب اُسنے کہ اے مری جان کبھی نہ بھولے گا تیرا احسان
اسیر دام دو زلف پیچان یہ تیرا ممنون مو بمو ہے

ہمایون اور ترخان کا گمان صحیح تھا۔ کیونکہ اندرناتھ اِسقدر مجروح ہوئے تھے کہ اُنکو طاقت اُٹھنے کی باقی نہ تھی۔ زخمون کی چوٹ تو درکنار اِسقدر بلندی سے گرے تھے کہ بیہوش ہو گئے۔ اتفاقاً قریب مین ایک کشتی پر ایک جوان اُسوقت بیدار تھا۔ اُنکو دریا مین گرتے دیکھکر فوراً پانی مین کود پڑا۔ اور اندرناتھ کو ڈوبتے

ڈوبنے سے بچالیا - اُسوقت اور سب لوگ اُس کشتی مین سوتے تھے صرف یہ نوجوان بیٹھا ہوا بادلون کی ہولناک خوبیون کو دیکھ رہا تھا - بادلون کے گرجنے اور بجلی کے چمکنے سے اُسکی طبیعت اور بھی لہراتی تھی - گویا بیرونی بادلون کے جوش وخروش اور بجلی کی طپش سے اُسکے دلی خیالات کے ابر و برق کی تسکین ہوتی تھی -

بیہوش نعش کو پانی سے نکال لانا کچھ مشکل امر نہین ہی - آہستہ آہستہ وہ شخص اندرناتھ کو کشتی کے قریب کھینچ لایا - اور بعدہٗ خود کشتی پر جاکر اُن کو بھی کھینچ لیا - اندرناتھ کا بدن خون آلود دیکھکر اُسکو سخت حیرت ہوئی - نہایت ہوشیاری سے زخمون کو پانی سے دھویا - اور ایک خشک کپڑا اُن کو بچھایا - اور ایک ایک زخم پر بڑی خبرداری سے پھاہا رکھا - اگرچہ تمام جسم زخمی ہوگیا تھا لیکن یہ خیریت ہوئی کہ کوئی زخم کاری اور مُہلک نہین لگا تھا اُسکو یقین ہوا کہ تمام رات اِس طرح رہنے سے صبح کو بہت کم تکلیف باقی رہیگی - اندرناتھ رات کو آرام سے سوئے - صبح کو آنکھ کھُلی تو دیکھا کہ ایک خوبرو جوان پاس بیٹھا - ہے تھوڑی دیر اُسکی طرف دیکھنے سے اندرناتھ نے دل مین خیال کیا کہ اس شخص کو تو شاید ہمنے کبھی دیکھا ہی - لیکن کس مقام پر دیکھا ہے یہ نہین معلوم - کہنے لگے - "وہ ای شخص تُنے میری جان کی حفاظت کی ہی - مجھکو ڈوبنے سے بچالیا - یہ تو کہو کہ تم کون ہو؟ اور مین تمھارے ساتھ کیا سلوک کرون جو اِس عنایت بیغایت اور احسان سے سبکدوشی حاصل ہو؟ تُنے میری جان بچائی ہے اگر راجہ ٹورمل سے گذارش کیا جائیگا تو جو تمھاری خواہش ہوگی وہی تمکو دلایا جائیگا "

جوان نے کہا "مین ایک امر چاہتا ہون اور کچھ نہین جانتا لیکن اندرناتھ کیا آپ مجھکو بھول گئے ؟" یہ کہکر اُسنے مسکرا دیا - وہ حالت آمیز

تبسّم اندرناتھ کو فراموش نہین ہوا تھا وہ شکرین تکلم ابتک اندرناتھ کے پردۂ گوش مین گونج رہا تھا - فوراً جلدی سے پاس جاکر کہا -

رُنی رتن ! بھکارن ! مین اِس زندگی مین تمکو فراموش نہین کرسکتا لیکن مردانہ وضع اندرناتھ کچھ اور کہنا چاہتے تھے لیکن اُس بھکارن یعنی بملا نے ناک پر اُنگلی رکھکر ممانعت کی اور آہستگی سے کہا " اِس کشتی کے لوگون مین یہ کوئی نہین جانتا کہ مین عورت ہون - بھید کھل جانے سے میرے حق مین بہتری نہین ہے - سُنیئے "

اندرناتھ کو سخت حیرت ہوئی - اُس عورت کے رُخ کی طرف نظر کرنے لگے اُسکی وہ شباہت تبدیل ہوگئی - وہ رسیلی نظر وہ مند مسکان جاتی رہی - چہرہ پر افسردگی اور سنجیدگی آگئی - باآواز مردانہ بملا نے کہا " مہیشر کے مندر مین جو مین نے ایک درخواست کی تھی کہ میری ایک اور استدعا ہے اُسکو یاد کیجیے - اَب وہ یہی استدعا ہے کہ آپ مجھکو فراموش کردیجیے "

اندرناتھ کو حیرت ہوئی اور کچھ بات زبان سے نہ نکلی - پھر بملا نے کہا - وہ استدعا یہ ہے کہ جس اشتیاق اور محبّت کی نظر سے مین نے آپ کو دیکھا تھا وہ " موہنی مورت " فراموش ہوجائے - میرے آئینۂ دل پر جو عکس پڑگیا ہے وہ جاتا رہے " -

پھر بھی اندرناتھ کی زبان سے کچھ بات نہ نکلی - اندرناتھ کو پہلے بھی دو ایک مرتبہ گمان ہوا تھا کہ وہ عورت اُنکو پیار کرتی ہے لیکن اِسقدر الفت کا خیال نہین تھا - اَب اُس محبّت کی کیون بیخ کنی کرتی ہے ؟ اندرناتھ کو کچھ بھی اِسکا سبب نہین معلوم ہوا سنّاٹے مین رہ گئے -

بملا نے پھر کہا " میرے صفحۂ دل پر جو نقش محبّت پڑگیا ہے اُسکے حک کرنے کی تدبیر کرونگی - اور اگر وہ نقش دُور نہ ہوسکیگا تو ایسے دل ہی کو سینے سے نکالڈالونگی "

اندر ناتھ نے آہستگی سے پوچھا "تمھارے اِس عہد کا کیا سبب ہے؟
بملا نے کہا "مجھکو آپ کی محبّت سے تو زوجیت مدنظر تھی۔ لیکن اُس محبّت سے کسی کی سوتیت بننا منظور نہین ہے۔

مین اِسطرح کا دل لگاتی نہین	یہ شرکت کسی طور بھاتی نہین

مین تو بہ قسمت ہی ہون۔ پس دوسرے کے عیش مین خلل انداز ہونے سے کیا فائدہ
اندر ناتھ کو سرلا کی باتون کا خیال ہوا۔ اور خاموش ہو رہے۔ اُسی روز علی الصباح لشکر مین غل ہوا کہ ہمایون اور ترخان کل رات کو قلعہ چھوڑ کر مع اپنی فوج کے غنیم سے جا ملے
اندر ناتھ کشتی پر سوار ہوکر آہستہ آہستہ اپنے قیامگاہ کو روانہ ہوئے۔

داستان سولھوین

کملا

خیال جانان بندھا ہے دل مین عجب طرح کی ہے بیقراری
نہ تن کو راحت نہ دل کو تسکین فزون ہے ہر لحظہ آہ و زاری
نہ باغ و گلشن ہی دلکو بھاوے نہ کوئی گفتار ہی خوش آوے
اُمنڈ کے دل اشک غم بہاوے ہوا ہے جی زندگی سے عاری

ناظرین یہ خیال فرماتے ہونگے کہ بملا ایسی وضع بنائے مونگیر مین کیون پھرتی ہے اسکی توضیح کرنے کے واسطے اُسکے پیشتر کا حال بیان کرنا ضرور ہے۔ پس ہم اُسی مقام سے شروع کرتے ہین جہان سرلا اور اندر ناتھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ ہم پہلے ذکر کر چکے ہین کہ اچھامتی دریا کے کنارے مہیشر کے مندر سے کچھ فاصلہ پر ایک چھوٹا گانون تھا۔ مندر کے پنڈا لوگ اکثر مندر ہی مین رہتے تھے

لیکن مہنت چندر شیکھر کو یہ گانون بہت پسند تھا۔ وہ اکثر یہین قیام پذیر رہتے تھے۔ مندرون کے مہتمم بنڈا لوگ جیسے خود غرض اور آرام پسند ہوتے ہین چندر شیکھر ویسے نہین تھے۔ انکے عادات حمیدہ اور اخلاق پاکیزہ تھے۔ بہت سے لاوارث برہمنون کے لڑکے اور لڑکیون کو اسی موضع مین رکھکر اُنکی پرورش کرتے تھے۔ اور اُنکو اپنے بھائی بہن کی طرح عزیز تصور کرکے نہایت شفقت سے پیش آتے تھے۔ چندر شیکھر مندر کا کام کئی ایک معتمد بنڈون کو سپرد کرکے خود مع وابستگان اعانت طلب وغیرہ اِسی موضع مین رہکر "سری شیوجی" کی عبادت مین مصروف رہتے تھے۔ اور گاہے مہیشر کے مندر مین بھی چلے جاتے تھے۔ املا نامے ایک یتیم لڑکی کو اپنی خاص لڑکی کی طرح بڑے ناز و نعم سے پرورش کرتے تھے۔ املا نے اُس موضع کا نام "آشرم یا بن آشرم" رکھا تھا۔ رفتہ رفتہ سب لوگ "بن اسرم" ہی کہنے لگے۔ اب اُسی نام سے اُس مقام پر ایک بڑا موضع آباد ہی۔

چندر شیکھر کے اوصاف جیسے کچھ کہ پاکیزہ تھے ویسے ہی نیکوکاری بھی اُنمین تھی۔ اُنکی شکل وصورت دیکھنے سے زمانۂ قدیم کے رشی مُنی کے مانند معلوم ہوتی تھی۔ اور وہ بن آشرم بھی قدیم آشرم کے مانند نظر آتا تھا۔

اُنھون نے قدیم شاستر ہی پڑھی تھی۔ اور کُل عادات اپنی پرشیون کے مانند کرلی تھین۔

طالبعلمون کو پڑھانا۔ لاوارثون کی پرورش کرنا۔ گوشۂ تنہائی مین بیٹھکر پرمیشر کی عبادت کرنا۔ یہی اُنکا خاص کام تھا۔

شام ہو گئی تھی۔ جو لوگ کسی کام کے واسطے فاصلہ دُور پر گئے تھے۔ ایک ایک کرکے آشرم کو واپس آنے لگے۔ مکانون کے چھپر اور درختون کی چوٹیون پر اور سبزہ زار پُر اشجار مین جس طرف دیکھو دُھوان چھا رہا تھا۔ دو ایک مکانون مین

چراغ کی روشنی بھی ہو رہی تھی - آشرم مین صورت تسکین اور عالم سکوت چھا رہا تھا برہمن لوگ "سندھیا بندنا" مین مصروف تھے - کوئی برہمنی گھر کا کام کر رہی تھی - کوئی لڑکے کو مہابھارت کی کتھا سنا رہی تھی - چھوٹی چھوٹی لڑکیان کوئی بوہرن کے بچون کے ساتھ کھیل رہی تھین - اور کوئی ہرن کی آنکھون سے اپنی ہمجولیون کی آنکھ کو کشادگی اور صفائی مین تشبیہ دیتی تھین - ایک طرف عورتین دریا سے پانی کے گھڑے بھر کر لیے آتی تھین - مکانون کے صحن مین ہرن اور ہرنیان خوشی سے اپنے جسم کو کھجلا رہی تھین - اِس اثناء مین شام کا گھنٹہ بجا - اور اُسکی آواز درختون سے ٹکرا کر آسمان پر جا پہونچی - آواز ناقوس جو اکثر شام و صبح کو ہوتی ہی - اُس سے زیادہ محرک یادِ معبود اور موثر یکسوئی قلب انسان کوئی دوسری آواز نہین ہی - اُس مقدس آواز کو سُنکر جوگیون کے دل کا دروازہ کشادہ ہو گیا - اور وہی لوگ جمع ہوکر باآواز بلند مناجاتی بھجن گانے لگے - بعض برہمنی بھی اپنے روتے ہوے بچون کو خاموش کر کے اُنکے ساتھ مالک "استت" کرنے لگین - کوئی برہمن کی لڑکی سر سے گھڑا نیچے رکھکر استت کے بھجن گانے لگی -

چھوٹی چھوٹی لڑکیان جو ہرنون کو چارہ کھلا رہی تھین - چارہ کھلانا موقوف کر اُسی پرستش مین مصروف ہوئین -

کھلاڑی لڑکون نے بھی تھوڑی دیر لہو و لعب سے دست کشی کر کے اُسی عبادت مین شرکت کی - بہت چھوٹے بچے بھی اپنی مان کا طرز دیکھکر ویسی ہی نقل کرنے لگے - الغرض مرد و عورت لڑکا لڑکی سب کے مناجاتی نغمہ کی آواز کا مجموعہ بھی اُسی ناقوس اور گھنٹہ کی آواز مین مشترک ہو بلندی فلک پر جا پہونچا -

بعدہ جب پرستش کا اختتام ہوا - پھر اُس آشرم مین عالم سکوت نظر آیا -

سلہ عبادت معبود ۱۲ سلہ پرمیشر کی حمد و ثنا ۱۲

اُسی روز شام کو دو مسافر دریا کنارے پہونچے - اُن مین ایک تو وہی سُرلاتھی دوسری کملا
کملا بہت روز سے اِس مقام پر رہتی تھی - برہمن کی لڑکی تھی اور عمر اُسکی تقریباً
اٹھارہ سال کی ہوگی - یہ کسکی لڑکی تھی - کسکی زوجہ تھی - اِسکے خاوند کی وفات کو
کسقدر عرصہ گذرا یہ بات کسی کو نہین معلوم تھی - عندالاستفسار وہ رو دیتی تھی اِسوجہ
سے کوئی اُس سے دریافت نہین کرتا تھا -

کملا کی طبیعت اور عادت دیکھکر آشرم کے لوگ متحیر ہوتے تھے - کملا کے
مزاج مین تحمل اور افسردگی اور دور اندیشی کی صفت پائی جاتی تھی گنجان درختون
کے سایہ مین تنہا بیٹھکر اِس عالم ناپائدار کے خیالات دُور کرکے عین دوپہر کے وقت
معقول تصورات قلبی ہونا کملا کو بہت مرغوب تھا - دوپہر کے وقت سنسان
مقام مین بُوم کی آواز متوحش کو نغمۂ محبت تصور کرکے بہت دلچسپی سے سُنتی تھی -
دریاے اچھامتی جو آشرم کے متصل روان تھا اور درختان موقوعۂ ساحل
کی پابوسی کرتی تھی ایسے مقام پر شب تاریک مین مجرد بیٹھکر مستغرق تصور رہنا کملا کو
بہت مطبوع اور پسند تھا اُس آواز دلگداز کو سُنکر کملا کی طبیعت مین مختلف تصورات
پیدا ہوتے - وہ کون تصورات تھے ؟ یہ کون بتلا سکتا ہے ؟ اگرچہ چندر شیکھر اُسکو
اپنے مکان مین بڑی آرام سے رکھتے تھے اور لڑکی کی طرح اُسپر لطف و کرم
کرتے تھے - الّا وہ ہمیشہ دل بستہ اور مغموم سی رہا کرتی تھی - گفتگو کرتے کرتے
وہ کسی فکر مین مستغرق ہو جاتی تھی - اور جب لوگ ہنس دیتے تو وہ شرما
جاتی تھی اور پھر بات چیت کرنے لگتی - وہ باتین اُسکی کیسی شیرین اور پاکیزہ
خیال سے بھری ہوئی ہوتی تھین - گویا سامعین کے گوش حق نیوش مین
آبحیات پلاتی تھی - کملا ایک حسین عورت تھی - دونون آنکھین اُسکی بڑی بڑی
اور متحمل اور تفکر آمیز تھین - اُسکے تمام جسم سے علامات تشویش خاطر پائی جاتی تھین

بدن اُسکا نزاکت آمیز تھا - اور وہ نزاکت بسبب پوشش لباس سادہ علامت بیوگی کے (مثل گل نیلوفر کے جو سوار سے محیط ہو) زیادہ تر حزین معلوم ہوتی تھی - لیکن اسکی صورت شگفتہ نیلوفر کی طرح نہ تھی بلکہ شام کے وقت جس طرح نیم شگفتہ کنول پانی کی حرکت سے آہستہ آہستہ جنبش کرتا ہی - یا غروب آفتاب کے وقت جسطرح وہ مستغرق خیال نظر آتا ہی - وہ نازک بدن عبادت گذار "بتتوانی[سلہ]" ہمیشہ متفکر اور اِس عالم اسباب مین نیم شگفتہ ہی رہتی تھی - چندر شیکھر سے کملا ہمیشہ پنا کہکر مخاطب ہوتی تھی - اور اُنکے مکان کے تمام امورات خانگی کو انجام دیتی تھی - اور گاہ گاہے بوقت فرصت اُس گوشۂ اشجار مین جا بیٹھی تھی -

سکھنڈ براہمن نے اِسکا نام بن دیوی رکھا تھا - اِسوجہ سے اور لوگ بھی اُسکو اِسی نام سے موسوم کرتے تھے - فی الحقیقت جو عورت بطریق مذکورہ بالا بیابان گردی مین خوش رہے اُسکو بن دیوی کہنا نامناسب نہین ہی -

آج شام کے وقت کملا سرلا کو ساتھ لیے جنگل مین گشت کر رہی تھی - اور اِسوقت وہ دونون دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی تھین کملا سرلا کو بہت پیار کرتی تھی - اُس سلیم المزاج لڑکی کو کون نہین پیار کرتا تھا؟ سرلا بھی کملا کے غم سے مغموم ہوتی تھی - رفتہ رفتہ دونون مین نہایت محبت ہوگئی تھی -

ناظرین والاتمکین کو شاید اشتباہ ہو - کہ سرلا کیون مغموم ہونے لگی؟ - نادان لڑکی کی طبیعت مین تشویش کیسی ہ؟ -

سنو صاحب! سرلا اب نادان لڑکی نہین ہی - سرزمین دل مین تخم درد محبت نے نشو و نما پایا ہے - جس روز اندرناتھ سرلا سے رخصت ہوئے - اُسی روز سے اُسنے معلوم کیا کہ عشق کسکو کہتے ہین - اور درد فراق کیا چیز ہے - اگرچہ اشک

سلہ عورت ریاضت کنندہ ۱۲

بدستور سابق سعادتمند اور وفادار لڑکی تھی - لیکن اَب یہ تھا کہ والدہ کی اطاعت اور خدمت کرتے کرتے ایک اور شخص کا دھیان آجاتا تھا ایک دوسری "پریم مورت" اُسکے چشمانِ دل کے رو برو پھرا کرتی تھی - اگرچہ اَب بھی سرلا بدستور قدیم کاروبار مین محنت کرتی تھی - لیکن کام کرتے کرتے آہ سرد بھرنے لگتی - اور آنکھون مین آنسو بھر آتے پھر شرماکر فوراً آنکھ پونچھ کر کام کرنے لگتی - اور پھر اشک بھر آتے تھے - اُس طفلانہ مزاج کے نیلوفری چہرہ پر اُسطرح اشک کی روانی دیکھکر دل دردمند اور یاس ہونے لگتا تھا - وہ کس فکر مین رہتی تھی ؟ یہ بات دریافت کرنے پر سرلا نہین بتلا سکتی تھی - لیکن ہم قیاس کر سکتے ہین رودرپور مین اُس چاندنی رات کو جو ماہ طلعت ملک سیرت شکل نظر آتی تھی - وہ پھر اَب کبھی دیکھنے کو ملیگی اور اُسکے دیدار سے تسکین جی ہوگی جسکے گلوے مصفا مین ہنستے ہنستے پھولون کی مالا پہنائی تھی - کیا اُسکے درشن پھر کبھی میسر ہونگے ؟ - پیارے سریندرناتھ پھر کبھی درشن دکھلاؤگے ؟ اِسی فکر و خیال مین سرلا کام کرنا بھول جاتی تھی - اور چار و نطرف سنسان نظر آتا تھا - چشمان دل مین وہی "رودرپور کی کُٹی" نظر آتی تھی - اور اوسکے نزدیک وہی پھلواری وہی پھولون کے درخت اور وہی نورانی آسمان اور وہی شب ماہتاب اور وہی اندر ناتھ کی پریم مورت - پھر یکایک آنکھون مین اشک بھر آتے تھے - ڈوپٹے سے آنسو پاک کر پھر کام کرنے لگتی تھی - اور پھر وہی خیال دامنگیر ہوتا تھا - جسطرح شام کے وقت سایہ بتدریج زمین و آسمان مین محیط ہوجاتا ہے - اُسی طرح وہ تصوّرِ عشق بھی رفتہ رفتہ سرلا کے دل محبّت منزل مین مسلط ہوتا جاتا تھا - دل مین کہتی تھی کہ اگر ایکبار بھی اُس مونس و ہمدم کا دیدار حاصل ہوتا - ایک لحظہ کے واسطے ہی ملاقات دلدار ہوجاتی تو کہتی - کیا کہتی ؟ نہین کچھ نہین - اگر ایسا ہوتا تو اپنا دل سوزان اُنکے سینہ مین لگاکر اور اپنا سر اُنکے دوش پر رکھکر ایکبار آسودگی سے روکر آرام خلد برین حاصل کرتی - کمبخت ! رونے کے سوا

اور تیری کچھ خواہش نہین ہی؟ -

پھر دل مین جوش آگیا - کیا اندر ناتھ کا ایک مرتبہ بھی دیدار میسر ہوگا؟ ضرور ہوگا - لیکن کب حاصل ہوگا؟ ابھی کیون نہین حاصل ہوتا؟ اندر ناتھ کیا آتے ہین؟ کیا اُنھون نے سرلا کو فراموش کیا؟ پھر سرلا کی آنکھین اشک آلود ہوگئین - اندر ناتھ بخیریت تو ہین؟ روتے روتے تمام بدن آنسوون سے تر ہوگیا - وہ لڑکی اپنی پریم کہانی کسی سے نہین کہتی تھی - جس آتش غم سے اُسکا دل سوزان ہو رہا تھا - وہ کسی پر ظاہر نہین کرتی تھی - در پردہ اُسکو آب اشک رواں سے فرو کیا چاہتی تھی - اور مثل مادہ کبوتر ستم رسیدہ صیاد بحالت بیتابی ویرانۂ صحرا مین درد و غم برداشت کرتی تھی - اور آشرم نیواسی ہائے! اُن مین کوئی بھی سرلا کے رنج و غم سے واقف نہ تھا برہمن لوگ اپنی پوجا پاٹ مین مصروف رہتے تھے - برہمنون کی لڑکیان بھول بھال اس غم کو سمجھتی ہی نہین تھین - اِس کوچہ سے واقف ہی نہین تھین - سرلا کو افسردہ دل اور مضمحل دیکھکر پوچھتی تھین - سرلا! آج تمھارا چہرہ بہت سست ہی - کیا کچھ دُور ہوتا ہی؟ یا کسی قسم کا کچھ رنج ہی - یا کوئی خیال پیدا ہوا ہی؟ اِس مزاج پرسی سے اُسکو شرم معلوم ہوتی تھی - اور وہان سے اُٹھکر علٰحدہ چلی جاتی تھی - اِسوقت اُسکی پیاری املا کہان ہی؟ شفقت آمیز کلام سے تسکین اور تشفی کرنے والی - دلفریب تبسم سے طمانیت دینے والی املا کہان ہی؟ -

آشرم نیواسیون مین سے ایک ہی شخص نے سرلا کے خیالات پر آگاہی حاصل کی تھی - کملا کبھی کبھی سرلا کو اپنے ساتھ اُس ویرانۂ صحرا مین دریا کنارے گنجان سایہ دار درختون مین لیجاتی اور تشفی آمیز کلام سے اُسکو سمجھاتی اور اُسکو اپنا رفیق اور ہمدرد بناتی - پاک الفت کی داستان بیان کرتی - دُکھ درد کی کہانی کہتی - صبر و شکیبائی کا ذکر کرتی - سرلا کی آنکھون سے آنسو پونچھتی اور اپنی چھوٹی بہن

کی طرح اُسکا پیار کرتی تھی -
سرلا اُسکی باتین سُنتے سُنتے اپنا درد وغم بھول جاتی اور اُسکے چہرہ کیطرف نظر کرنے لگتی تھی - جس ویرانہ مین اُسکو تنہا جانے مین خوف معلوم ہوتا تھا - کملا کی ساتھ بلا وسواس چلی جاتی تھی - الغرض جب اِن دونون کی یکجائی ہوتی تھی کملا بلا تکلف ہوکر ہر قسم کی گفتگو کرتی تھی اور اپنے خیالات باطنی بھی اُس سے مشرح بیان کرتی تھی -
سرلا بھی بطریق عادتِ طفلانہ دل لگا کر سُنتی تھی - وہ خیالات اُسکو بہت پسند آتے تھے - اور اُسی سے وہ اپنا رنج بھول جاتی تھی - آج شام کے وقت بھی دونون اُسی دریا کے کنارے بیٹھی ہین -

داستان سترھوین

بتلاؤ تو کون ہی

نہین دیوانہ دو جب سینہ افگار	کرین ہر ایک اپنا رنج اظہار
ہر اک ہو خنجر الفت سے گھائل	خیال یار مین ہر وقت مائل
عزیز و خانمان سب کرکے برباد	کرین جا کوہ اور صحرا کو آباد
خم دل مین شراب درد بھر کے	پیالے چشم کے لبریز کر کے
کرین جب داستان غم کی تکرار	نہو پھر ختم وہ مرغوب گفتار

کملا نے کہا " سرلا "
سرلا نے کچھ جواب نہین دیا - صرف کملا کی طرف دیکھنے لگی -
کملا نے پوچھا " آج تو اسقدر رنجیدہ خاطر کیون ہی ؟ "
سرلا نے سر جھکا لیا -
کملا نے دیکھا کہ آج اُسکو شدت غم سے زیادہ پریشانی ہے بہت محبت سے

اُسکے نزدیک جا بیٹھی اور اُسکے دونون ہاتھ پکڑ کر محبت آگین کلام سے اُسکا غم غلط کرنے لگی۔ جب اُسکو کسی قدر تسکین ہوئی کملا نے کہا۔

"بہن! اس روے زمین پر تجھ سے بھی زیادہ بدقسمت عورتین ہین۔ تمھاری تو مان موجود ہی۔ وطن ہی۔ وارث دل و جان زندہ ہین۔ تمکو سب قسم کی کامیابی اور حصول مقصد کی امید ہی۔ لیکن اس جہان مین تو ایسی بھی کوئی کوئی عورتین ہین جنکا کوئی ذریعہ نہین ہی۔ آیندہ کی کچھ اُمید نہین۔ گذشتہ حالتون کی کچھ یاد نہین۔ دنیا مین کوئی سُکھ نہین اور نہ کوئی شریک غم ہی۔ صرف ایک تشویش اور تفکر رفیق دلسوز ہے۔ وہی ہر دم شریک حال ہی"

سرلا نے کسیقدر شرما کر کہا۔ بہن! جب مین تمھاری کیفیت خیال کرتی ہون اپنا غم فراموش ہو جاتا ہی تم کس طرح ایسی مصیبت برداشت کرتی ہو؟

کملا "ایشر نے عورتون کا وجود صرف مصیبت کے برداشت کرنے کے واسطے بنایا ہی مرد جسقدر غم و الم برداشت کرتے ہین ہمکو اُس سے دہ چند برداشت کرنا واجب ہی"

سرلا "اور اگر نہ برداشت کرسکین؟

کملا "تو پھر کیون صورت نسوان اختیار کی؟۔ خیال کرو کہ مردون کے واسطے تو عزت و توقیر ہے۔ جاہ و حشمت ہی۔ ناموس خاندان ہی۔ افتخار و ناموری ہی۔ زندگی کے بہت سے وسائل ہین۔ عیش و آرام کے بہت سے وجوہات ہین۔ ایک نہو تو دوسرا اور دوسرا نہو تو تیسرا ذریعہ راحت و فرحت دستیاب ہو جاتا ہی علی ہذا اسی طرح اپنی تمام حیات بسر کر سکتے ہین۔ خواہشات دلی حاصل ہون یا نہون۔ لیکن جب تک خواہشات دامنگیر ہین ضرور ہے کہ امید بھی قائم رہے۔ اور تب تک زندگانی بھی وبال نہین ہوتی ہی۔ ایسا کون شخص ہے جسکے دل مین کوئی امید نہین ہی؟ جوانون کو عشق خوبان۔ خواہشات اعلا۔ عز و توقیر۔ عفو شعاری حصول نیکنامی کی تمنا رہتی ہی

بدھون کو افزونی مال - موجودگی فرزندان - وکثرت خاندان - وغیرہ مختلف خواہشات ہوتی ہین - اور بدقسمت عورتون کو کیا ہی؟ کملا ایک ساعت خاموش ہوگئی - سرلا کی طرف دیکھا - تو یکسوئی طبیعت سے سُن رہی تھی اور اُسی کی طرف دیکھ رہی تھی - پھر کہنے لگی -

بدبخت عورتون کو کیا ہی؟ اس بحر ناپیدا کنار دنیا مین صرف ایک ذراسی کشتی مثل حباب کے ہے - یعنی الفت - اسی اُلفت پر توکل کلی کرکے وہ اس جہان مین آتی ہین - اگر وہ کشتی بدقسمتی سے غرق ہوگئی - تو پھر کوئی بھی مدد و معاون نہین ہی تسکین دل کی کوئی سبیل نہین ہے نہ کوئی اُمید ہی نہ سہارا - اُس بحر ذخار مین بجز غرق ہوجانے کے دوسری کوئی شکل نہین ہی -

سرلا نے کہا "بہن! مین سمجھتی ہون کہ تمکو نہایت درجہ غم ہی کیونکہ تمھارا کوئی نہین ہی کوئی اُمید بھی نہین ہی" -

کملا نے جواب دیا - اے سرلا تاہم مین مغموم نہین ہون - غور و فکر کی اعانت سے مین نے سب قسم کے رنج کا فراموش کردینا اختیار کیا ہی - صرف غور و فکر ہی میری زندگی کا سرمایہ ہے - عین دوپہر کو جب مین اُس درخت کے سایہ مین بیٹھکر اُسکے خشک پتون کی "ہرہراہٹ" اور آواز بوم کا ترانہ دلکش سُنتی ہون - اُسوقت میری طبیعت کو کمال تسکین پیدا ہوتی ہے - آسمان پر متفرق سلسلۂ ابر سفید کے درمیان وہ جو نور ماہتاب نظر آتا ہے - کبھی ابر کی تاریکی مین پوشیدہ ہوجاتا ہے - اور گاہے پھر مصفا نیلگون آسمان پر نمودار ہوکر اپنی شعاع کو شائع کرتا ہی - اسی ماہ اور اسی آسمان کی طرف دیکھکر ازحد استراحت دل حاصل کرتی ہون - فطرتی سکون اور استقلال پر عمل کرتے کرتے میری طبیعت نے بھی وہی خاصیت اختیار کی ہی - الغرض قدرتی نیرنگیان مشاہدہ کرنے سے میرے دل مین جو خیالات نامحدود اور تصوّرات ناپیدا کنار خارج از تکلم پیدا ہوتے ہین - اُن کی تقریر

نہین کر سکتی - اور انھین خیالات کی محویت مین مین باولی رہتی ہون - دل شکستہ نظر آتی ہون -- مین دنیا مین نہین ہون - جس مقام پر خواص قدرت کی بیقیاس توقیر جلوہ افروز ہے میری طبیعت ہمیشہ اُسی مقام پر مثل پرکار گردش کیا کرتی ہے ،،
سرلا - ایک لحظہ خاموش رہ کر کہنے لگی - "وو بہن ! مین تمھاری حالت گذشتہ کی کیفیت سننے کی کمال مشتاق ہون ،،
کملا نے کہا "سرلا ! تمنے وہی سوال ہمسے کیا - اس شرم نیوا سیون کو تو مین نے کچھ بتلایا نہین - لیکن ای بہن ! اپنے پوشیدہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مین سچ سچ کہتی ہون کہ میری زندگان کس قدرتی دام محبت مین وابستہ ہے - لیکن مین اُس سے آزادی نہین حاصل کر سکتی - مجھکو کچھ یاد ہی نہین ہے -
سرلا کو تعجب ہوا پھر پوچھا "وو کچھ یاد نہین ہے ؟ تمھارا مکان کہان ہے ؟ ،،
کملا "مجھکو یاد نہین ہے ،،
سرلا "وو تمھارے باپ کا کیا نام ہے ؟ ،،
کملا "وو کچھ یاد نہین ہے ،،
سرلا "تمھاری شادی کہان ہوئی تھی ؟ ،،
کملا "وو یاد نہین ہے ،،
سرلا "وو تمھارے شوہر نے کب اور کسطرح وفات پائی ؟ ،،
کملا "وو کچھ بھی یاد نہین ہے ،،
سرلا کو سخت حیرت ہوئی - اگر دوسرا کوئی شخص ہوتا تو یہی یقین کرتا کہ کملا جھوٹھ کہتی ہے - لیکن سرلا کے خیال مین یہ بات نہین آئی - کیونکہ جس کملا کی عزت وہ اپنی بڑی بہن کے مانند کرتی تھی - کیا وہ اُس سے جھوٹ کہیگی ؟ یہ یقین نہین ہو سکتا تھا - اگر یہ بھی تو خیال مین نہین آتا کہ کوئی شخص اپنی زندگانی کی تمامی

سرگذشت بھول جاوے۔ سرلا کے دل مین یقین ہوا کہ کملا کے حالات زندگانی مین کچھ اسرار ہے۔ بیچاری کسی سخت بددعا مین گرفتار ہے۔

کملا نے پھر کہا۔ مجھکو صرف اسقدر یاد ہے کہ کچھ روز حالت بیخبری مین رہی تھی دل مین کمال اضطرابی معلوم ہوتی تھی۔ اور فرط غم سے حالت سکتہ کی ہوگئی تھی۔ اُسی بیتابی مین بحالت خواب ایک "دیو مورت[1]" نظر آئی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ نامحدود و نیلگون آسمان کے درمیان ماہتاب کی شعاع کے مانند ایک شفاف پارۂ ابر مین وہ مورت متمکن ہی۔ پہلے یہ خیال کیا کہ "اندر مہاراج" ہونگے۔ لیکن اُسکے گلو مین رشتۂ زنار پڑا تھا ہاتھ مین ڈانڈ تھی۔ اور اُسی ڈانڈ سے بحر فلک مین اُس کشتی سحابی کو چلا رہا تھا شیو جی کے ہاتھ مین ترسول ہوتا ہے سری بشن کے نیلوفری ہاتھون مین سنکھ چکر۔ گدا۔ پدم۔ ہوتے ہین۔ لیکن ڈانڈ کسی دیوتا کے ہاتھ مین نہین سُنی تھی آسرم نیواسی بھی کوئی نہین بتلا سکتے ہین۔ خیر کچھ ہوگا۔ مجھکو جب اُس حالت سکوت سے صحت ہوئی۔ لوگون نے مجھسے کہا کہ تو بیوہ ہوگئی۔ باقی حالت گذشتہ مجھکو کچھ بھی یاد نہ رہی۔ چونکہ اپنے شوہر کی باتون کا مجھکو کچھ خیال نہین رہا لہذا بیوہ ہونے کا بھی کچھ غم والم نہین ہوا"

سرلا اور بھی حیرت زدہ ہوگئی۔ ایسا تعجب انگیز حال سُنکر کچھ خوف بھی معلوم ہونے لگا آسرم نیواسی لوگ تو کملا کو "بن دیوی" کہا ہی کرتے تھے۔ اب اُسکی گفتگو سُنکر سرلا کو بھی یقین ہوا کہ کملا خلقت انسانی سے نہین ہے۔ بالضرور کوئی "دیوی" ہے "کثرت غم سے قوت حافظہ زائل ہوجاتی ہے"۔ سرلا اِس بات سے ناواقف تھی۔

کچھ دیر بعد سرلا نے پھر پوچھا۔

"تم اِس آسرم مین کیونکر آئین ؟"

[1] فرشتہ صورت ۱۲

کملا نے جواب دیا "جب مین اُس سخت عذاب مین گرفتار تھی لوگون نے مجھسے کہا کہ تو اب نہ بچیگی - پتا چندر سیکھر اُسی زمانہ مین تیرتھ جاترا سے واپس آئے تھے اُنکے دل مین رحم بہت ہی - الغرض اُنھون نے میری جان کی حفاظت مین کوشش کی - اُس مقام پر کوئی عزیز و رشتہ دار میرا تو موجود نہ تھا لاوارث بیوہ کی اُنھون نے سرپرستی قبول کی - اور اپنی کشتی پر سوار کر لیا - اُسوقت بھی مین اُسی غم مین بیہوش تھی سب لوگون نے بھی باور کر لیا تھا کہ اُس کشتی پر میری زندگانی کا خاتمہ ہو صرف چند ساعت کی مہمان ہی - کئی روز پانی مین چلتے چلتے صحت بخش دریائی ہوا کی تاثیر اور پتا کی معقول تیمار داری سے رفتہ رفتہ مجھکو افاقہ ہونے لگا - جسم ناتوان مین جان آگئی - ع فراق یار سے مر مر کے آخر زندگانی کی - لیکن پہلی حالت مجھکو بالکل فراموش ہوگئی کہ مین کون ہون - کسکی لڑکی ہون - کسکی زوجہ ہون - یہ باتین کچھ بھی یاد نہین - بخوبی صحت ہونے کے کچھ روز بعد وہ کشتی اِسی آشرم کے متصل قیام پذیر ہوئی اُسی روز سے مین پتا کے گھر مین ہون -

یہ باتین سُنتے سُنتے سرلا بھی چشم پُر آب ہوگئی - آہستہ آہستہ کملا کے پاس جا کر اُسکے ہاتھون کو پکڑ کر کہنے لگی "بہن! اب مین اپنے واسطے رنج نہ کرونگی - تمھارا اِس دُنیا مین کچھ نہین ہی - تمھارے کوئی بھی نہین ہی - اِسکا ہمکو بہت رنج ہی"

نیک خصال سرلا غیرون کی مصیبت سے دردمند ہو جاتی تھی -

کملا نے جواب دیا کہ "بہن! میرے واسطے رنج کرنا بیفائدہ ہی - رنج کا باعث یادداشت ہوتی ہی - جسکو کچھ یاد نہین اُسکو رنج بھی نہین ہے - مجھکو اگر اپنے والد کا خیال ہوتا - خاوند کی یاد ہوتی - تو مین ہرگز زندہ نہ رہ سکتی - ابھی تو مین بطریق عادت طفلانہ دنیوی تفکرات سے آزاد اسی صحرا

مین پھرا کرتی ہون - انواع اور اقسام کے خیالات عالم بقا سے مسرور رہتی ہون - فطرت کی بیشمار خوبیون کو دیکھکر محو تماشا ہو جاتی ہون ؎

نظر آتی ہین ہر سو صورتین ہی صورتین مجھکو	کوئی آئینہ خانہ کارخانہ ہے خدائی کا

اب میرے والد اور شوہر کے قائم مقام وہی پرمیشر کی قدرت ہو اسکے علاوہ نہ میرے کوئی والد ہے نہ خاوند،،

دونون اسطرح دیر تک گفتگو کرتی رہین - رات نصف کے قریب گذر گئی تھی رفتہ رفتہ آسمان بادلون سے گھر گیا اور چاندنی پوشیدہ ہوگئی اور ابر کی رنگت بتدریج زیادہ تر نیلگون ہونے لگی تھم تھم کر بجلی چمکنے لگی - اور ہوا بھی آہستہ آہستہ چلنے لگی - سرلا نے مکان پر آنے کا قصد کیا - لیکن کملا بنظر اشتیاق اسی ابر وغبار کی طرف نظر کرنے لگی - اور باستقلال تمام اُس جنگل سے جو ہوا سن سن چل رہی تھی اُسکو سُننے لگی - اور شگفتہ خاطر ہوکر برق کی رفتار اور دریا کی مسلسل موجون کی بہار دکھلانے لگی - سرلا بھی بخوشی خاطر اُسی طرف مخاطب ہوگئی -

اِسی درمیان مین کسی نے پیچھے سے آکر سرلا کی دونون آنکھوں پر ہاتھ رکھکر پوچھا - بتلاؤ تو کون ہو؟

سرلا نے آواز تو پہچان لی لیکن زبان پر نام نہین آتا تھا ایک ایک کرکے آشرم والی بہنون کا نام لینے لگی -

"نستارن،، - آنکھ نہین کھلی -

"من موہنی،، - آنکھ نہ کھلی -

"جوگیندر موہنی،، - آنکھ نہ کھلی -

"تارا،،

تیرا سر - مجھکو ابھی بھول گئی ؟ تب ہی تو ابتک بیاہ نہین ہوا - بیاہ ہونے پر

نہ معلوم کیا ہوگا - یہ کہتی ہوئی سرلا کی پیاری سکھی املا آکر مقابل کھڑی ہوئی -
اُسوقت سرلا کی حیرت کی کچھ انتہا نہ تھی - سکھی ؟ کہاں ؟ کب آئی ؟ اور کوئی بات
زبان سے نہ نکلی - یہ حیرت صرف ایک لحظہ بھر رہی - ایکمدت بعد بحالت اضطراب و
مصیبت اپنی " پران سکھی " کو پاکر سرلا کا دل کمال خوشی سے لبریز ہوگیا - وہ سرور
اُسکے ساغر دل مین پُر ہوکر ہر طرف کو روان ہوا - آنکھون مین آنسو بھر کر املا کے
گلے مین چمٹ گئی اور اُسکی آغوش مین اپنا سر رکھ دیا -
املا نے بھی ایک مدت کثیر کے بعد اُس " پریم پتلی " کو گلے لگایا تو اسکا دل بھر آیا اور
چشم پُر آب ہوگئی -

تھوڑی دیر بعد کہنے لگی " اِسقدر رات گذری اور تو یہان بیٹھی ہے - مین نے
تیرے لیے تمام آشرم کے کنوؤن مین بالس ڈوالکر تلاش کرایا "
سرلا " مین یہان کملا کے ساتھ آئی تھی - بات چیت کرتے کرتے رات زیادہ گذر
گئی کیون سکھی کیا تو آج آئی ہے ؟

املا - ہان مین آج ہی آئی ہون - بہت روز سے تیرے پاس آنے کو تھی - لیکن وہ
بوڑھا کیا چھوڑتا ہے - آج بمشکل تمام یہان آئی ہون - تو یہان آشرم مین نئے
عزیزون کو پاکر قدیم غمخوارون کو بھولتی جاتی ہے ؟
سرلا " نہین سکھی - مین تو رات دن تیری ہی باتون کا دھیان کرتی ہون -
اور سکھی " - سرلا یکبارگی خاموش ہوگئی - اور سر جھکا لیا -
املا کے دل مین شک ہوگیا - سرلا کی طرف بنظر تعمق نگاہ کی تو اُسکی افسردگی خاطر
اور ناشگفتگی بشرہ اور چشمان عمیق کو دیکھکر املا اور بھی متفکر ہوئی - باہستگی سرلا سے
دریافت کیا کہ " شب و روز تو کس فکر مین بیتاب رہتی ہے ؟ " سرلا نے سر جھکا لیا -
املا کو یقین ہوگیا " گیہون مین گھن لگا ہے " املا کے چہرہ پر سنجیدگی آگئی - پھر پوچھا " کیون تو

ہمجنسون سے بھید چھپاتی ہو؟ بس معلوم ہو گیا تو مجھکو نہین چاہتی ہو"

سرلا " نہین سکھی - چاہتی کیون نہین "

املا " اچھا تو بتلا کہ کس شخص کے تصوّر مین تو رات دن پریشان خاطر رہتی ہو"

سرلا " پھر خاموش ہو گئی -

املا سے سرلا کوئی بات چھپاتی نہ تھی اور نہ چھپا سکتی تھی تاہم وہ پیارا نام زبان پر آکر باہر نہین نکلتا تھا - شرم سے سرلا دم بخود رہجاتی تھی -

سرلا کے دل مین جو پس وپیش تھا املا اُسکو سمجھ گئی - اور سمجھکر پھر پوچھا " اچھا بتلاؤ - مین اُسکو پہچانتی ہون؟" سرلا نے باہستگی تمام کہا " ہان "

املا نے کچھ سوچ کر کہا " تو اندر ناتھ؟" ابتو سرلا کو کچھ اور کہنے کی ضرورت بھی نہ تھی - نام سُنتے ہی چونک پڑی املا نے سمجھ لیا کہ میرا قیاس صحیح نکلا - اور خاموش ہو کر کچھ غور کرنے لگی - روے زمین پر سرلا سے زیادہ املا کو کوئی عزیز نہ تھا - وہی سرلا آج دریاے ناپیدا کنار عشق مین غرق ہو رہی ہو - کیا اِس بحر موّاج کے ساحل پر پہونچنے کی امید ہو؟ اور اگر ہے تو کیا یہ لڑکی اُسکو عبور کر سکتی ہو؟ "اے پرمیشر! مین اپنے واسطے کچھ نہین چاہتی تو اس لڑکی پر اپنا فضل وکرم فرما - میری " پران سکھی" کی دستگیری کر"

کچھ دیر بعد املا پھر اپنی طبیعت کو سنبھال کر بظاہر سرلا کو تسکین دینے لگی - کہا کہ " تو کسواسطے فکر کرتی ہو؟ مین نے سُنا ہے کہ اندر ناتھ پچھم طرف گئے ہین - اور وہان سے جلد واپس آوینگے اور مجھکو یقین ہے کہ تمھاری مان بھی اِس شادی کو نامنظور نہ کرینگی اندر ناتھ کے مزاج مین اگرچہ کچھ وحشت سی ہے - لیکن لڑکا اچھا ہو - کیا تیرے دلی خیال سے اندر ناتھ واقف ہین؟"

سرلا " ہان آگاہ ہین "

املا " اور رضامند بھی ہین؟"

سرلا ”ہان ہین“

املا ”تو گھر۔ بر۔ کیپان سب ٹھیک ہی۔ مگر یہ سب نہین معلوم تھا“

سرلا شرما گئی۔ املا نے پھر کہا کہ ”میری سکھی کی یہ سب باتین کون جان سکتا ہی؟ مین تو سمجھتی تھی کہ میری سکھی ابھی نادان ہے۔ یہ کارروائی کسکو معلوم تھی تو ”بر“ ابھی مین سما گیا ہی؟“۔

سرلا اور بھی خجلت زدہ ہو گئی۔ چونکہ اندر ناتھ کی نسبت گفتگو ہوتی تھی۔ بدین وجہ اُسکا دل خوشی سے پھولا نہین سماتا تھا۔

املا نے پھر کہا۔ ”اور کیپان بھی بر کے منظور نظر ہو گئی ہوگی۔ اِس قدر طلعت کو دیکھکر کسکے دل مین ناوک عشق نہ لگے گا؟ مین بھی اگر مرد ہوتی اور برہمن کے خاندان سے ہوتی تو تجھکو دیکھکر دیوانی ہو جاتی“

یہ کہکر املا سرلا کا سر نیچے سے بتدریج اوپر کو اُٹھا کر اُسکے چہرہ کو دیکھنے لگی۔ بعدہٗ سب اشرم کی طرف چلین۔

داستان اٹھارہوین

دو مسافر

دُنیا مین رہ کے سوے غریبان بھی دیکھیے
انسان ہین جو کہ سینہ فگارون سے بیخبر
الحق بشر وہی ہی جو آئے کسیکے کام

آفت زدون کے حال پریشان بھی دیکھیے
بیشک برائے نام وہ کہلاتے ہین بشر
ہمدردی و رفاہ مین روشن ہو جنکا نام

جب سرلا اور املا سے اوّل اوّل وہان پر ملاقات ہوئی۔ کملا اُنکا ساتھ چھوڑ کر آشرم کی طرف جانے لگی۔ لیکن راہ راست چھوڑکر وہ دریاے اچھامتی کے کنارے کنارے چلی۔ اُسوقت کالے کالے بادلون کا مہیب عکس دریا کے

آب رواں پر نظر آتا تھا۔ امواج دریا پیچ و تاب کھاتی ہوئین گویا دریائی سے محیط مثل شاہد سیہ فام طلائی و نقرئی زیورات سے آراستہ مستانہ وار رواں تھین۔ اسی دلچسپ کیفیت کے معاینہ کے واسطے کملا راہ راست چھوڑ کر دریا کے کنارے کنارے جاتی تھی۔ اس اثنا مین کسی کے رونے کی آواز سنائی دی۔ وہ آواز کسی کے لڑکے کے مانند معلوم ہوئی۔ اسقدر رات گذرے دریا کے کنارے کسکا لڑکا روتا ہے یہ خیال کر کے کملا کے دل مین رحم آیا۔ غرض اُسی رونے کی آواز سے کان لگائے ہوئے اُسطرف جلدی سے قدم اٹھایا۔ کچھ دُور جا کر دیکھا دیکھا کہ دریا کے کنارے دو لڑکے ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے رو رہے ہین۔ دونون کے کپڑے اور بدن سب پانی سے تر ہین۔ ہوائے سرد کی وجہ سے وہ تھر تھر کانپتے تھے۔ کملا نے کمال شفقت سے پوچھا۔ بیٹا تم کون ہو؟ جو یہان پر بیٹھے ہوئے رو رہے ہو۔ یہ سنکر دونون لڑکے کملا کی طرف دیکھنے لگے۔ اُنکی عمر ابھی بہت کم تھی۔ ایک دس سال کا ہوگا۔ دوسرا دو ایک سال اُس سے بڑا تھا۔ ایک اُنمین سے کہنے لگا "ہم ملّاح کے لڑکے ہین۔ رودرپور سے ناو لیکر آئے تھے۔ لوٹتے وقت پانی برسنے لگا اے ماں تم کوئی ہو۔ ہماری مدد کرو۔ یہان پر ہمارا کوئی نہین ہے" دوسرے لڑکے نے کہا "ماں ہمارا کوئی نہین ہے۔ ہم پر مہربانی کرو"

دونون لڑکون کے آنسو بھر آئے۔ کملا کی نازک طبیعت مین اور بھی رنج و ترحم پیدا ہوا۔ پوچھا "رودرپور سے کہان کو آئے تھے؟"

پہلا لڑکا۔ کہنے لگا "اِسی آسرم کو آئے تھے۔ تیسرے پہر کو کچھ کھا پی کر رودرپور کو واپس جاتے تھے۔ راہ مین پانی پڑنے لگا"

کملا "پھر آسرم کو کیون نہین چلتے؟ کچھ دُور نہین ہے۔ آج وہان رہو کل چلے جانا"

پہلا لڑکا "یہی تو سوچا تھا - لیکن ہوا اُلٹی چلنے لگی اِس سبب سے ناؤ آسرم کی طرف ایک قدم نہین جا سکتی ہی"۔

کملا "ناؤ کہان ہے؟"

پہلا لڑکا "یہین پر ہے - یہ کہکر کملا کو اُسکے پاس لیگیا۔ کشتی وہین پر بندھی تھی"

کملا نے کہا "کشتی کو یہین پر بندھی رہنے دو - تم سب آسرم کو چلو"

دوسرا لڑکا "ہوا بہت تیز ہے - لہاسی ٹوٹ جائیگی تو ناؤ ڈوب جائیگی"۔

کملا "اچھا تو ناؤ کو اوپر کھینچ لو"

دوسرا لڑکا "ہم دو لڑکون سے ناؤ اوپر نہ آویگی"۔

کملا "تو چلو ہم بھی زور کرین"۔

الغرض ایک طرف اُس برہمن کی لڑکی نے زور کیا - اور دوسری طرف ان لڑکون نے - کشتی چھوٹی تو تھی ہی - اُٹھا کر کنارہ پر رکھدی - اور وہ آم کے درختون سے مضبوط باندھدی - تب وے لڑکے بڑی محبت سے کہنے لگے - مان - اب ہم کہانتک تمھاری تعریف کرین - آج آپ نے ہمکو بچالیا"

کملا نے کہا "چلو بیٹا آسرم کو چلین - بادل خوب منڈھلا ہے - معلوم ہوتا ہی کہ بہت پانی برسے گا"

پھر تینون شخص آسرم کو چلے - رفتہ رفتہ تمام آسمان بادلون سے پنہان ہو گیا خصوصاً پچھم طرف بکثرت ابر جمع ہونے لگا ہوا بھی ٹھہر ٹھہر کر زور پکڑنے لگی - بجلی کی چمک سے آنکھین جھپک جاتی تھین - بادلون کے گرجنے سے اُس سرزمین کے تمامی درخت اور بیل بوٹے سب لرزنے لگے سطح زمین مین زلزلہ آگیا - بیچارے لڑکے بھی سہم کر کملا کے پاس پاس چلنے لگے - اور کملا اُسوقت چشمان تحیر سے اُس فطرتی ہیبت ناک خوبی کو دیکھکر دریاے ناپیدا کنار فرحت و انبساط مین مستغرق ہو گئی - کچھ دیر بعد کملا نے

لڑکون کی طرف دیکھکر براہ مہربانی استفسار کیا۔
"تم تو ابھی بہت کم سن ہو۔ اسی عمر مین اس تکلیف سے اوقات بسری کرتے ہو
کیا تمھارے ماں باپ نہیں ہین؟"۔
چھوٹے لڑکے نے جواب دیا "ہین تو لیکن ضعیف ہین کچھ کام نہین کر سکتے۔
آج ہماری ماں ہمارے لیے بہت بیقرار ہوگی۔ یہی خیال کیا ہوگا کہ اس طوفان مین
ڈوب گئے"۔
دوسرے نے کہا "دادا[1] کے مرنے کے بعد ماں ہم لوگون کو تھوڑی ہی تیز ہوا
چلنے پر باہر نہین نکلنے دیتی تھی۔ آج کسقدر بیتاب ہوگی" یہ کہکر دونون رونے لگے۔
کملا نے اُنکی تشفی کی۔ اور پوچھا کہ تمھارا دادا کب مرا تھا؟
اُسنے کہا کہ "چھ مہینے ہوے کہ دادا مچھلی کا شکار کھیلنے گئے تھے طوفان آیا
ناؤ ٹوٹ گئی۔ اُنکا پتہ نہ لگا۔ ہمارے باپ بدحواس ہوگئے۔ اور اُسی روز سے چارپائی
سے نہین اُٹھے۔ اگر ہم لوگ دوڑ دھوپ نہ کرین تو کھانے کو کہاں سے آوے۔
اور ماں بھی اُسی روز سے رات دن رویا ہی کرتی ہین"۔
کملا نے پوچھا کہ "تم لوگ کیا روزگار کرتے ہو؟ چھوٹے لڑکے نے جواب دیا "کبھی
مچھلی کا شکار کرتے اور کبھی سوار جمع کرکے کارخانہ والون کے ہاتھ فروخت کر لیتے ہین
اور جب کچھ نہین ہوتا تو مسافرون کو دریا پار اُتارا کرتے ہین اُسی مین کچھ مل رہتا ہے۔
آج ایک امیر آدمی کو دُور پور سے یہان لائے ہین۔ وہ ہمارے اوپر بہت مہربانی
کرتے ہین جہان کہین جاتے ہین۔ ہماری ہی کشتی پر سوار ہوتے ہین۔ اور جب ہمارے
پاس کچھ کھانے کو نہین ہوتا۔ تو اُنکے خاوند نوین داس کے پاس جاکر حاضر
ہوتے ہین۔ وے ہمکو چاول دال پیسہ وغیرہ کچھ نہ کچھ بغیر دیے نہین رہتے ہین۔

[1] دادا مراد بڑے بھائی کے سے ہے ۱۲

بڑے لڑکے نے کہا - جسپر بھی کسی کسی روز کچھ نہین ملتا - کبھی کبھی برسات کے دنون مین ایسا بھی ہوا ہے کہ مکان مین کچھ کھانے کو نہین ہوتا ہملوگ روتے ہین - اور مان ہمکو دیکھکر آنسو بہاتی ہی - یہانتک کہ پانی پینے کے سہارے کو بھی کچھ نہین ملتا - گانون مین کوئی قرض نہین دیتا - غریبون کو کون قرض دے - مان کہتی ہے کہ جاؤ نوین داس کے یہان سے کچھ مانگ لاؤ - لیکن پھر باہر نکلتے ہی منع کرتی ہی کہ ایسے پانی مین مت جاؤ - اگر زندگی ہی تو کھانے کو کچھ مل ہی جاویگا - اِسطرح گفتگو کرتے دونون لڑکے کملا کے ساتھ چلے جاتے تھے - اُن کی باتین ختم ہی نہین ہوتی تھین - سچ ہے جب دو دیوانے ملجائین تو باتون کی کیا کمی - جسطرح قصۂ غم دراز تھا - اُسی طرح سلسلہ کلام بھی طولانی تھا - لیکن اِس دُنیا مین بدقسمت آدمی فسانۂ غم کہکر زار قطار گریہ کرے - ایسا موقع بھی کم ملتا ہے اور در اصل بدقسمتون کی رام کہانی سُنتا ہی کون ہی؟ سچ کہا ہی ؎

بس گرسنہ خفت کس ندانست کہ کیست
بس جان بلب آمد کہ برو کس نگریست

دولتمند تو نشۂ دولت مین بدمست ہین عیاش لوگ اپنے لذائذ نفسانی مین مبتلا اور مغرور آدمی تو بادۂ نخوت و غرور سے سرشار ہین - بیچارے مصیبت زدون سے تو بات تک نہین کرتے - الحاصل دنیا مین عموماً فرقہ انسان اپنی خلقی عادت کی پیروی مین مصروف پایا جاتا ہی - بدقسمتون کی آہِ غم اور فغانِ الم کون سُنتا ہی - دردمند سینہ فگار کس سے جاکر اپنا دُکھ روئین؟

تینون شخص چلے جاتے تھے - اثناءِ راہ مین مہاشو تیا ملی - وہ بھی "شیو مورت" کا پوجن کرکے اُسوقت آسرم کو جاتی تھی - دُور سے کملا کو دیکھکر کہنے لگی "کون ہی کملا؟ چلو آسرم کو چلین - ایسی اندھیری رات اور آندھی پانی مین تیری یہ صحرا نوردی اچھی نہین ہی اور یہ دونون لڑکے کون ہین؟" -

کملا نے جواب دیا "یہ دونون بیکس لڑکے ناؤ لیے جاتے تھے راہ مین آندھی پانی نے

آگھیرا - اَب یہ ہمارے ساتھ آسرم کو جاتے ہین - آج یہین رہین گے -
مہاشوتیا "وہ اِن غریبون کے سب کپڑے بھیگ گئے ہین چلو جلدی سے آسرم کو چلین - اور کملا تیرے ساتھ میری سرلا بھی گئی تھی وہ کہان ہے؟ تونے اُسکو بھی اپنی طرح ہیلی (صحرانورد) بنا لیا - جسطرح رودریو رمین املا سے اسکی محبت تھی - اُسیطرح یہان تجھسے محبت ہو گئی ہے - لیکن ابتک املا کو وہ بھولی نہین ہے - دن رات اُسی کی یاد مین رویا کرتی ہے - اِس دنیا مین مصیبت کے وقت کون کسکا ساتھی ہوتا ہے؟ اور اگر کوئی شخص ہوتا ہے تو اُسکو کیا کوئی فراموش کر سکتا ہے؟

دراصل سرلا کے رات دن رونے کا سبب کچھ اور ہی تھا - کملا اُس سے بخوبی واقف تھی - لیکن اُسنے مہاشوتیا سے ذکر نہین کیا اور یہ جواب دیا کہ "ہان ابھی تک املا کو فراموش نہین کیا ہے اِسوقت اُسی کے ساتھ آسرم کو گئی ہے"

"اور معلوم ہوتا ہے کہ "بن دیوی" کے آسرم مین واپس جانے کا وقت ابھی نہین ہوا ہے - ابھی تک جنگل ہی مین گھوم رہی ہے" یہ کہتے ہوئے "سکھنڈ باہمن" سامنے آکر کھڑے ہوئے -

کملا کچھ شرما گئی - کہنے لگی "سکھنڈ باہمن تم اِسوقت رات کو کہان جاتے ہو؟"
سکھنڈ باہمن "پتا چندر شیکھر نے ہمکو تمہارے تلاش کرنے کے واسطے بھیجا ہے - ہم بن کی طرف جاتے تھے - کیونکہ "بن دیوی" سوائے بن کے اور کہان مل سکتی ہے؟ تمہارے ساتھ یہ دونون لڑکے کون ہین؟

اسیطرح گفتگو کرتے ہوئے مہاشوتیا - کملا سکھنڈ باہمن اور وہی دونون لڑکے آسرم کیطرف چلے

جہان آباد ہے لخت جگر سے	پدر ہے شاد دیدار پسر سے
فراق لخت دل بیشک غضب ہے	پسر ہی زیست و راحت کا سبب ہے
بھر اس غم سے یارب کوئی دل ریش	عزیز و آشنا بیگانہ و خویش

چندر شیکھر اور سکنڈ براہمن کے ماسوا اور کوئی شخص اُس مقام مین مہاشوتیا کے حالات سے واقف نہ تھا - اور یہ لوگ بھی اُسکا تذکرہ کسی سے نہین کرتے تھے -

چندر شیکھر جسطرح اور برہمنون کی لڑکیون کی پرورش کرتے تھے مہاشوتیا کی پرداخت و خاطرداری کرتے تھے - مہیشر کے مندر مین جو کچھ آمدنی ہوتی تھی - اُسی سے اُن بیکسون کی پرورش ہوتی تھی -

آسرم کے سلیم المزاج اور نیک خصال انسانون کی صحبت مین رہتے رہتے مہاشوتیا کے مزاج مین بھی کچھ غم و غصہ کی تسکین ہونے لگی لیکن اس سن مین کسیکی طبیعت کلیتہً تبدیل نہین ہوسکتی - مہاشوتیا کے دل مین نکہت ذاتی کا مشغلہ بدستور روشن تھا - وہ مثل سابق ہر روز رات کو تخریب دشمن کے واسطے "شیو" کا پوجن کرتی تھی - اُسی طرح ظالم بدکیش کی ندلت و خواری کی فکر مین کیا کرتی تھی - سکنڈ براہمن اِس معاملہ مین اُس سے کچھ نہین کہہ سکتے تھے - دل مین سوچتے تھے کہ وہ "سنگھنی" (مادہ شیر) کو تسکین بخش مقام مین رکھنے سے بھی اُسکی غضبناک طبیعت مین کچھ سہولیت نظر نہین آتی -

آج رات کو آندھی پانی کے سبب سے بہت سے لوگ اُس آشرم مین مقیم تھے "آسرم نواسی" لوگ بھی مسافران وارد شدہ کی خدمت کی برابر دوسرے کام مین دلچسپی حاصل نہین کرتے تھے برہمنی عورتین مسافرون کے واسطے کھانا تیار کرنے مین مصروف ہوئین "بھوجن" بنانے کے فن مین اپنی اپنی لیاقت کے اظہار کے واسطے قسم قسم کے کھانے بناکر تیار کیے - برہمن لوگ بھی تعریف اور توصیف کرکے

اُن کی دلچسپی کرتے تھے۔ سردی کی اذیت دفع کرنے کے لیے ہر ایک مکان مین الاؤ روشن کیا گیا تھا اور اُسکے گرد لوگ بشکل حلقہ بیٹھے ہوئے ہر قسم کی معقول گفتگو کر رہے تھے مکانات کے اندر عورتین بھی باہم گفتگو کرتی تھین۔ اور چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیان اِدھر اُدھر کھیل رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حفظ اور امن اور تسکین قلبی نے تمام جہان کو چھوڑ کر اس مقدس مقام مین بود و باش اختیار کی ہو۔

آج چندر شیکھر کی "کوٹی" (مکان) پر ایک دولتمند مہمان آیا ہی اس سبب سے لوگ کھانے پینے سے فراغت کرکے وہین آکر جمع ہوئے وہ جگہ اسقدر مختصر تھی کہ سب لوگ آپسمین ایک دوسرے کو گویا ایک ہی خاندان سے تصور کرتے تھے۔ عورتین بھی آپسمین گفتگو کرنے مین حجاب نہین کرتی تھین۔ الغرض آج رات کو چندر شیکھر کے یہان بہت سے مرد و عورت جمع تھے۔ اور دو ایک اجنبی مسافرون کے آنے سے بھی اُن مین کچھ تکلف نہین پیدا ہوا۔

مکان مین عین مقام وسط پر آگ روشن تھی۔ اُسکی پشت کیطرف چندر شیکھر بیٹھے تھے۔ اُنکی عمر بچاس سال سے زائد تھی۔ اس آسرم کی تسکین بخش عبادت کی کثرت سے خواہ تصفیہ قلب و آزادی کدورت دنیاوی کی وجہ سے اُنکی فراخ پیشانی پر کچھ بھی نشان پیری و ضعیفی ظاہر نہ تھا۔ دونون آنکھ اُنکی روشن اور چہرہ پُر جلال تھا۔ اور رشتہ زنار انکے جسم پر ایک نرالی زینت دے رہا تھا۔ اُنکی داہنی طرف وہی دولتمند عالیمرتبت بیٹھا تھا۔ اُسکی عمر بھی چندر شیکھر کی عمر کے برابر تھی۔ لیکن تفکرات دنیاوی و خیالات جسمانی نے اُسکو نہایت ضعیف کر رکھا تھا!۔ سر کے تمام بال سفید ہوگئے تھے۔ اور دو چار بال ابرو کے بھی سفید ہوگئے تھے۔ آنکھون کی روشنی کم ہوگئی تھی۔ بدن ناطاقت ہاتھ پیر کمزور اور جسم کا پوست ڈھیلا ہوگیا تھا۔ دونون شخصون کی صورت دیکھنے سے دنیوی تفکرات کی پریشانی و مایوسی اور ریاضت اور اعمال نیک کی

بزرگی اور فضیلت ظاہر نظر آتی تھی - اس معزز مہمان سے ناظرین ناواقف نہین ہین یہ وہی اچھاپور کے زمیندار ناگیندر ناتھ ہین - اِن دونون شخصون کے پیچھے متصل مین اور بہت سے لوگ بیٹھے تھے چندر شیکھر سے تھوڑی دور پر اندھیرے مین نقاب ڈالے ہوئے مہاشوتیا بھی بیٹھی تھی - اندھیرے مین بیوہ کا دہ سفید پوشش اور بلند بالا قد سبکو نظر آتا تھا - اُسکی شکل استقلال اور متانت آمیز دیکھکر اگرچہ وہ نقاب ڈالے رہتی تھی سب آسرم نیواسی لوگ اُسکو پہچانتے تھے - اُسکے قریب ہی سکھندر بابو بیٹھے ہوئے آہستہ آہستہ اُس سے کچھ کہہ رہے تھے - اور بیچ بیچ مین ناگیندر ناتھ کی طرف بھی اشارہ کرتے تھے - چندر شیکھر کے بائین طرف الاؤ کے پاس کملا بیٹھی تھی - اور با استقلال اُسی آگ کیطرف نظر کرتی ہوئی کچھ غور کر رہی تھی - اور گاہے اپنے قریب بیٹھے ہوئے دونون لڑکون کی طرف نظر کرتی تھی - اور آرزوی شفقت الاؤ کے نزدیک تر اُنکو ٹہلاتی تھی اُنکے بھیگے کپڑون کو سُکھلاتی اور درمیان مین اُنکا حال پُر ملال بھی دریافت کرتی جاتی تھی -

اُس کوٹھی کے ایک گوشہ مین املا اور سرلا بھی بیٹھی تھین - آج اُنکی مسرت خاطر اور فرحت دل کی کچھ انتہا نہ تھی - اُنکا قصہ ختم ہی نہین ہوتا تھا - اور ہنسنے بولنے سے باز رہنے کا موقع ہی نہین ملتا تھا - ایک طرف لِنستارنی - من موہنی - جوگیندر موہنی تارا سندری وغیرہ برہمنون کی لڑکیان بیٹھی ہوئی ہنس کھیل رہی تھین - اُنکی بھی باتین ختم نہین ہوتی تھین - اور نہ اُنکی ہنسی خوشی کا انجام ہوتا تھا - کبھی مُنہ مین دوپٹہ دبا کر ہنسی کو روکتی تھین - اور پھر خاموش ہوکر چندر شیکھر اور ناگیندر ناتھ کی گفتگو سُنتی تھین اِنکے علاوہ اور بہت سے برہمنون کی لڑکیان بیٹھی ہوئی بات چیت کرتی تھین - اور کوئی کوئی لڑکی خاموشی کے ساتھ صرف ناگیندر ناتھ کی باتین سُنتی تھی -

ناگیندر ناتھ نے ایک آہ سرد کھینچکر چندر شیکھر کو مخاطب کرکے کہا - مہاراج! مین آپکے وسیع مہیشر کے مندر اور اِس دلکش اور مقدس مقام کے درشن کرکے نہایت محظوظ ہوا - اگر آپ کے مانند دنیوی مکروہات سے کنارہ کشی کرکے مین بھی آسرم مین بیٹھکر طریق عبادت اختیار کرتا تو اِس پیرانہ سالی مین دریاے غم والم ناپیداکنار مین اِسطرح نہ ڈوبتا -

چندر شیکھر نے جواب دیا "سُنیے کیا صرف آسرم ہی مین عبادت ہو سکتی ہے - کیا گھر مین رہکر نیک افعالی اور عبادت نہین ہو سکتی؟ شاستر مین لکھا ہے - دان[۵۱] - دھرم[۵۲] پراو پکار سے جو ثواب ہوتا ہے وہ نفس کشی اور زہد سے نہین ہو سکتا - جو زمیندار کہ رفاہ عام[۵۳] اور رعایا پروری کے وصف سے موصوف ہوکر ہر جگہ قابل تعظیم وتکریم ہوتے ہین - کیا آسرم نیو اسی فقرا اُنکے مرتبہ کو پا سکتے ہین؟"

ناگیندر ناتھ "یہ آپ نے میری عزت افزائی کی لیکن مین اِس قابل نہین ہون اگر ایسا ہوتا اور گناہگار نہوتا تو اب تک اپنے گناہون کی مغفرت کے لیے کیا آپ ایسے مہاتماؤن کے درشن کے واسطے حاضر نہوتا؟"

چندر شیکھر "دنیا مین یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مین گناہگار نہین ہون مین نے پاپ نہین کیا ہے کون شخص کہہ سکتا ہے کہ بے عیب اور بےقصور ہون؟"

اِسی طرح دونون شخص بڑی دیر تک گفتگو کرتے رہے - آخر کو ناگیندر ناتھ نے اپنے حاضر ہونے کی وجہ بیان کی - اور کہا "مہاتما میری برابر اِس جہان مین دوسرا کوئی گناہگار نہوگا - اور نہ کوئی شخص میری طرح دردمند اور مبتلاے غم والم بھی ہوگا - میرا قصۂ غم آلود اِسطرح پر ہے کہ میری ماں وجہ مجھسے کہا کرتی تھی کہ جسوقت وہ پیدا ہوئی تھی ایک عجیب ستارہ آسمان پر طلوع ہوا تھا - منجمون نے ازروے تقویم اُسکی تاثیر

۵۱ خیرات ۱۲ ۵۲ نیک افعالی ۱۲ ۵۳ رفاہ عام ۱۲

یہ تشخیص کی تھی کہ وہ لڑکی ایک خوفناک مجنون ہوگی - وہ بات تو نہین ہوئی یعنی
میری زوجہ مجنون نہین تھی - لیکن اُسکے خیالات اور خواہشات نہایت قوی تھین
اور اسی وجہ سے مین اُسکو پگلی کہا کرتا تھا - اب تقریباً بارہ سال ہوئے کہ وہ پیاری پگلی فوت
ہوگئی - اُسکے بطن سے میرے دو لڑکے پیدا ہوئے - وہ بھی اپنی مان کی طرح کچھ سودائی
مزاج تھے - بڑا لڑکا تو خیالات اور تفکرات مین مست اور چھوٹا کاروبار کی بندوبست
مین دیوانہ رہتا تھا وہ دونون لڑکے میری مایۂ حیات اور نور نظر تھے - ہا! اب آج
وہ کہان ہین ؟ اے کمبخت تقدیر! کیا بڑھاپے مین میرے لیے یہی لکھا تھا - میری دونون
آنکھ جاتی رہین - مین اندھا ہوگیا - میرے دونون جواہر گم ہوگئے - مین مفلس ہوگیا -
یہ حال پُرملال سُنکر سب کی طبیعت بھر آئی - دل مین درد پیدا ہوا تھوڑی دیر بعد
پھر ناگیندر کہنے لگے - میرے بڑے لڑکے کو شیر اُٹھا لیگیا اُسی غم مین اُسکی مان فوت ہوگئی
چھوٹے لڑکے سریندر ناتھ کے دیدار سے صبر کرکے مین ابتک زندہ رہا - ہا! ایسا قوی بازو شجاعت
شعار لڑکا آجتک کوئی میری نظر مین نہین آیا - رحم دلی - نیک خوئی - دلیری - زندہ دلی مین کون
اُسکا نظیر تھا - لڑکپن ہی مین اُسکو شیر کیطرح طاقت و جرأت حاصل تھی - صدہا پہلوانون کو
میدان کشتی اور زور آزمائی مین زیر کیا تھا - اُسکی بےمثل قوت اور زور دیکھکر لوگ متحیر ہوجاتے تھے
شہسواری کے فن مین اُسکے مانند اِس ملک مین دوسرا شخص آجتک کوئی
نہین سُنا گیا ہے - جو لوگ اُسکو دیکھتے تھے - رحم و کرم مین راجہ کرن سے تشبیہ
دیتے تھے نبرد آزمائی اور شجاعت مین بھیم سین سے نسبت دیتے تھے ایام طفولیت
مین اُسکو راجہ سمر سنگھ کی زبان سے جنگجوئی و سپہ گری کی باتین بہت
دلچسپ معلوم ہوتی تھین - سُنتے سُنتے اُسکے چہرہ پر جوش مردانگی آجاتا - اور آنکھین
سُرخ ہوجاتی تھین بیتاب راجہ سمر سنگھ کی تلوار اُٹھا لیتا تھا - اور میدان جنگ مین
جانیکو آمادہ ہوجاتا - راجہ سمر سنگھ چشم پُرآب ہوکر اُسکو بوسہ دینے لگتی تھی - اُسی عمر مین

راجہ سمر سنگھ اُسکو میدان مین لیجاتے - اور کہا کرتے تھے کہ پٹھان لوگ بنگالیون کو بزدل کہتے ہین - لیکن اُن مین بھی اکثر مرد میدان ہو گذرے ہین -

سر یندر ناتھ! میری تلوار میرے بعد تیری ہی زیب کمر ہوگی تیری ہاتھ مین رہنے سے اُسکی عزت اور توقیر قایم رہیگی - افسوس! آج وہ لڑکا کہان ہی! ای چرخ ستمگار اب مین کسکا مُنھ دیکھکر اُسکی جدائی برداشت کرون؟"

یہ کہکر بیقرار ہو رونے لگا - چندر شیکھر بھی اُسکی مصیبت سُنکر غمگین ہوئے - پوچھا کہ "کیا سر یندر ناتھ کی نسبت کوئی خبر وحشت انگیز سُنی گئی ہی؟"

ناگیندر ناتھ نے کہا "اگر ایسا ہوتا تو مین ابتک زندہ نرہتا اُسی دم جان نکل گئی ہوتی"

چندر شیکھر "پھر کسواسطے آپ اِسقدر تشویش کرتے ہین؟ سر یندر ناتھ کچھ روز کے لیے سیاحت کو گیا ہے - ایشر چاہیگا تو مع الخیر معاودت کریگا"

ناگیندر ناتھ "پرمیشر آپ کے کلام کو راست کرے - مین نے کل رات کو ایک خواب دیکھا ہی - اُسوقت سے نہایت پریشان اور بیقرار ہون - اور اُسی تشویش سے گھبرا کر آپکے پاس آیا ہون - مین نے دیکھا کہ ایک بڑی بھاری فوج ہی - اور بیٹا میرا سر یندر ناتھ مبارزان جنگ جو کا نعرۂ ہولناک سُنکر مستانہ وار ایک سفید گھوڑے پر سوار اُس لشکر کی پیشوائی مین روان ہے - افسوس! بیٹا تو لڑکپن ہی سے میدان مین جاکر ظفر یابی کی خواہش کرتا تھا - لیکن اِسوقت اگر مغل و پٹھانون کی فوج دریا موج مین ملجاوے تو پھر کیا وہ ہمکو کبھی مل سکتا ہی؟ مہاراج اِس خواب کی تعبیر آپ بیان فرما سکتے ہین - اگر یہ خواب کسی متوحش خبر کی دلالت کرتا ہو تو ابھی مین ابھی جان دے دونگا"

چندر شیکھر نے کہا "آپ صبر اختیار فرمائیے" اور کچھ دھیان کرنے لگے

اُسوقت گہٹی ہین اور سب لوگ بھی خاموش ہوگئے۔ سُرلا اُسوقت اپنی پیاری سکھی کے کندھے پر سر رکھکر سوگئی تھی۔ سونے کی حالت مین بھی اُسکا چہرہ بشاش نظر آتا تھا۔ گویا پیاری سکھی کی ملاقات کی خوشی مین بحالت خواب بھی دلچسپ خیالات نظر آتے تھے املا نہایت اشتیاق سے زمیندار کی گفتگو سُنتی تھی۔ سُرنیدر ناتھ کون ہو یہ اُسکو نہین معلوم تھا۔ مہاشو تیا کے دل مین بھی خوف و ہراس سے خلش پیدا ہوئی۔ سرنیدر ناتھ اُسی کی غرض سے گئے تھے۔ اور وہ کام نہایت دشوار تھا۔ مہاشو تیا نے دلمین خیال کیا۔ اگر میری وجہ سے اندر ناتھ مقتول ہون۔ تو واقعی مین بڑی گنہگار اور بدقسمت ہون اگر ایسا ہوا تو مین اپنے خون سے اُسکی تلافی کرونگی۔ ای پرمیشر تو اُنکا معاون ہو۔ کچھ دیر بعد چندر شیکھر نے آنکھ کھول کر ناگیندر ناتھ سے کہا۔ آپ مطمئن رہین۔ آپ کا لڑکا بخیریت ہو۔ یہ سُنکر ناگیندر ناتھ کے بدن مین گویا جان آگئی۔ اِس غمکدہ دنیا مین فرزند جگر پیوند کی حادثہ کی برابر کوئی غم والم نہین ہو۔ لیکن مہاشو تیا کا دل ناگیندر ناتھ کی بہ نسبت زیادہ تر مطمئن اور مسرور ہوا۔ کیونکہ نیکدل انسان کی طبیعت مین سخت گناہ کا خوف حادثہ فرزند سے زیادہ تر ہولناک اور باعث ملال خاطر ہوتا ہو۔

اِس تشویش اور فکر سے مطمئن ہوکر ناگیندر ناتھ نے دوسری بات شروع کی یعنی بیٹا کب مکان پر آویگا۔ ابھی تک کیون نہین آیا۔ اور بھی کئی مرتبہ پردیش کو گیا تھا۔ لیکن اِتنے روز کبھی نہین گذرے سعادتمند لڑکا ہوکر باپ کو درد فراق مین بیقرار چھوڑکر اِتنے روز تک کیا کرتا ہے۔ علےٰ ہذا مختلف شکوکات بیان کرنے لگے چندر شیکھر نے کہا۔ مہاراج! مین آپ سے ایک بات پوچھتا ہون اِس مرتبہ اپنے لڑکے کی اسقدر لاپروائی و بے اعتنائی کی وجہ آپ بھی کچھ قیاس کرسکتے ہین" چلتے وقت اُسنے کچھ کہا تھا؟

ناگیندر ناتھ تھوڑی دیر تامل کرکے کہنے لگے۔ اب مین آپسے اپنی گناہگاری کا

حال کیون پوشیدہ رکھون - میرے لڑکے کا کچھ قصور نہین ہی - اگرچہ وہ دیوانہ وار گانوٴن گانوٴن پھرا کرتا تھا لیکن مجھکو چھوڑکر ایک ہفتہ سے زیادہ کہین قیام نہین کرتا تھا اِس مرتبہ دو مہینے گزرے صرف میری ہی خطا سے وہ گھر پر نہین آیا جب وہ بارہ سال کا تھا اُسکو لیکر مین راجہ سمر سنگھ کی ملاقات کو گیا تھا - آپ تو آگاہ ہین کہ راجہ صاحب مرحوم مجکو اپنے چھوٹے بھائی کی طرح مانتے اور خاطرداری کرتے تھے - اور مجھسے بڑی محبت سے پیش آتے تھے - مین راجہ صاحب سے گفتگو مین مشغول تھا اور سُریندر ناتھ اور راجہ موصوف کی لڑکی یہ دونون آپسمین کھیلتے تھے - کھیلتے کھیلتے لڑکی نے ایک پھولون کی مالا سریندر ناتھ کے گلے مین پہنا دی - راجہ سمر سنگھ لڑکی کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے - لڑکی کی یہ حرکت طفلانہ دیکھکر بہت خوش ہوئے - اور چشم پُرآب ہوگئے - مجھسے کہا - ناگیندر ناتھ ! اِس لڑکی کی نسبت کئی جگہ قرار پاتی ہے لیکن لڑکی نے اپنی خوشی سے جسکے گلے مین مالا پہنائی ہی - اُسی سے بیاہ کرونگا اب اِس لڑکی کی شادی تمھارے ہی لڑکے سے ہوگی - یہ سُنکر مین نہایت خوش ہوگیا "ننگ بھوشن" (افتخار بنگال) راجہ سمر سنگھ اپنی اکلوتی پیاری لڑکی کا بیاہ مجھسے ناچیز زمیندار کے لڑکے سے کرینگے ؟ مجھکو اِس بات کا خواب مین بھی گمان نہ تھا - اُسی روز مجھسے اور اُنسے اِس بارہ مین قول قرار ہو گیا - لیکن مجھسے ایفائے عہد مین ثابت قدمی نہو سکی - بلکہ مین ملزم عہد شکنی ہوا "

مہاشوتیا نقاب کے اندر سے بہت غصہ سے دیکھ رہی تھی - اُسکی آنکھین جوش غضب سے سُرخ ہوگئی تھین - وہ اُس روز صرف ناگیندر ناتھ کی زبان سے یہ سب گفتگو سُننے کو وہان آبیٹھی تھی -

ناگیندر ناتھ نے پھر کہا " مین اپنے عہد پر قائم نہین رہا - بعد وفات راجہ سمر سنگھ کے مین نے اُنکی بیکس بیوہ رانی کی لڑکی سے شادی کرنا منظور نہین کیا اور ایک دوسرے

دولتمند کی لڑکی سے نسبت کرنے کی فکر کی - آخر کار ایک جگہ شادی قرار پائی -
الاٰ ہرچند کہ مین نے اپنا قول و قرار ترک کر دیا - تاہم اُس نیک خصال واثق العہد لڑکے
نے منظور نہین کیا ایک روز مجھسے کہا - ای پتا ! مین آپ کے کسی حکم سے انحراف
نہین کر سکتا - لیکن ایک امر مین معافی کا خواستگار ہون - یعنی آپ نے راجہ
سمر سنگھ سے جو عہد کیا تھا - اُس سے آپ کو خلاف ورزی نہین کرنے دونگا -
اِس معقول بات کو سُنکر مین ناراض ہوا - اور اُسی وقت بیاہ کی لگن (ساعت)
دریافت کرکے جبرًا شادی کرنے کا ارادہ کیا - لیکن بات اُسی کی رہی - امرِحق اور
راستی کی کامیابی ہوئی - وہ سعادتمند لڑکا مکان سے خفیہ نکل گیا - اُسی روز سے
آجتک اُسکا دیدار میسّر نہوا "

حضرات ناظرین - آپ واقف ہین کہ سرنیدرناتھ صرف ایک قدیم عہد کے
ایفاء کے واسطے والد سے منحرف نہین ہوئے تھے -

ناگیندرناتھ پھر کہنے لگے - اُسی عہد شکنی کے پاداش سے مین اِس پیرانہ سالی
مین ایسے غم والم مین مُبتلا ہون - میری اِس عمر کا یہ تقاضا تھا کہ زمینداری اور رعایا
پروری کا بار اپنے دونون لڑکون کو سُپرد کرتا - اور دونون بیٹے اور بہو کی خدمت سے
مستفید ہو کر اپنی بقیہ عمر آرام مین بسر کرتا - لیکن اَب تو نہ میرے لڑکے ہین نہ بہو - نہ راحت
بخش زوجہ کوئی نہین - بجز نامحدود غم والم مین غرق ہو رہا ہون - مہاراج ! کس گناہ
سے میری یہ حالت قابل تاسّف ہو رہی ہے - کیا اَب کوئی ایسی تدبیر ہو سکتی ہے کہ اِس
مصیبت سے نجات حاصل ہو سکے ؟ آپ مہربانی فرما کر ارشاد کرین "
چندر شیکھر نے کہا " مین آپ کے واسطے کوشش کرنے مین ہرگز دریغ نکرونگا
جسطرح پر آپ کی بہبودی اور ہمدردی ہو سکے گی اُسکے کرنے مین مجھکو کمال خوشی ہے "
سکھنڈر با ہمن مہاشوتیا سے گفتگو کر رہے تھے - ناگیندرناتھ کی طرف مخاطب ہو کر

کہنے لگے "آپ نے اگر بدعہدی کا گناہ کیا ہے تو اُس سے نجات پانے کے لیے بہتر ہے کہ پھر آپ ایفاء عہد مین کوشش کیجیے"۔

ناگیندر ناتھ نے کہا "سکھنڈ باہمن! مین اب ایفائے عہد کرونگا۔ آپ سمر سنگھ کی بیکس لڑکی کو تلاش کیجیے۔ بالضرور مہیندر ناتھ کی شادی اُسی سے کرونگا۔ اب مجھ مین وہ غرور اور خودی نہین ہی۔ بڑھاپے اور غم والم کی کثرت سے وہ گھمنڈ میرا شکست ہو گیا۔ مین عہد کرتا ہون کہ اگر اب پھر سے مین بدعہدی کرون تو مجھکو دیدار فرزند میسر نہو۔ اِس سے زیادہ اپنے حق مین کوئی بددعا میرے خیال مین نہین آئی"

سکھنڈ باہمن نے کچھ جواب نہین دیا۔ اور پھر مہاشوتیا سے گفتگو کرنے لگے اُنھون نے کہا "بہن! اب کسواسطے توقف ہی۔ کیون اپنے آپ کو ظاہر نہین کرتی ہو؟"۔

مہاشوتیا نے کہا "اگر پرمیشر مجھکو بدستور سابق دولت وثروت نہ عطا کریگا۔ تو مین اِس زندگی مین اپنے آپ کو ظاہر نہ کرونگی۔ اور جیتے جی لڑکی کی شادی بھی نکرونگی"

سکھنڈ باہمن "کیون؟"

مہاشوتیا "اول باعث یہ ہے کہ مین اپنا عہد شکست نہ کرونگی لیکن اُس سے بھی زیادہ ایک اور سبب ہی"۔

سکھنڈ باہمن "وہ کیا سبب ہی؟"

مہاشوتیا "غیر کا احسانمند اور مسلوک ہونا میرے خاوند کا دستور نہ تھا۔ وہ غیرون پر اپنا احسان کرتے تھے۔ لیکن خود کسی کے ممنون نہین ہوتے تھے۔ اُنکی بیوہ اگرچہ بیکس اور بے نوا ہے الّا اُس دستور کو ترک نہ کریگی"

سکھنڈ باہمن "مین تمھارے اِس معمہ کو نہین سمجھا۔ مفصل بیان کرو"

مہا شوتیا "مین ایک بیکس بیوہ ہون - ناگیندر ناتھ براہ لطف وکرم میری لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کرین - یہ بات ہرگز مجھکو قبول ومنظور نہین ہی - لوگ میری لڑکی کو انگشت نمائی سے کہین گے - اسکی مان چرخہ چلا کر گذر کرتی تھی -

ناگیندر ناتھ نے مہربانی کرکے اپنے لڑکے کی شادی اس سے کرلی ہی -

سکھنڈ باہمن - مین مرتے دم تک اس بات کو نہین سُن سکتی - سنو مغرور عورت موت سے نہین ڈرتی - لیکن دوسرے شخص کی احسان برداری سے ضرور خوف کرتی ہی"

سکھنڈ باہمن کچھ جواب نہ دیسکے کہنے لگے "تو پھر کیون تمنے مجھسے یہ کہلایا تھا کہ ناگیندر ناتھ اپنے ایفاء عہد مین ثابت قدم ہون "

مہا شوتیا "امتحاناً - صرف اس غرض سے کہ آیا ناگیندر ناتھ اب وثوق عہد کو پسند کرتے ہین یا نہین - الا مجھکو اُنکے عہد سے اتفاق نہین ہی"

یہ گفتگو نہایت آہستگی سے ہوتی تھی - کسی نے نہین سنی -

ناگیندر ناتھ پھر اپنی داستان مصیبت بیان کرنے لگے - قاعدہ ہے کہ بڈھے آدمیون کی گفتگو جلد ختم نہین ہوتی - خصوصاً مصیبت کا حال کسی سے بیان کرنے مین دلکو ایک تسکین حاصل ہوتی ہی"

ناگیندر ناتھ کی مصیبت معمولی مصیبت تو تھی نہین - جب اپنی حالت پر غور کرتے تھے - چارون طرف خلا اور سنسان نظر آتا تھا اور دنیا کا کارخانہ سب نقش برآب دکھلائی دیتا تھا کیونکہ نہ تو اُنکی عورت تھی نہ لڑکا نہ لڑکی نہ کوئی اور عزیز واقارب دنیا مین کوئی بھی اُنکو اپنا نظر نہین آتا تھا - وہ مرد ضعیف بار بار اپنا قصۂ غم کہکر روتا تھا -

آخر کو چندر سیکھر نے کہا "مہاراج ! اگر آپ ایسا عقلمند انسان

مصائب دنیادی سے پریشان و متالم ہو تو عام لوگوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ آپ کا فرزند سعادتمند زندہ اور بخیریت ہے۔ میرے متعلقین میں سے تو کوئی بھی نہیں ہے اگر آپ اسقدر رنج و غم کرتے ہیں۔ تو مجھکو اس سے زیادہ کرنا چاہیے تھا"

ناگیندر ناتھ نے صبر اختیار کر کے کہا۔ مہاراج! مجھکو نہیں معلوم تھا کہ آپ نے بھی شادی کی تھی۔ اور آپکے بھی کوئی اولاد تھی"

چیندر شیکھر نے کہا "اگرچہ حالات گذشتہ بیان کرنا کچھ ضرور نہیں ہیں لیکن دردمندونکو قصۂ درد ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہے آپ میرے فسانۂ غم کو بغور سنیے۔

داستان بیسویں
مہنت کی سرگذشت

کرو شکوہ جہان کا یار نہیں خوشی ہر کسی کو دائم
جسے سمجھتے ہو عیش میں ہی عجب مصیبت میں ہے قائم
ہر اک گلستان میں جا کے دیکھا کوئی شجر بے خزان نہ پایا
گلوں کے دامن میں خار نکلے نہ دیکھے دل شاد بھی بہ عالم

جو لوگ اُسوقت اُس کٹی میں جمع ہوئے تھے رفتہ رفتہ سب چلے گئے برہمنوں کی عورتیں اور لڑکیاں حسب اپنے اپنے مکان کو گئیں کملا بھی دونوں لڑکونکو ساتھ لیکر مکان کے اندر چلی گئی اور ایک کوٹھری میں دونوں لڑکونکو سونے کی اجازت دی۔ اور خود بھی اپنی خوابگاہ میں جا کر لیٹ رہی سیکھ برہمن بھی اُٹھکر اپنے مکان کو گئی کٹی میں چیندر شیکھر اور ناگیندر ناتھ کے سوا صرف مہاشویتا بیٹھی رہی۔ اور املا بھی اپنی پیاری سکھی کو گود میں لیے بیٹھی رہی املا اسوقت تک کیوں بیٹھی رہی؟ ناظرین کو اس امر کے دریافت کرنے کی خواہش ہوگی کہ اُسکا کیا مطلب تھا جو اتنی دیر تک بیٹھی رہی؟ ناگیندر ناتھ کا مجنون لڑکا مکان چھوڑ کر دیہات

مین جابجا پھرا کرتا ہی - تنہا کاشتکار دن مین بود و باش کرتا ہی - دو مہینہ سے اُسکا سراغ
نہین ہی دلیر مرد جو حسن و جمال مین ایشونؔ کمارؔ کے مانند خوبصورت ہی شاید اندرناتھ
ہی ناگیندر ناتھ کا لڑکا ہی - اگر ایسا نہین ہے تو مین مانجھی کی عورت نہین - ٹھہرو والد
جس جگہ چاہتا ہی وہ شادی نہین کرنا چاہتا ہی - سمر سنگھ کی بیوہ اسوقت بیکس و
بے خانمان ہی - وضع تبدیل کرکے حالت گمنامی مین ہی - اُسکی لڑکی سے شادی کرنے
کے واسطے اندرناتھ مجنون ہو رہے ہین - اندرناتھ سے شادی کرنیکو تو سرلا بھی بیتاب ہے -
سکھی نے کہا تھا کہ اندرناتھ راضی ہین - کہا میری سکھی راجہ سمر سنگھ کی لڑکی ہی مہاشوتیا
بھی دیکھنے مین راج رانی معلوم ہوتی ہی - غرض برہمنی ہی نہین معلوم ہوتی وہ کسی سے
زیادہ مطلب بھی نہین ہوتی ہی ہر روز سنگ سفید کی شیو مورت کی پرستش کرتی ہی -
بڑھاپے مین اُسکے چہرہ پر روشنی ہی - اور سرلا وہ تو میری گود مین غافل سو رہی ہی - اور مجھکو
معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی طبیعت اُس سے زیادہ سو رہی ہی - اگرچہ دیوتا کی لڑکی ہی الا اپنے تئین
راج گیان نہین جانتی - کیا مین نے راج کماری سے محبت کی ہی - اُسکے قدوم کی
رفتار سے رود ریور اور اِس آشرم کی سرزمین کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہی - ای بھگوان
یہ اسرار تو تجھکو معلوم ہے - میری سمجھ مین کچھ نہین آتا -

الغرض املا اِسی طرح مختلف شکوکات کرتی ہوئی بیٹھی رہ گئی تھی -

چندر شیکھر اپنی سرگذشت یون بیان کرنے لگے -

مین لڑکپن کی عمر سے "شیو" کا پوجاری اور بھگت تھا - بتیس سال کی عمر تک
خانہ داری سے ناواقف رہا -

گروجی (مرشد) کی خدمت کرنا اور شاستر (علوم) کا پڑھنا اور پڑھانا اسی
مین تمام وقت صرف ہوتا تھا - آخرکار اعزا و اقربا کے کہنے سننے سے شادی کرکے

۱؎ دیوتاؤن کے طبیب کا نام ہے جو نہایت حسین ہے ۱۲ ۲؎ راج گیان - راج کماری بمعنی دختر راجہ ۱۲

خانہ داری بنا۔ تعلقات دنیوی مین مبتلا ہو دنیا دی رنج وراحت برداشت کرنے لگا۔
جو عیش وآرام کہ کبھی خیال مین بھی نہین گذرا تھا اُس سے کامیاب ہوا۔ جس درد
ومصیبت کا نام بھی نہین سُنا تھا وہ سر پر پڑے۔ دنیا کس طرح پر تعلقات اور
اُلفت مین وابستہ ہی! مایا موہ رحم۔ یہ سب گویا کہ آسایش بہشتی کے مخزن ہین۔
اور پھر کیا اِنھین کے ذریعہ سے مصائب اتفاقی سر پر آتے ہین۔ پرمیشر کی عبادت
اور مرشد کی اطاعت اور ہدایت سے جو تسکین قلبی حاصل ہوئی تھی۔ وہ سب تعلقات
دنیاوی مین مبتلا ہو کر کالعدم ہوگئی جسطرح پر دریا سطح مستوی مین آہستگی اور سکوت
سے روان ہوتا ہی ”گردچی“ کے یہان میری عمر اُسی طرح گذرتی تھی۔ دفعتہً سطح عمیق پاکر
جسطرح آب روان بڑے جوش وخروش سے گرتا ہی۔ اُسی طرح تعلقات خانہ داری
مین گرفتار ہو کر میری زندگانی بھی صدہا قسم کی تغیر حالت سے گذرنے لگی۔ کئی سال
تک میری حالت اِسی طرح خواب غفلت مین رہی۔ بہت روز تک میرے کوئی
اولاد نہین ہوئی۔ اِسوجہ سے مین نے اور میری عورت نے یہ ”منت“ کی کہ اوّل
اوّل جو اولاد پیدا ہوگی اُسکو گنگا ساگر کی نذر کرین گے اُسکے دو سال بعد ایک حسین
لڑکی ”دیو کنیان“ (حور بہشتی) کے مانند پیدا ہوئی۔ اُسکا خوبرو اور پیارا چہرہ دیکھکر
وہ منت فراموش کردی۔ ہم دونون سے کسی کو یہ جرأت نہوئی کہ اُسکو
سمندر کے نذر کردین۔

وہ لڑکی ابتک مجھکو فراموش نہین ہوئی ہی اُسکی دونون آنکھ سیاہ
اور حُسن اخلاق سے بھری تھین۔ اُسکی طبیعت بھی نہایت سلیم اور متین تھی۔ وہ لڑکی
کبھی روتی نہین تھی۔ اور اگر اتفاقاً روتی تو اُسکی مان اُسکو صحن مکان مین لیجاکر
ماہ آسمان کو دکھلاتی۔ یا موج زنی دریا کی آواز سُنا کر اُسکو خاموش کرتی تھی۔
اور وہ اُسکو دیکھ سُنکر چُپ ہو جاتی تھی۔ کیا وہ کبھین مین بھی صنائع اور بدائع قدرتی

کے دیکھنے سُننے سے سرور اور تسکین حاصل ہو سکتی ہی؟ -

اگرچہ ہملوگون نے غفلت سے اپنے ایفاء عہد کو فراموش کر دیا الا اُس بر عہدی کے درخت مین ثمر پیدا ہوا تین سال کے بعد وہ لڑکی سخت بیمار ہوئی یہانتک کہ امید زندگانی منقطع ہوگئی - اُسوقت ہملوگون کو عہد سابقہ یاد آیا - اور پھر وہی منت کی - یعنی اس مرتبہ اگر لڑکی کو اِس عارضہ سے صحت حاصل ہوگی - تو سمندر کے نذر کر دینگی الغرض اُسکو مرض سے افاقہ ظاہر ہوا - اور پھر ہم لوگون نے اُسکا مایا موہ[a] چھوڑ کر اُسکو گنگا ساگر مین پرواہ[b] کر دیا - الا قبل سمندر مین چھوڑنے کے اُسکے سینہ پر ایک خاص نشان کر دیا یعنی بذریعہ داغ آتشین شیو مورت کا نقش اُسکے سینہ پر کر دیا تھا اِسلیے کہ شاید پرمیشر کی قدرت سے بچہ محفوظ رہے اور پھر کبھی اُسکا دیدار میسر ہو تو اِس نشان کے ذریعہ سے اُسکی شناخت ہو سکے گی - چند روز بعد معلوم ہوا کہ وہ لڑکی محفوظ تو رہی اور اُسکو ایک مفلس برہمن نے پایا - لیکن ہمکو دیکھنے کو نہین ملی -

مکان پر آکر دیکھا تو میری عورت اُس لڑکی کے غم مین سخت بیقرار تھی - اُسی صدمہ سے وہ بیمار پڑکر قضا کر گئی - مین نے اُسکی نعش کو مرگھٹ پر بجا رحسب دستور جلا یا "چتا" شعلہ زنی سے روشن ہوگئی - اور مین دیوانہ وار اُس طرف دیکھتا رہا - اُسوقت میرے ہوش و حواس بجا نہ تھے - ورنہ ایسے سخت غم و الم کو مین ہرگز برداشت نہ کر سکتا - اور اسی آتش سوزان مین اپنی زندگانی کا بھی خاتمہ کر دیتا - الحاصل خارج العقل کی طرح اُس "چتا" کی طرف دیکھتا رہا -

وہ آگ چتا کی رفتہ رفتہ فرو ہوگئی - اور چارونطرف تاریکی چھاگئی -

اُسوقت تعلقات دنیوی خود بخود میرے دل سے چھوٹ گئے - اور جس الفت غفلت آمیز مین اتنے روز تک پابزنجیر رہا دفعتہً اُس سے آزادی حاصل ہوئی

[a] محبت [b] بہا دیا - چھوڑ دیا

دنیا مین کوئی بھی ایسا باقی نہین رہا جسے اپنا عزیز سمجھکر بات کرتا۔ چارون طرف خلا نظر آنے لگا۔ جسطرف نظر جاتی تھی کوئی بھی اپنا دکھلائی نہین دیتا تھا۔ زرد زمین ویرانہ ریگستان کی طرح نظر آنے لگا۔ مان۔ باپ۔ بھائی بہن۔ عزیز و اقارب اہل خاندان کوئی بھی نہین تھا۔

مونس غمخوار بہ لقمۂ اجل ہوئی۔ ایک لڑکی تھی وہ سمندر کو نذر دی القصہ اسیطرح مصائب گذشتہ کے خیالات میرے دلکو مضطرب اور بیقرار کرنے لگے مین دریا کنارے بیٹھکر رونے لگا۔

الآدہ غم جانکاہ کچھ بھی رونے اور واویلا کرنے سے کم ہوا۔ صبح سے شام تک روتا ہی رہا۔ اخیر کو صبر ہوا اور خودکشی کا عزم بالجزم کیا۔ دنیا مین جس شخص کے آگے پیچھے کوئی بھی نہ رہا ہو جسکی وفات پر کوئی بھی رونے والا ہو۔ اُسکے مرجانے سے کیا نقصان ہے؟ اِس فکر مین تھا کہ دریا مین گِر کر غرق ہو جاؤن۔ کہ اُس عرصہ مین کسی نے عقب سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھدیا۔ دیکھا تو وہی وہ گرو مہاراج" قدیم غمخوار پاس کھڑے ہین۔ بآواز بلند مجھسے کہا وہ کیا اَب بھی تیرے دل سے تعلقات دنیا دور نہین ہوئے۔ ہنوز تجھکو عقل نہین آئی؟ چند روز سیکھ مادیون کیطرح کام مت کرو۔ ہمارے ساتھ چلو۔ الغرض اُنکے ساتھ ساتھ مین اسی مہیشر کے مندر کو آیا۔ اور پھر "جوگ سادھن" (حبس نفس) کرنے لگا۔

بعد وفات "گرو مہاراج" کے مین یہان کا مہنت مقرر ہوا[1] اِسی طرح گفتگو ہوتی رہی۔ اِس اثنا مین ایک لڑکے نے آکر مہا شوتیا سے پوشیدہ کہا۔ بشیشری بیگم آپ سے مِلنے کے لیے باہر کھڑی ہے۔ مہا شوتیا فوراً وہان گئی۔ کچھ دور پر اُس سے ملاقات ہوئی۔ اُسکی وحشیانہ شکل اور بھی خوفناک ہو رہی تھی خوف سے پاگلون کے مانند ۱۲

سے تمام بدن کانپتا تھا۔ کہنے لگی "مہاشو تیا ابھی بھاگو تمھارے مخالف آسرم میں پہونچ گئے ہیں"

مہاشو تیا نے کہا "پگلی تو مصیبت کے وقت ہمیشہ میری رفیق رہی ہو۔ میں تیرے احسانات سے سبکدوش نہیں ہو سکتی ہوں"

پگلی "اپنی حفاظت کی اب جلد تدبیر کرو"

مہاشو تیا "اب کہاں بھاگ کر جاؤں؟"

پگلی "رودر پور یا اچھا پور۔ جہاں تمھارا جی چاہے فوراً چلی جاؤ"

مہاشو تیا "کیا آسرم نیو اسیوں سے بھی رخصت نہ ہو لوں؟ انکی مہربانی اور عنایت کا شکریہ نہ ادا کر لوں؟"

پگلی "اس مقام پر اب اگر ایک لحظہ بھی توقف کرو گی تو تمھاری ہلاکت کا باعث ہوگا چتر ہشست تلاد کے جاسوس آسرم میں تمکو تلاش کر رہے ہیں"

مہاشو تیا متحیر ہوئی اور کہنے لگی "میرے دل میں یہ شبہ ہوا تھا اس بیکس بیوہ پر اس مار خونخوار کے سوا اور کون شخص نیش زنی کی خواہش کریگا؟ ہائے! مجھکو سب طرح سے ناس کر کے صبر سے بیٹھنے بھی نہیں دیتا۔ کیا اب جان کا بھی خواہاں ہوا ہے؟ اور موت! "اوہو" موت سے کون ڈرتا ہے۔ اگر یہ پیاری لڑکی نہ ہوتی تو موت سے خوف ہی کیا تھا"

پگلی نے پھر کہا "اب غور و فکر کرنے کی مہلت نہیں ہے"

مہاشو تیا "اگر میں اپنا اصلی حال "آسرم نیواسیوں" کو بتلا کر انسے پناہ طلب کروں تو کیا وہ میری حفاظت نہ کرینگے؟"

پگلی "اسقدر جماعت دشمنوں کی آئی ہے کہ آسرم اور مہیشر کے مندر تک کو اٹھا لیجا سکتی ہے۔ مہاشو تیا جلد ہی بھاگو"

مہا شوتیا نے میں آسرم نیواسیون کو اپنے سبب سے کیون مصیبت میں ڈالون۔ میری تقدیر مین جو کچھ لکھا ہے وہ ہوگا۔ہے پرمیشر! لڑکی کی حفاظت تیرے ہاتھ ہے۔ بگلی! اب مین جاتی ہون لیکن تو جو ہمیشہ مصیبت اور تکلیف مین ہماری مدد کرتی ہے کیا تیرا حال ہمکو کبھی دریافت ہوگا؟،،

بگلی نے پھر کسی موقع دوسرے پر معلوم ہوگا۔اب فوراً جاؤ۔ یہ کہکر بگلی غائب ہو گئی،، مہا شوتیا فوراً مکان پر آئی اور وہی سنگ سفید کی شیو مورت اور کچھ خرچ لیکر دریا کنارے روانہ ہوئی۔راہ مین غور کرتی جاتی تھی کہ کیا اسوقت رات کو کشتی مل سکتی ہے۔مانجھی لوگ کیا گھاٹ پر ہونگے؟ یہی خیال کرتی ہوئی دریا کنارے پہونچ گئی دیکھتی کیا ہے کہ جو خیال کرتی تھی وہی ظاہر ہوا۔دو تین کشتی کنارے پر تھین لیکن کوئی ملاح نہین تھا۔ادہر اُدھر تلاش کیا تو ایک کشتی پر بہت سے لوگ بیٹھے تھے اور سب جاگتے تھے پہلے تو کچھ تامل کیا۔پھر پوچھا۔کیون جی تم دور تور چلوگے؟ وہ لوگ مہا شوتیا اور سرلا کی طرف دیکھکر کچھ خاموش ہو گئے۔پھر کہنے لگے وہان چلین گے آؤ،،

مہا شوتیا کو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی۔ لیکن دیر کرنے کا تو موقع تھا نہین۔ اے بھگوان تو ہماری مدد کر،، یہ کہکر دونون کشتی پر سوار ہوئین۔اور کشتی فوراً کھول دیگئی مہا شوتیا خود بخود دشمنون کے ہاتھ گرفتار ہو گئی۔اُس کشتی پر چیتر بشت قلعہ کے جاسوس آئے تھے۔اُنمین سے ایک شخص نے آسرم مین تلاش کرتے وقت مہا شوتیا اور سرلا کو پہچانا تھا۔اُسنے کہا کہ وہان چلینگے آؤ،،

کشتی چیتر بشت درگ (قلعہ) کی طرف روانہ ہوئی +

داستان اکیسوین
قید خانہ

نیرنگی چرخ کا بیان ہے		بیتابی دل جہان جہان ہے

زنجیر جنون کڑی نہ پڑیو — دیوانہ کا پاؤن درمیان ہے
جس جا کہ تھی عجیب عیش حاصل — اب وہی مقام جانستان ہے
رکھنا نہ جہان سے چشم امید — گردش مین ہمیشہ آسمان ہے

جس وقت آفتاب جہانتاب نے صبحدم اپنی شعاع لالہ زار سے حیرت بہشت قلعہ کو منور کیا۔ اُسکے در و دیوار اور ستون و دریچہ اور چھت سب روشن ہو گئے۔ دریائے جمنا کا آب شفاف (جو متصل قلعہ روان تھی) چمکنے لگا۔ اور اس عظیم الشان قلعہ کا عکس اُس آب روان مین ایک عجیب دلکش کیفیت دکھلاتا تھا۔ نسیم صبح فصل سرما کے قطرات شبنم سے آلودہ ہو کر اور بھی برودت آمیز چلتی تھی۔ اور ساحل پر غسل کرنے والی اور پانی بھرنے والی عورتون کے جسم سے مساس کر کے اُنکے بدن کو لرزش دیتی تھی۔

کاشتکار لوگ اپنے مویشی چراگاہون کو لیے جاتے تھے اور بعض اُنمین راہ چلتے ہوئے کچھ گاتے بھی جاتے تھے طایران سُبک بازو بھی شعاع سُرخ نودمیدہ سے مسرور الحال ہو کر چہچہانے لگے۔ تمامی اطراف دنیا روشن اور شگفتہ حال ہو گیا۔

ایسے وقت عشرت آمیز اور ہنگام فرحت خیز مین کون ایسا کم بخت ہی جو مغموم اور دل افگار ہو؟۔

اِنسان ہی انسان کے رنج و تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ اُس قلعہ رفیع الشان مین ایک ایسا مکان تھا جہان پر شعاع آفتاب کی رسائی نہ تھی۔ اُسمین ایک تہ خانہ بنا تھا جسمین شکوہ اپنی مخالف رعایا اور دشمن کو قید کیا کرتا تھا۔ اُس محل کے در و دیوار نے کبھی صورت عیش اور آواز خندہ دیکھی سُنی نہ تھی۔ اور نہ جس مقام مین خوشی اور اُمید کا دخل تھا وہان صرف بدقسمت قیدیون کی آواز نالہ و فغان سُننے مین آتی یا آب سرشک کی روانی دکھلائی دیتی تھی۔ اِس مکان کے

نیچے کی سطح کچی مٹی کی تھی - اور واسطے دفع تاریکی کے ایک کمزور روشنی کا چراغ شب و روز جلا کرتا تھا - اُسی روشنی مین زمین پر سرلا اور مہاشوتیا پڑی تھین -

سرلا تو سو گئی تھی جسطرح مان کے آغوش مین بچے سوتے ہین - اُسی طرح مہاشوتیا کے پاس سرلا سوتی تھی - شب بیداری کے سبب وہ غفلت مین سو رہی تھی - اُس کا بدن نحیف و زار ہو رہا تھا - اور دونون آنکھین عمق مین ڈھلس گئی تھین - چہرہ پر مثل سابق شگفتگی اور بھولا پن نہین معلوم ہوتا تھا - سرلا مین اُب لڑکپن نہین ہے - بلکہ وہ دریائے رنج و محن مین پڑکر طفلانہ خواب استراحت سے بیدار ہو رہی تھی - افسوس! یہ بیداری کیسی اذیت دہ ہوتی ہے - عیش و نشاط کی اُمید موہوم بلکہ معدوم ہو جاتی ہے - اور انسانی زندگی کی فطری حالت پیش نظر ہوتی ہے - سرلا کے پاس ہی مہاشوتیا سوئی تھی - اُسے خواب غفلت کہان میسر تھا - نیم بیداری سوتی تھی - اس وحشت ناک مقام مین جو افسردگی اور پریشانی اُسکی صورت پر چھا رہی تھی بیان سے باہر ہے - وہ پریشان بسبب خوف کے تو تھی نہین - نہ رنج و الم سے - نہ صرف تشویش سے - بلکہ اُسکے دل تکبر نے اُس ہولناک قید خانہ مین ترقی پائی تھی - آنکھون سے وہ تجلی برستی تھی کہ الامان - گویا آگ جل رہی ہے - غصہ سے ہونٹھ دانتون سے دباتی تھی - تمام چہرہ پر آثار جنون ہویدا ہے - راس و پیشانی سفید ہو رہی تھی چشمان نرگس وار با جنبش مژگان اور چشمۂ دل خیال واقعات گذشتہ و امواج تفکر سے مالامال ہو رہا تھا کچھ دیر بعد سرلا بیدار ہوئی - اُٹھتے ہی مان کی وہ وحشت ناک شکل دیکھکر مخوف ہوئی کہنے لگی "ماں تو تمام رات سوئی نہین ہے" مہاشوتیا کا سلسلہ تفکر شکست ہو گیا - سرلا کی طرف دیکھنے لگی - اور اُسکی طرف نظر کرتے کرتے وہ طبیعت کی وحشت بھی جاتی رہی - آنکھون مین آنسو بھر آئے - دل مین کہنے لگی - اے پرمیشر - اگر مجھکو بجائے اِس فرش زمین کے بستر آتشین بھی ملتا تو مین برداشت

لبریز یقین رہ رہ کر آہ سرد لیتی تھی - ماں کی حالت دیکھکر جو رنج اُس لڑکی کو ہوتا تھا وہی جانتی تھی -

اِس اثناء مین "چھم چھم" آواز ہوتے ہوئے قید خانہ کا دروازہ کشادہ ہوا - مہاشوتیا نے اُسطرف آنکھ بھی اُٹھاکر نہ دیکھا لیکن سرلا نے رُخ پھیر کر نظر کی تو دیکھا کہ ایک عورت حسینہ اور جمیلہ دروازہ پر کھڑی ہے - یہ کہنا فضول ہے کہ وہ بملا تھی - بملا نے قید خانہ کی جو حالت دیکھی تو اُسکی طبیعت غم سے پریشان ہو گئی یعنے اُسنے دیکھا کہ کل کے روز جو کھانا دیا گیا تھا وہ بدستور رکھا ہے - ایک ضعیف عورت بحالت اضطرابی و دیوانگی بیٹھی ہے اور اُسکے نزدیک اُسکی لڑکی بھی آہستہ آہستہ رو رہی ہے -

بملا نے آنکھ پونچھ مہاشوتیا سے کہا "ماں" "آپ کا غم دیکھکر میرا دل چاک ہوتا ہے آپ باہر چلین - عورت کے گلوے نازک سے وہ درد آمیز آواز سُنکر مہاشوتیا نے رُخ پھیر کر نظر کی پوچھا تم کون ہو؟ بملا نے جواب دیا "مین اِس قلعہ کے مالک سنگھ حیدر کی بیٹی ہون میرا نام بملا ہے" یہ سُنکر مہاشوتیا غصہ سے بیتاب ہو گئی - ایک لحظہ کی بعد آہستگی سے کہا "اپنے والد سے کہدینا کہ ہملوگ اب زیادہ دنون تک زندہ نہین رہین گے - جب تک جیتے ہین ہمکو دق نہ کرین - تنہا بیٹھے رہنے دین"

اگر کسی دوسرے موقع پر مزاجدار بملا کو ایسا جواب ملتا تو وہ غضبناک ہو جاتی - لیکن قیدی کی وہ حالت دیکھکر اُسنے مطلق غصہ نہ کیا - بملا نے بمنت تمام جواب دیا "آپ میرے والد کو عبث الزام لگاتی ہین اُنکو اِس کیفیت کی مطلق اطلاع نہین ہے - مین آپ سے اِس مصیبت مین مضحکہ کرنے نہین آئی ہون - بلکہ آپ کو اِس مکان سے نکالکر دوسرے مکان مین لے چلنے کے لیے آئی ہون"

مہاشوتیا نے پھر کہا "قیدیون کو اِسطرح کے مکان مین رکھنا چاہیے جب بیرون مین زنجیر پڑی تو زنجیر طلائی ہونا چاہیے بلکہ زنجیر آہنی واجب ہے - آپ معاف کرو

کرسکتی تھی۔ لیکن لخت جگر سرلا کو اس حالت مین دیکھکر میری آنکھون مین خاک جھنتے ہین سرلا نے کہا ”ماں تمھارے واسطے کل جو کھانا رکھا گیا تھا وہ ویسا ہی رکھا ہے۔ تو نے کچھ کھایا نہین؟“

مہاشوتیا ”کھانے کو جی نہین چاہتا ہے بیٹی“

سرلا نے کہا ”بغیر کھانا کھائے کے روز جسم چل سکے گا؟“

مہاشوتیا ”بیٹی اب جسم رکھکر کرنا ہی کیا ہے؟ پرمیشر اگر مجھکو اس سے پیشتر دنیا سے اٹھا لیتا تو مین یہ تیری حالت نہ دیکھتی؟“

سرلا نے کہا۔ ماں اگر تو زندہ نہ رہیگی تو مین کسکو دیکھکر جی سکونگی؟ اس جہان مین میرا اور کون ہی؟ جو تو مجھکو چھوڑ دیگی“

مہاشوتیا نے چشم پرآب ہو کر کہا ”نہین بیٹی ابھی مجھ بدبخت کے دنیا سے کوچ کرنے کا وقت نہین آیا ہے“

جب مہاشوتیا فکر مین مستغرق ہو جاتی تھی۔ تو سرلا بھی خیال سے خالی نہین رہتی تھی ماں کی پریشان خالی اپنی حیرانی اندرناتھ کی تشویش یہی سب وجوہات سرلا کے اندوہ و ملال کے باعث تھے الا اوسکی نازک طبیعت مین ایک ہی وقت ایک سے زیادہ فکر و ملال کی گنجایش نہین ہو سکتی تھی۔ اُس طفلانہ مزاج نے کبھی غم والم زیادہ تر برداشت نہین کیا تھا۔ اور نہ کر سکتی تھی۔ اُسکا ساغر دل ایک ہی تشویش سے لبریز ہو جاتا تھا اُسرم مین بھی سرلا شب و روز اندرناتھ کے تصور مین محو رہتی تھی۔ لیکن یہان پردہ خیال اور اپنے غم کی فکر سب فراموش ہو گئی صرف ماں کا رنج و محن دیکھکر نہایت محزون اور غمگین ہو گئی۔

مہاشوتیا جسوقت بحالت تفکر مستغرق تھی سرلا ایک گوشہ مین بیٹھی ہوئی نگاہ حیرت سے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی دیکھتے دیکھتے ٹھہر ٹھہر کر چین بہ جبین ہو جاتی تھی۔ دونوں آنکھوں اشک سے

زیادہ ترحم ظاہر کرنے کی ضرورت نہین ہے بدقسمتون سے مصیبت مین جی لگی کرنا مناسب نہین“
بملا نے چشم پرآب ہوکر کہا ”ماں“ مین آپ سے مذاق کرنے نہین آئی ہون —
پرمیشر کی قسم“
بملا کچھ اور بھی کہتی - لیکن مہا شو تیا نے با واز عبرت خیز کہا تم پرمیشر کا نام مت لو - اور نہ تمھارے والد اُسکا نام لین قاتل الانسان کی اولاد مین کوئی بھی اِس نام کو لیکر نام کی قدوسیت کو ضائع نہ کرے“
بملا نے ازراہ حلم جواب دیا ”ماں آپ کیون بیفائدہ میری توہین کرتی ہین - جیسی آپ بدقسمت ہین - اُسی طرح مین بھی کم بخت ہون - بدقسمتون کو ایشر کے نام کے سوا اسے اور کیا ہے ؟ - دم واپسین تک اُسی نام کو یاد کرونگی - اِس غمکدہ جہان مین سیہ بختون کو اُسی کے نام کا سہارا ہے - اور وہی باعث آرام جان ہی“ اِس نام اقدس کو سُنکر دفعتہً مہا شو تیا کا غصہ فرو ہوگیا -
بملا کی عقیدت ایشر کی طرف دیکھکر اسکی جانب نظر کرنے لگی - تو دیکھا کہ وہ دیوکنیان“ (حور بہشتی) کی طرح نہ عالی خیال فخر زمان روزگار سامنے کھڑی ہے - آنکھون مین آنسو بھرے ہین - چہرہ پر پاک محبت اور عقیدت خالق کے سوا اور کوئی آثار ظاہر نہین ہین -
مہا شو تیا آہستگی سے کہنے لگی - بملا معاف کرو - مین نے نادانستگی سے تم پر عتاب کیا - حالت غم مین عقل ٹھکانے نہین رہتی“
بملا نے مہا شو تیا کو زیادہ کہنے نہ دیا - نزدیک آکر ہاتھ پکڑ کر کہا ”ماں“ معافی چاہنے کی ضرورت نہین ہے - آپ مصیبت زدہ ہین تو مین بھی آپسے مصیبت مین مبتلا نہین ہون میری حالت جب آپ سُنین گی تو ضرور ہے کہ آپ میرا اوپر رحم فرمائین -
مہا شو تیا نے کمال شفقت سے بملا کے جسم پر ہاتھ پھیرا - اور دونون

روتے لگین - بیچاری سرلا بھی رونے لگی -
کچھ دیر بعد مہاشوتیا نے کہا " بملا مین تمھارا دکھ سمجھ گئی - والد کے افعال عصیان حال دیکھکر کس نیک خصال لڑکی کا دل دوپارہ نہو گا ؟
بملا نے جواب دیا - مان ابھی آپ بھولتی ہین - مین جیسی بدقسمت ہون - میرے والد بھی ویسے ہی بدبخت ہین - انکی مرگ و زندگانی کا کچھ قیام نہین - جو بدذات آپ کو اور مجھکو اذیت دے رہا ہے - وہی شخص والد کی حالت کو بھی تباہ کر رہا ہے مجھکو یقین ہے کہ وہ اُنکے قتل کی فکر کر رہا ہے "
مہاشوتیا متعجب ہو کر غور کرنے لگی - وہ کون ہے - سیتش چندر کے سوا اور کون شخص باقی ان مصائب کا ہے ؟ -
بملا نے مہاشوتیا کو متفکر دیکھکر کہا - مان آپ اوپر چلیے مین سب حال آپ سے عرض کرونگی "
الغرض تینون عورتین اُس وحشت ناک مکان سے باہر نکلکر روانہ ہوئین - بملا سرلا کو اپنی بہن کی طرح خاطرداری کے ساتھ لیچلی - اور مکان پر جاکر کھانا وغیرہ سے فراغت کر اُسنے تینون کا سارا حال مہاشوتیا سے کہہ سنایا -
لیکن بملا نے کس حکمت اور کس مشکل سے ان لوگون کو قید خانہ سے آزاد کرنے کی اجازت حاصل کی تھی - صرف یہ امر اُسنے پوشیدہ رکھا تھا

داستان بائیسوین ۲۲

یہ خواب نہین ہی یاد داشت سابقہ ہی

کودکی کی شباب مین باتین
روز جیون تیون گذر ہی جاتا ہے

ایسی ہین جیسی خواب کی باتین
نہین کٹتی ہین درد کی راتین

کیا اِس دنیا مین ایسے بھی انسان ہین کہ جنکی صورت دیکھنے سے بیرحم اور سنگدل لوگون کے دل مین رحم آجاتا ہے۔ خشک مزاجون کی طبیعت مین محبّت آجاتی ہے۔ ہر کس و ناکس خواہ مخواہ اُن پر شفقت کرنے لگتا ہے۔ یہ صرف خوبروئی کا سبب نہین ہے کیون خوبروئی سب کے دلون کو ایک ہی مقدار سے کشش نہین کرسکتی۔ کسی کے چہرہ کی خوبصورتی اور اٹھتی جوانی دیکھکر یہ خواہش ہوتی ہے کہ اُسکو پہلوے دل کا ہمنشین کرلیجیے۔ اُسکی عیش و آرام کے واسطے غلامی اختیار کیجیے۔ اور کسی کے رُخ کی بیعدیل سنجیدگی کی شیرین ادائی دیکھکر عشق صادق پیدا ہوتا ہے۔ خمیدہ ابروون کا بانکپن۔ چشمان غزالی کا مستقل نور۔ ہر دو لب نازک کی حلاوت۔ تمامی حلقہ رخ کی طفلانہ خوش اداکو دیکھکر دل شیدا او ردردمند ہوجاتا ہے۔ جی مین آتا ہے کہ اُس محبّت پیکر کو صفحۂ دل پر نقش کرلیجیے۔

سرلا اگرچہ بے نظیر حسین نہ تھی۔ لیکن اُسکے چہرہ پر وہ ادا خارج از تکلم پائی جاتی تھی۔ انسان کا دل انسان کے رُخ کا آئینہ تصوّر کرنا چاہیئے۔

الغرض بملا اُس سے اتنی ہی دیر مین مثل اپنی چھوٹی بہن کے محبت کرنے لگی پھر کچھ تعجب نہین ہے۔

ایک صورت اِس قسم کی بھی ہوتی ہے کہ جسکو بمثل ملاحت سے مزین کرنے کے واسطے قدرت نے اپنا خزینۂ صنعت خالی کردیا ہو اُس قمر طلعت۔ روشن چشم۔ نازک لب۔ بلند پیشانی۔ کمان ابرو۔ قوی جسم۔ مناسب اور کشیدہ اندام۔ مستانہ روش کو دیکھکر قبل استیلاے عشق کے دل مین عقیدت پیدا ہوتی ہو۔ اُن نورانی آنکھون اور مزاج اور بلند پیشانی سے اُسکے دلی خیالات ظاہر ہوتے ہون لب نازک کو دیکھکر اُسکے استقلال عہد کا نشان پایا جاتا ہو۔ بملا کی خوبصورتی اسی قسم کی تھی۔ اُس حورتمثال کے اعضاے جسمانی کو دیکھکر سرلا اگر اُسکو اپنی بڑی بہن کے مانند تصوّر کرکے خلوص عقیدت

سے پیش آوے اور شل "دیوی" کے پرستش کرے تو کیا عجب ہے؟-
سرلا کی تسکین خاطر کے واسطے بملا اُسکو قلعہ مین ہر چہار طرف سیر کے واسطے لیجایا کرتی تھی - اولاً اُسکو قلعہ کے عقب مین جہان ایک سنسان باغ تھا لیگئی - وہان پر آم کے درختون کے گنجان سایہ سے عین دوپہر کو شام کی کیفیت دکھلائی دیتی تھی - دونون اُسی سایہ مین بیٹھ گئین ہوا کے تموج سے درختون کے پتون سے آواز "دوہر اہٹ" گوش زد ہونے لگی - اور گاہ گاہ بوم کی آواز غیر متفرق بھی سُنائی دیتی تھی عین دوپہر ایسے دلکش اور سنسان مقام مین جسنے وہ آواز دلگداز سُنی - اُسکا کاسۂ دل خاطر فریفتگی اور تسکین سے لبریز ہوگیا - دونون وہان سے اُٹھکر تالاب کے کنارے پر گئین - وہ تالاب نہایت وسیع تھا - اور اُسکے چارون طرف قطار وار صدہا درخت سایہ افگن تھے - دونون کچھ عرصہ تک کنارے پر بیٹھی رہین - فطرتی سکون کے معائنہ سے دل کو بھی تسکین حاصل ہوئی - بملا تو ایک آدھ بات کہتی بھی تھی - لیکن سرلا بالکل خاموش تھی صرف چپکے سے سُنتی جاتی تھی -
بملا نے پوچھا "سرلا تو چپ کیون ہے؟ کیا پھر اُسی مصیبت کا خیال کرتی ہے؟ اور یہ فکر کرنے کا موقع نہین ہے"
سرلا نے کہا "مین اُس فکر مین نہین ہون"
سرلا نے سچ کہا اُسوقت اُسکے دل مین صبح کی مصیبت کا خیال نہین تھا -
الغرض بملا کو معلوم ہوا کہ سرلا کے دل مین بھی کوئی خاص تشویش جاگزین ہے - از راہ شفقت اُسکو لیکر ایک ڈونگی پر جو اُسی تالاب مین پڑی تھی سوار ہوئی - اور خود "دانڈ" لیکر چلانے لگی -
اُس مقام پر قبل از غروب آفتاب درختون کے گنجان سایہ کے سبب تاریکی چھا گئی - بملا کو معلوم ہوا کہ اُسکی سکھی سرلا کے دل مین کسی غم و تشویش کی تاریکی

متسلط ہونے لگی - سرلا اپنے دل کی کیفیت پوشیدہ نہین کر سکتی تھی - اور نہ پوشیدہ رکھنے کی خواہش کرتی تھی -

بملا کو خود بخود معلوم ہوگیا کہ سرلا کے دل پر کسی غم و الم کا صدمہ ضرور ہے کیونکہ جو کچھ باتین وہ کرتی تھی سرلا ایک بھی نہین سُنتی تھی - اُسکا دل کہین اور ہی تھا - کبھی دو ایک بات جی لگا کر سُنتی اور پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگتی - اور کچھ غور کرنے لگتی تھی -

بملا نے پوچھا پھر "سرلا تو مجھسے چھپاتی کیون ؟ تو پھر وہی فکر کر رہی ہے تمام دن گذر گیا اور تو اُسی طرح خاطر افسردہ ہر طرف دیکھتی ہے" بھی "اب اُس فکر کو دور کرو آؤ ہمارے پاس آؤ"

یہ کہکر بملا نے کمال محبت سے سرلا کو اپنے پاس بٹھالیا - اور اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا -

سرلا نے جواب دیا " تجھسے کیون پوشیدہ رکھونگی - سچ مچ میری طبیعت نہ معلوم آج کیسی ہو رہی ہے - لیکن تیرے سر کی قسم اُس بات کی کچھ فکر مین نہین کرتی ہون"

بملا نے کہا " پھر کس بات کی فکر کر رہی ہے ؟ "

سرلا نے جواب دیا - مین نہین جانتی - لیکن کسی بات کی فکر نہین کرتی ہون - آج رہ رہ کر میری طبیعت نہ معلوم کیسی ہو جاتی ہے "

سرلا نے سب صحیح کہا تھا - نہین معلوم کہ کیون اُسکی طبیعت بے اختیار ہو جاتی تھی کچھ خیال مین نہین آتا کہ کیون ایسا ہوتا ہے -

حضرت ناظرین ! - اگر آپ دریافت کر سکتے ہین تو غور فرمائیے - اِتنے مین شام ہو گئی - بملا اور سرلا پھر قلعہ کے اندر چلی آئین یہان پر بھی بملا سرلا کو ساتھ لیکر کبھی اِس کمرے مین کبھی اُس دالان مین لیجا کر عجائب اور غرائب اشیا دِکھلانے لگی - بعدہٗ اپنے مکان خوابگاہ مین لیگئی - وہان پر ایک مینا طائر تھی -

وہ خوب بولتی تھی - بملا نے سرلا کو دکھلا کر کہا -

"مینا بتلاؤ تو یہ کون ہے؟"

طائر نے کہا "کون ہے؟"

بملا "تو بتلا مین کیا بتلاؤن"

طائر "مین کیا بتلاؤن"

بملا "بس معلوم ہو گیا تو جانتی نہین"

طائر "تو جانتی نہین"

بملا "مین تو جانتی ہون - اچھا بتلا تو سرلا باہر کی عورت ہے یا گھر کی؟"

طائر "گھر کی"

بملا "نہین بتلا سکی دوست تیرے کی"

طائر "دوست تیرے کی"

پھر وہان سے دونون دوسرے مکان مین گئین - سرلا اُس طائر کی گفتگو سنکر متحیر ہو گئی - خیال کرنے لگی - مین کیا اسی گھر کی عورت ہون؟

بملا کو طائر کی جوابدہی پر تعجب نہین ہوا - کیونکہ اُسکی حقیقت اُسکو معلوم تھی - اِس طائر سے جو کچھ کہا جاتا تھا اُسمین سے اوّلین الفاظ متروک کر آخری دو تین لفظ وہ کہدیتی تھی اور بملا نے قصداً اُس سے ایسے سوال کیے - کہ آخر کے دو تین لفظ کہنے سے فقرہ پورا ہو جاوے -

وہان سے سرلا کو ایک اور کوٹھڑی مین لیگئی - اُس کوٹھری کو دیکھنے سے اُسکی حیرت اور دوچند ہو گئی - گھبرا کر سوچنے لگی -

بملا نے ازراہ محبت کہا "اور کیا پھر وہی فکر کرتی ہے؟"

سرلا نے کہا "نہین معلوم کہ میری طبیعت آج رہ رہکر کیسی ہو جاتی ہے - گویا مین

خواب سا دیکھتی ہون - مان کہان ہے ؟ "

بملانے دیکھا تو سرلا کی آنکھون مین آنسو بھرے ہین - فوراً اُسکو مان کے پاس پہونچا دیا -

سرلا دوڑ کر مان کے پاس گئی - اور روکر اُسکی گود مین جا چھپی -

مہا شوتیا نے بڑے پیار سے اُسکے بوسہ لیکر کہا -

"کیون بیٹی کیا ہوا ؟"

سرلا نے جواب دیا " مان مین نہین کہہ سکتی - اِس مکان مین کچھ ہی آج تمام دن گویا مین خواب سا دیکھ رہی ہون - تمام چیزین ایسی معلوم ہوتی ہین - گویا ایک مرتبہ دیکھی ہین - مین ایک کوٹھری مین گئی - تو دیکھا کہ ایک " دیو مورت[۱] - بیر پورش[۲] " سامنے کھڑا ہے مان مین نہایت بیوقوف ہون - مین نے اُسکو پتا[۳] کہکر پکارا - مان یہ کیا ہے ؟ کیا حقیقت مین مین خواب دیکھ رہی ہون "

مہا شوتیا - زیادہ نہ سُن سکی - دھاڑ مار کر رونے لگی - نادان لڑکی کی باتین سُنکر کلیجہ پھٹنے لگا - جب غم کا ابتدائی غلبہ فرو ہوا - مہا شوتیا نے لڑکی کو پیار کر کے بوسہ دیا - اور کہا " سرلا یہ خواب نہین ہے - پچھلی باتین جو تو نے لڑکپن مین دیکھی تھین تجھکو یاد ہوتی ہین جن باتون کو مین نے اِتنے عرصہ تک تجھسے پوشیدہ رکھا تھا - اور مین خیال کرتی تھی کہ تو بھول بھی گئی ہوگی - آج خود بخود تیرے دل سے پیدا ہوئی ہین - اب مین تجھسے کچھ پوشیدہ نہ رکھونگی "

یہ کہکر مہا شوتیا نے سرلا سے کل سرگذشت اوّل سے آخر تک کہہ سنائی اُسکی پیدائش کا حال - سمر سنگھ کی جاہ و حشمت - اُنکی مظلومانہ وفات - اپنا بھاگنا اور وضع تبدیل کرنا - تمام مشرح حال کہہ سنایا - اوّلاً وہ سب حال خواب کے مانند معلوم ہوا - لیکن رفتہ رفتہ جب سوز اور قلق دل سے کم ہوا - دو ایک باتون کی

[۱] فرشتہ صورت ۱۲ [۲] جوانمرد ۱۲ [۳] والد ۱۲

یاد ہونے لگی۔ مکان ۔ دالان ۔ ستون ۔ وغیرہ دیکھتے دیکھتے قدیم باتونکا خیال ہونے لگا۔ مہاشو تیا کا دل جو مصائب کی سختیون سے رشک الماس ہوگیا تھا ۔ سرلا کی کیفیت دیکھکر دردمند ہوگیا لڑکی کو گود مین لیکر بآواز بلند رونے لگی۔

بملا ایک طرف بیٹھی ہوئی کسی سخت تشویش مین غوطہ زن تھی۔ اُسکی ابرو کشیدہ ہورہی تھین دونون ہونٹھ دانتون سے دباتی تھی۔ آنکھون سے آگ برستی تھی اُسکے دل کی کیفیت ناظرین خود ہی قیاس کرسکتے ہین "شکورن کیسا بدذات ہی۔ والد کو کیسے افعال عصیان حال مین مبتلا کر رکھا ہے۔ مہاشو تیا کو کیون قید کیا؟" انھین سب باتون کی تشویش مین وہ غوطہ زن تھی "

یکایک بملا کی چیشمان عقل کشادہ ہوگئین ۔ بآواز بلند کہنے لگی۔ مان! بدذات شکورن کے گناہ کی مقدار اب مجھکو معلوم ہوئی اس جہان مین اُسکے مانند کوئی گناہگار نہین ہی۔ جہنم مین بھی کوئی کیڑا وغیرہ اُسکی برابر عاصی نہو گا۔ پرمیشر مالک ہی۔ اِس گناہ عظیم کا پاداش بھی ایسا ہی سخت ہونا چاہیے۔

اِس کلام عبرت خیز کو سُنکر مہاشو تیا اپنی فکر بھول گئی۔ کہنے لگی "بیٹی بملا" پرمیشر کے اوپر میرا پورا اعتقاد ہے۔ لیکن اُسکی مرضی ۔ اُسکی قدرت کے کرشمے خیال مین نہین آتے نہین تو گناہ کے درخت مین کامیابی کا پھل کیونکر پیدا ہو؟"

بملا نے پھر اُسی آواز سے کہا ۔ مان میری باتون کا خیال رکھیے۔ گناہ مین خوشی و کامیابی محض بے ثبات ہین ۔ تقصیر کی سخت تعزیر اب دور نہین ہے۔ مین اِس کم بخت شکورن کی موت کی کوئی تدبیر نہین پاتی ہون ۔ آپکے خاوند کے خون کے معاوضہ مین اب تاتل نہین ہے۔

یہ کہکر بملا فوراً اُس کوٹھری سے نکلکر باہر چلی گئی۔

داستان تیئیسوین
بھکھارن کا رتن

تھا وفا کا جو گمان یار سے باطل نکلا
جسکو سمجھے تھے مسیحا وہی قاتل نکلا
ہم نے بے سمجھے جسے مونس جان سمجھا تھا
وہ کسی سینہ پریشان کا والیِ دل نکلا
تھا گمان یہ کہ کبھی ہوگی تمنا حاصل
لیک ہمکو تو جہان یاس کی منزل نکلا

شام کے وقت مہا شوتیا پوجا کرنے کے لیے جمنا کے کنارے پر گئی۔ شگون کا اِسمین کچھ نقصان نہ تھا۔ جس قلعہ مین اُسنے جوانی کی عمر بسر کی۔ جہان پر عیش و آرام سے خاوند کے ساتھ استراحت کی جس مقام پر اُسنے افتخار بنگال راجہ سمر سنگھ کی بیٹ رانی ہوکر عزت و حرمت سے اوقات گذرانی تھی۔ آج اُسی قلعہ کے نزدیک بیکس و بینوا بیوہ و قیدی بنکر پرستش و عبادت مین مصروف تھی۔ دریاے جمن جسطرح بیشتر "گل گل" کرتی ہوئی موج زن تھی۔ آج بھی اُسی طرح پر رواں ہے لیکن مہا شوتیا جس نظر اشتیاق سے اُسکو بیشتر دیکھتی تھی کیا اب بھی اُسی انداز سے دیکھتی ہے؟۔ دریا کے اُسطرف دیہات کے درختون کی قطار۔ اور لبِ دریا آم کے باغات کے اشجار سب بدستور سابق ہین۔ لیکن انسان کا دل کیسا متلون اور متبدل بنایا گیا ہے۔ آج وہ قدیمی افتخار و نخوت کہان ہے؟ اُس دلاور شجاع کا نام و نشان بھی نہین ہے۔ آج وہ قلعہ دار کہان ہے؟۔

جسطرح فصل گرما مین ہواے تیز سے خشک پتے فاصلہ پر اُڑ جاتے ہین اور سمندر کی لہرون مین جسطرح پانی کا قطرہ ملکر بے نشان ہوجاتا ہے۔ علی ہذا الجمولاج زمانہ مین وہ ثروت اور حشمت بھی اُسی طرح غائب ہوگئی۔ مہا شوتیا دیر تک پرستش مین مصروف رہی۔ چھ سال قبل اُسنے جس "دیوچن" کا آغاز کیا تھا۔ اُسکے

برتاؤ مین ذرا بھی فرق نہین ہوا۔ وہ برت وہ مستقل عہد ی وہ اُمید تخریب دشمن اُسکی زندگانی اور اُسکے معمولی عقائد کا ایک جزو ہو گئی تھی۔ اپنے شوہر کے وفات کے وقت اُسنے جو قول کیا تھا۔ آجتک وہ فراموش نہین ہوا قدیم بالاخانہ وقلعہ دوریا وغیرہ دیکھکر وہ شعلہ آتشین دوچند تجلی سے اُس بیوہ کے دل مین روشن ہو گیا وہ شعلہ گداز کسی کے دل مین روشن نہ ہوا۔ دشمن کشی کا عہد کوئی بھی اختیار نہ کرے۔ کوئی بھی قتل انسان کے قصاص کے واسطے پرمیشر سے التجا کرنے کی ہمت نہ کرے۔ انسان کو یہ نخوت اور غضب وتکبر دل سے دور کرنا چاہیے۔ صرف رفاہ عام اور نیکوکاری کے لیے پرمیشر سے دعا مانگنا واجب ہے۔ اِس دنیا مین کی روز رہنا ہے۔؟

چند روزہ ہے یہ دنیا کا قیام کر لے نیکی جتنی تجھسے ہو سکے	دار فانی اِسلیے اِسکا ہے نام نیکیون کا تخم بو کر بو سکے

ادھر بملا سرلا کو اپنے مکان مین لے گئی۔ اور دو لون حقیقی بہنون کیطرح ایک ہی بستر پر سوئین۔ بملا سرلا کو دیکھتے ہی خاصکر اُس سے محبت کرنے لگی۔ لیکن جب اُسکو معلوم ہوا کہ وہ شکوتی اور اُسکے والد کے سبب سے بیکس ہو گئی ہے۔ اور بھی زیادہ دلجوئی کی کوشش کرنے لگی اِسکے والد نے جو ظلم وگناہ کیا تھا۔ بملا بہ نسبت سرلا اور جہانشو تیا کے زیادہ تر خواہش اور تدبیر سے اسکا تجسس کرنے لگی۔

دونون ایک ہی بستر پر لیٹ رہتی تھیں۔ اور دیر تک باتین کرتی تھین دونون کمسن اور وہ کنواری ہین۔ لہذا دونون مین بہت جلد مستحکم اور پاک محبت کا برتاؤ ہو گیا بملا بار بار اُس سے اُسکی اور اُسکی والدہ کی حالت گمنامی مین قیام کی جگہ اور مصیبت کا حال دریافت کرنے لگی۔

بار بار موضع رود پور کی کیفیت استفسار کرتی تھی۔ سرلا کی زبانی وہ سبب

سلہ تاکمتہ ۱۳۱

حال سُنکر اُسکی آنکھیں اشک آلود ہو گیئں۔

والد کے افعال عصیان مآل خیال کرنے سے دل پر صدمہ ہونے لگا۔ شکون کی افترا پردازی پر غصہ کرنے لگی۔ دونوں آنکھیں سُرخ ہو گئیں۔

سرلا کو اُن باتوں کے بیان کرنے سے تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ وہ اپنے تئیں ابتدائے ہوش سے ایک عام خانہ دار کی لڑکی سمجھتی تھی پھر اُسکو اُس حال کے بیان کرنے سے کیوں تکلیف ہوتی؟

سرلا حالت افلاس میں تھی مصیبت کا بیان بلا تکلف و استعجاب کرتی تھی۔ اس سے بملا کی عالی طبیعت پر اور بھی صدمہ ہوتا تھا۔ بملا نے کمال محبت سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر اُسکو گلے سے لگا لیا۔ اور اُسکے مُنھ کے پاس اپنا مُنھ لیجا کر بار بار اُس سلیم الطبع لڑکی کی زبان سے اُسکی حالت افلاس کا بیان رود رپور کی بود و باش کا حال پوچھتی تھی۔ ہر بار اُسے ایک بات کے سُننے کو جی چاہتا۔ ہر مرتبہ اُسکا بیان سُنکر بملا کی آنکھیں اور چہرہ اور زلفیں سیاہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں۔

بملا نے پوچھا " جب تم اُس گانوں میں رہتی تھیں۔ وہاں پر کون شخص تمھارا غمخوار اور مددگار تھا۔ کیا کسانوں کی عورتیں تمھاری مدد کرتی تھیں؟ سرلا نے کہا۔ ماتا کسی سے بہت گفتگو نہیں کرتی تھیں۔ دن کو تو تفکر میں مبتلا رہتیں۔ اور رات کو پوجا دوھیان سے فرصت نہیں ملتی تھی۔ البتہ مجھ سے اور دو ایک دیہاتی عورتوں سے ملاقات تھی۔ املا نام ایک مہاجن کی عورت تھی۔ اُس سے اور مجھ سے اکثر بات چیت ہوا کرتی تھی "

بملا " وہ کس ذات کی عورت تھی؟ "

سرلا " ذات کی تو کھوٹ تھی "

بملا " وہ تمکو چاہتی تھی۔ تیرے لیے کوشش کرتی تھی؟

سرلا "میری دانست مین مان کے سواے اور کوئی دوسرا شخص مجھکو اسقدر نہین چاہتا تھا۔ اُسکے یاد کرنے سے مین اَب بھی آبدیدہ ہوجاتی ہون"
بملا۔تم لوگ وہان کیا روزگار کرتے تھے؟"
سرلا "مین مکان مین بیٹھی چرخا کاتا کرتی تھی۔مصوری کرتی تھی۔مکان کے پاس ہی ایک چھوٹا باغیچہ بھی تھا۔اُسکے پھلون سے بھی ہمکو فائدہ ہو رہتا تھا۔ الغرض ہملوگون کو کوئی تکلیف نہین تھی"
بملا "سرلا تیری نسبت کسقدر ظلم ہوا۔مین کچھ نہین کہہ سکتی مجھسے اگر ہوسکے گا تو گداگری تک اختیار کرکے تم لوگون کو حالت سابقہ پر پہونچاؤنگی"
سرلا نے کہا "مین سچ کہتی ہون مجھکو اُس موضع مین رہنے سے کچھ بھی تکلیف نہین تھی۔لیکن مان رات دن فکرمند رہا کرتی تھی۔اُنکی وجہ سے البتہ مجھکو رنج ہوتا تھا مین یہی چاہتی تھی کہ مان کو کچھ تکلیف نہو"
بملا "سنو سرلا مین تو یہ جانتی ہون کہ اگر جان دینے سے بھی تمھاری مان کو آرام ملے تو مین نہایت خوش ہون"
سرلا "کیون تو کیا نہین کرسکتی؟ تیرے پاس زر و دولت جاہ و حشمت کیا نہین ہے؟"
بملا "سرلا تو میرے حال سے بخوبی واقف نہین ہے۔اگر آگاہ ہوتی تو بہ نسبت اپنے مجھکو زیادہ تر بدقسمت سمجھتی۔یہ ثروت و شوکت باعث خوشی خاطر میری کی نہین ہے"
سرلا "کیون؟"
بملا "مین نے صبح تجھ سے ذکر کیا تھا کہ شکوتی میرے والد کو ہلاک کرکے یہ قلعہ اور تمامی ریاست اپنے قبضہ مین کرنے کی کوشش کررہا ہے۔مجھکو شب و روز اپنے والد کی تشویش سے خواب نہین آتا۔لیکن صرف یہی ایک غم مجھکو نہین ہے"
سرلا "اور اسکے سوا بھی کیا کوئی تشویش ہے؟"

بملا نے "سرلا اب مین تجھسے کچھ پوشیدہ نہ رکھونگی - یہ بدذات شگونی مجھسے شادی بھی کرنا چاہتا ہی - اگر ایسا ہوا تو والد کی وفات کے بعد وہ خود بخود قلعہ اور جملہ ریاست وغیرہ کا مالک ہوجائیگا - سرلا مجھکو شرم معلوم ہوتی ہے تجھسے کیا بیان کرون - یہ کم بخت بدکار بہت روز سے مجھسے متقاضی شادی کرنے کا ہی - اور اگر مین نامنظور کرون تو جبراً شادی کرنے کا قصد کرتا ہے - آج تین روز ہوئے اُسنے یہ کوشش کی تھی جب مین نے کوئی صورت بچنے کی نہ دیکھی تو تین روز مہلت کی درخواست کی - آج رات کو تین روز موعود ختم ہوجائینگے - کل علی الصباح پھر اُس مردم کُش کا مقابلہ ہوگا سرلا مجھسے زیادہ اور کون بدنصیب ہی؟"

سرلا متعجب ہوئی - کچھ دیر بعد پوچھا "پھر کل کس طرح اُس سے بچیگی"

بملا نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا "کل پرمیشر میرا محافظ ہوگا - اسکے فضل و کرم سے کوئی موقع حفاظت کا ملجائیگا کل رات کو والد کے پاس بھاگ جاؤنگی - اُسکی بھی فکر کرچکی ہون - اُس وقت عورت کے ذریعہ سے اُس بدکار عصیان شعار کو گناہون کا نتیجہ حاصل ہوگا - اِسکا بھی بندوبست کرلیا گیا ہے - اے پرمیشر اس مشکل کام مین اس بیچاری عورت کا تو مددگار ہو"

سرلا سنکر متحیر ہوئی - بملا فکر مین مستغرق ہو از خود کہنے لگی - "مونگیر مین پہونچکر والد کی حفاظت کی بھی فکر کرونگی - خونریزی کا عوض خونبہا سے ہوگا - گناہگار کی سرکوبی ہوگی - والد سے کہکر یہ قلعہ پھر مہاشو تیا کو دلواؤن گی - مین والد کے دل کا حال خوب جانتی ہون شگونی کے دام فریب سے آزاد ہونے کے بعد اُنکو عدل و انصاف مین ذرا بھی دریغ نہو گا - اور پھر اگر پرمیشر نے چاہا تو میرے "پران سے پیارے" مونگیر ہی مین تو ہین -

سلہ مراد اندرناتھ سے ہے جنپر عاشق ہو کر شادی کرنا چاہتی تھی ۱۲

سرلا "تجھکو کبھی عشق ہوا ہے؟ تو ابھی لڑکی ہے۔ اِس کوچۂ غم سے ہنوز تو آگاہ نہیں ہے"
سرلا کچھ جواب نہ دیسکی۔ اِلّا اُسکی زبان سے خود بخود یہ بات نکل گئی کہ "مَین آگاہ ہون"
بملا نے دیکھا کہ سرلا کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ متعجب ہو کر پوچھا۔ سرلا تو نے پیشتر یہ بات مجھسے ظاہر نہین کی تھی"
یہ کہکر بار بار سرلا سے مستفسر ہوئی۔ سرلا نے مجبور ہو کر شرماتے شرماتے سب حال کہہ سُنایا۔ بملا نے تصوّر کیا کہ اِس لڑکی کا دل عشق صادق سے لبریز نظر آتا ہے۔ بحر عشق کی وسعت کا کچھ حساب نہین اور نہ اُسکے گہرائی کی کوئی مقدار ہے۔ خیال کرتے کرتے کچھ سنجیدگی آگئی۔ اور رہ رہ کر کچھ ہنسی بھی آجاتی تھی۔ غور کرنے لگی کہ سرلا بھی میری طرح مصیبت مین گرفتار ہو کر خاصہ طبیعت فرقۂ نسوان سے غافل نہین ہے اُسکا دل بھی میری طرح صید عشق ہے۔ میرے مانند ظلمت مین گرفتار ہے۔ اپنے مطلوب کا مکان و نشان و خاندان وغیرہ کچھ بھی نہین جانتی۔ پرمیشر اُسکی مراد حاصل کرے۔
پھر پوچھنے لگی "سرلا اُنکا نام کیا ہے؟"
سرلا نے سر جھکا کر کہا "اندرناتھ"
یہ نام سُنتے ہی گویا بملا کے جسم پر نیش عقرب سا لگا۔ سرلا کو دیکھکر تعجب ہوا کہنے لگی "کیون کیا ہوا؟"
بملا نے کہا "کچھ نہین" اور دل مین کہا کہ دنیا مین اِس نام کے اور بھی ہونگے۔ پھر پوچھا۔ کہ تم سے اُنسے آخری ملاقات کب ہوئی تھی"
سرلا نے کہا۔ آج دو مہینے ہوئے کہ وہ کسی خاص کام کیواسطے پچھم کیطرف گئے ہین"
بملا اور بھی متحیر ہوئی۔ کیونکہ ٹھیک دو ماہ ہوئے کہ اُسکے اندرناتھ بھی مغرب کیطرف گئے تھے۔ پھر تو اندرناتھ کی شکل اور صورت اور قیافہ کی نسبت دریافت کرنے لگی سرلا نے جو کچھ بیان کیا اندرناتھ اُس طرح کے نہ تھے۔ کیونکہ اُنکے حسن وغیرہ کی خوبی اصلی حالت سے

وہ چندر بیان کی ۔ الاّ چونکہ بملا کے دل مین بھی اُنکی صورت بوجہ عشق کے بے نظیر منقش تھی لہذا اُسکا بیان مطابق خیال پایا گیا ۔

بملا اور سرلا دونون نے اندر ناتھ کو عاشقانہ نظر سے دیکھا تھا ۔ دونون کے دل مین ایک ہی قسم کی تصویر قائم تھی ۔ بملا کا دل دھڑکنے لگا ۔ بدن مین پسینہ آگیا ۔ آہ سرد بھرنے لگی ۔ آخر کو اُسنے ایک اور بات سرلا سے پوچھی ۔ یعنی اُنکے جسم مین کسی مقام پر کوئی خاص نشان ہے ؟ سرلا نے کہا ۔ اُنکے دست چپ کی پشت پر ایک خال سیاہ ہے ۔ یہ سنتے ہی بملا فوراً چیخ کر پلنگ پر جا گری ۔ اور اپنا چہرہ دوپٹہ سے چھپا کر پڑ رہی ۔ اُسنے یہ نشان مہیشر کے مندر مین دیکھا تھا ۔ اُسکا سینہ آتش غم سے جل اُٹھا ۔ سرلا نے بملا کی طرف ہاتھ بڑھا کر پوچھا ۔

”کیون کیا ہوا ؟“ ”کچھ نہین“ کہکر بملا نے اُسکا ہاتھ زور سے جھٹک دیا ۔

سرلا نے متعجب ہو کر پوچھا ”کیون کیا کچھ درد ہوتا ہے ؟“

بملا نے پھر ہاتھ جھٹک کر کہا ”نہین ۔ ہان ہوتا ہے“ دل مین ۔ نہین نہین ۔ نہین ہوتا ہے ۔

سرلا زیادہ حیرت زدہ ہو کر دیر تک خاموش رہی ۔ اُسوقت بملا کے دل پر گویا برق سوزان گری تھی ۔ تھوڑی دیر بعد سرلا نے نہایت عجز اور دردناک آواز سے کہا ۔ بملا کیا مجھسے خفا ہو گئی ؟ مجھسے اگر کوئی قصور ہوا ہو تو معاف کرو ۔ مین بیوقوف اور بد قسمت ہون ۔“

اِس دردناک آواز سے کسکا دل نرم نہوتا ؟ ۔

کہنے لگی ”نہین سرلا تو نے کوئی قصور نہین کیا ہی ۔ اِسوقت مجھے معاف کرو میرے سر مین درد ہوتا ہے ۔ اب سو رہو ۔ مین بھی سوؤنگی ۔ سونے سے درد کم ہو جائیگا“ ۔

سرلا نے پھر کچھ نہین پوچھا ۔ بملا کو محبت سے پیار کر کے کروٹ لیکر سو رہی ۔ اور

بسبب اِسکے کہ شب گذشتہ کو بیدار رہی تھی فوراً سو گئی - بملا کو خواب کہان تھا - اُسکا غم و الم کون بیان کر سکتا ہے ؟ جو بادصرصر کہ اُسکے دل مین چل رہی تھی کچھ دیر بعد اُسکا وہ زور و شور کسی قدر کم ہوا - لیکن بہت کم - کیونکہ اسکی قلبی اضطراب کو تسکین نہ ہوئی - دل مین جو غصہ پیدا ہوا تھا - سرلا کی وہ پیاری صورت اور چشمان خفیہ کو نظر کرتے کرتے بتدریج زائل ہو گیا - یہ لڑکی بے قصور ہے - بیکس و بے خانمان ہے اِسکا کیا قصور - کیا اسکے اوپر مین غصہ کر سکتی ہون ؟ -

ہملوگون نے سرلا کو بیکس بنایا ہے - ہمین نے مہا شوتیا کو بیوہ کیا ہے ہمین نے اسکو گانون گانون محتاجونکی طرح رہنا اور گداگری کر کے معیشت حاصل کرنیکو مجبور کیا ہے اس موضع مین سرلا نے رہ کر اسقدر تکلیف برداشت کی ہے - اور برداشت کر کے زندہ رہی ہی - یہ صرف ایک اُمید کے ذریعہ سے اور اُمید بوجہ محبت کے قائم ہی - اُسی مصیبت و افلاس مین اس موضع کی سکونت مین جو جوہر بے بہا اُسنے پایا ہی کیا اِس بھکھارن کا رتن ” فقیرن کا جواہر “ مین اُس سے جبراً لے سکتی ہون ؟ - بھکھارن کون ؟ مجھے بھی پران ناتھ بھکھارن کے نام سے جانتے ہین - سرلا تو اِس بھکھارن کا رتن چھوڑا دے لیتی ہون ؟ - سرلا ہملوگون نے تیری جاہ و منزلت و ثروت و زمینداری وغیرہ جبراً لیا ہی اَب وہ سب اپنا واپس لے - علاوہ اسکے اور جو کچھ تیری طبیعت چاہے اور جو کچھ کہ ہمارے پاس ہے سب لے لے یہ مجھکو منظور ہے - لیکن ” بھکھارن کا رتن “ مت لے - اِس رتن کے لینے سے دل چاک ہو جائیگا “ بملا وفور غم سے رونے لگی - اشک ریزی سے تمام بستر تر ہو گیا آج واقعی اُسکا دل پارہ پارہ ہوتا ہے - وہ غم کے تلاطم اور کثرت رنج سے بحالت سکوت ہو گئی - ای وارث جانمن ! تم کیسے ہو گئے ؟

سرلا مین تجھسے دغا نہ کرونگی - میرا خاندان بداعمالیون سے معمور ہی - آج ہر دو رتن ” گوہر جان “ تجھکو دیکر اپنے عذابون سے رستگاری حاصل کرونگی - ہائے یہ خیال خام ہی

اِس طرح فکر کرتی رہی آنکھون مین اشک بھر رہے تھے - وہی رفتہ رفتہ روان ہوتے تھے - اور چہرہ پر گذر کر بستر پر گرتے تھے - اُس اندھیری رات وحشت انگیز مین جو قطرات اشک رشک گوہر غلطان اُس غریق دریاے غم اور گشتۂ خنجر الم یعنے بلا کی آنکھ سے گرتے تھے اُنکو کون دیکھتا تھا؟ -

اِس دار المحن دُنیاے فانی مین فراق اور درد کی شب ہاے تیرہ و تار مین کتنی آنکھون سے اشکباری ہوتی ہے کون دیکھتا ہے؟ اگر کوئی غمخوار اُسکا دیکھتا تو کہتا ؎

پڑی ہوئی بستر الم پر جو روتی ہے مُنھ چھپا چھپا کر	کیا ہے پوشیدہ عشق تو نے کسی سے درپردہ ہے محبت

فجر ہونے لگی - آفتاب عالمتاب کی شعاع نورانی سے اطراف عالم روشن ہوئے - مکان مین روشنی نمودار ہوئی - بلا کا دل بھی شب کی اشک ریزی کی وجہ سے کسی قدر تسکین پذیر ہو گیا تھا اور عہد مین اُستواری ہو گئی تھی - بلا نے دیکھا کہ سرلا ابھی سو رہی ہے اُسکی زلفین سیاہ رُخ انور پر پڑی ہوئی تھین - ہر دو لب کسی قدر کھُلے ہوئے ہین - اور اُنکے درمیان سے سلک دُرِ دندان نمایان ہے - بلا نے خلوص عقیدت سے پرمیشر کی درگاہ مین مناجات کی اور پھر سرلا کی طرف جھککر کہنے لگی "آج مین تجھسے بھی زیادہ بھکھارن "فقیرنی" ہو گئی - پرمیشر تجھکو عیش و راحت نصیب کرے" یہ کہکر محبت سے سرلا کے دونون لب نازک کو بوسہ دیا - اور اُس کوٹھری سے باہر چلی گئی -

داستان چوبیسوین

آخری تدبیر

دست بگیر و سر شمشیر تیز	وقت ضرورت چو نماند گریز

داستان ماقبل مین جو کچھ لکھا گیا ہے اُسکو پڑھ یا سنکر کوئی عورت باور نہ کریگی بلکہ مضحکہ کریگی اور کہے گی کہ "کیا کوئی عورت اپنی سوت کے واسطے رغبت دل سے اپنے

یہ گوہر تو میری جان کا ایک جزو ہوگیا ہے۔ اِس عشق کے انقلاب کرنے مین دل بھی مقلوب ہو جائیگا۔ پھر شور و فغان کرکے رونے لگی۔ اور دل مین کہا۔ سرلا تو نے یہ گوہر بے بہا کہان پایا؟ کیا افلاس مین بھی یہ نایاب گوہر مل سکتا ہے؟ مین بھی مفلس بنونگی۔ جھوپڑے مین رہونگی۔ دروازہ دروازہ پر بھیکھ مانگونگی۔ یہ گوہر مجھکو دیدے۔ کیا ایک عرصۂ کثیر تک عبادت کرنے سے یہ گوہر ملسکتا ہے؟ مین بھسم رماکر جوگن بنونگی سمندر مین ڈوبونگی۔ یہ گوہر مجھے دے دے۔ نہین سرلا مین تیرا یہ رتن نہین لونگی۔ غیر کے مال پر طمع نہ کرونگی۔ اے پرمیشر! تو معاون ہو کہ میری وجہ سے اب سرلا کو اور مصیبت نہ پیدا ہو کہ مین اور بھی گناہگار بنون۔ نہین سرلا تیرے اندرناتھ کو مین نہ لونگی مین نے اپنے عشق سے دست برداری کی۔ اگر عشق کے ترک کرنے سے دل دو نیم ہو جاوے تو بھی مجھکو منظور ہے۔ دیکھ لینا کہ عورت کے دل مین کسقدر ضبط ہے۔ مین یقیناً کہتی ہون کہ تیری سوت (ہم شو) نہ بنونگی۔ پرمیشر تجھکو راحت نصیب کرے۔ پرمیشر کا نام فی الحقیقت باعث تسکین و تقویت ہے۔ اِس نام لینے سے کس بدبخت کے دل کو صبر و قرار حاصل نہین ہوتا!

بملا نے پرمیشر کا نام لیکر دلکو تسکین دی۔ اور عہد کیا کہ دل مین چاہے جو کچھ خواہش ہو۔ ظاہر مین اندرناتھ کی آرزو نہ کرونگی۔ عہد تو اُسنے کیا اور صبر اختیار کیا۔ الا دفعۃً سوز و تپش دل کا دور کرنا اُسکے حیطۂ امکان سے باہر تھا۔ جس عورت نے کبھی ایکدم مین اپنے کُل سرمایۂ دل کے ترک کرنے کی خواہش کی ہوگی اپنے سینہ سے دل نکالنے کا ارادہ کیا ہوگا۔ وہی بملا کے درد دلکو تصور کر سکتی ہے۔

الحاصل رات زیادہ گذر گئی لیکن بملا کی تشویش کم نہوئی۔ رہ رہ کر سرلا کے چہرۂ مصفا کو جو آثار تفکر سے عاری تھا دیکھتی تھی۔ اُسکی چشمان خوابیدہ کو نظر کرتی تھی۔ پھر تفکر سے مضطرب ہوتی اور آنکھون سے اشک جاری ہو جاتے تھے۔ دیر تک

عشق کو ترک کر سکتی ہی؟ ایسے راوی کی کذب البیانی پر کون شخص یقین کر سکتا ہی؟ - فی الحقیقت نگارندۂ داستان عورتون کی عادات سے ماہر نہین ہی"

ہم قبول کرتے ہین - ہماری کیا مجال جو فرقۂ نسوان کے خیالات سے واقف ہو سکین اس گرداب عمیق مین ہم دم نہین مار سکتے نہ ایسی جراءت کر سکتے ہین - البتہ بملا کے بارہ مین ہمکو یہی کہنا ہے کہ جسقدر اُسکے دل مین واثق العہدی کی نسبت ثابت قدمی تھی اکثر مردون کے دل مین بھی اُسقدر نہین ہوتی - غیر کے لیے انصاف کے واسطے نیکی کے عوض اپنے عیش و راحت ترک کرنے کی لیاقت غیر معمولی اُسکو حاصل تھی - اِسکے پیشتر کئی مرتبہ اُسکی زبان سے انقلاب قلب کا لفظ ہم لوگ سُن چکے ہین -

ہم خیال کرتے ہین کہ اگر ضرورت ہوتی تو ایسا کرنے مین بھی اُسکو دریغ نہین ہوتا - اگر ہمارے پاس اِس بیان سے اِس قصہ کے پڑھنے سننے والی عورت کے دلکو تسکین نہین ہوتی - تو ہم مجبور اور سر بگریبان ہین داستان ماقبل مین بخوبی واضح ہو گیا ہی کہ بملا اندرناتھ پر عاشق شیدا تھی جس روز مہیشر کے مندر مین دونون کی چشم چار ہوئی یقین ہے اُسی روز بملا اُن پر شیفتہ ہو گئی تھی - بملا کے گھر مین اگر دو چار اُسکی رفیق غمخوار ہم عمر عورتین ہوتین تو دل لگی اور مذاق مین مہیشر کے مندر کی بات بھول جاتی چونکہ ایسا ہونے سے ستیش چندر اور شکون کی مشاورت اور پوشیدہ کارروائیون مین خلل واقع ہوتا تھا بدین وجہ کسی غیر مرد یا غیر عورت کی نسبت مکان مین رہنے کی اجازت نہ تھی -

جسطرح اکثر ہندو زمیندارون کا مکان عزیز اور اقارب خاندان سے بھرا رہتا ہی یہ دستور ستیش چندر کے یہان نہ تھا - پس بملا اکثر تنہا ہی رہا کرتی تھی - ایسی حالت مین تصور عشق اولین کے سوا اور کیا خیال ہو سکتا ہی؟

الغرض اسی طرح دن گذرا مہینہ گذرا - وہ عشق اُسکے دل مین مستقل طور پر متمکن ہونے لگا - اگر مکان مین بملا کی دلچسپی کی کوئی صورت ہوتی - یا کوئی شخص ایسا ہوتا

کہ جس سے اُسکا خلا ملا ہوسکتا تو آرام مین رہکر یا اُس شخص سے خواہ وہ بھائی ہوتا یا بہن محبّت کرنے سے بملا عیشرت کے مزے کا وہ خیال بھول جاتی الّا سیتش چندر کی اولاد مین تو صرف بملا ہی تھی - ایسا کوئی بھی نہ تھا کہ جسکے ساتھ اُسکا ربط ضبط ہوسکتا - یہی خوشی خاطر! - بملا کی خوشی خاطر کا کوئی بھی ذریعہ نہ تھا والد سفر کو گئے تھے معرکہ پردازی اور جنگ مین امید زیست موہوم ہوتی ہی علاوہ برین شکون کی دغا بازی مزید بران الحاصل بملا والد کے لیے ہر دم متفکر رہا کرتی تھی - اور ادھر یہ حال تھا کہ شکون جبرًا شادی کرنے کے لیے شب و روز آمادہ رہتا تھا پس باوجود عالی ہمتی اور استقلال طبیعت کے بھی وہ اس مصیبت کو برداشت نہین کرسکتی تھی - نہ اسقدر رنج والم کی متحمل ہوسکتی تھی - جسطرح مہیب بادلون کی تاریکی مین برق کی روشنی نظر آتی ہی - اُسی طرح انسان سخت صعوبات اور مشکلات کے وقت یہ دلفریب امید بھی دکھلائی دیتی ہے - انسانی طبیعت کا اقتضا اسطور پر نہین ہی کہ وہ فکر اور تردد مین مستغرق رہی بملا کی مصیبت کی کالی گھٹا - مین کون شئے بجلی کی طرح چمکتی ہے ؟ اُسکے اوقات غم اور روز مصیبت مین کیا اُمید تھی ؟ صرف اندرناتھ کی محبّت کا خیال سچ ہے فرقۂ نسوان مین اِسکے سوا اور کیا ہوسکتا ہے ؟ اُس بحر غم مین پڑکر بملا صرف عشق و محبّت کے قطب کی طرف مثل طائر قطب نما کے نظر کرکے زیست کرتی تھی - ایام عسرت مین بھی عشرت کا مشاہدہ کرتی تھی -

اگر بملا عام عورتون کی طرح متلون طبع ہوتی تو غم کی حالت مین جو عورتین کہ مکان مین تھین اُنسے قصۂ غم کہکر بات چیت کرکے اپنا غم غلط کرتی - لیکن ہم پیشتر بھی ذکر کرچکے ہین کہ بملا عالی خیال خجستہ خصال متین طبیعت عورت تھی - اپنا رنج والم خاموشی سے برداشت کرتی تھی - اپنا مشورہ صرف اپنے دل سے کرتی تھی - سیتش چندر بھی گاہ گاہے اپنی نیک نہاد متین طبیعت لڑکی سے خوف کرتے تھے - اور کبھی کبھی بعض کامون

مین اُس سے صلاح ومشورہ لیتے تھے ایسے مستقل مزاج انسان کے دل مین جب کوئی خواہش نمودار ہوتی ہے تو پھر وہ نقش کالحجر کے مانند بآسانی معدوم نہین ہوسکتی مہیشر کے مندر مین بملا کے صفحۂ دل پر جو تصویر نقش ہوگئی تھی وہ امٹ تھی اسکے سوا اور بھی مختلف وجوہات سے بملا کے دل پر جو عشق کا اثر ہوا تھا وہ زمانہ کی چک پھیریون یا تغیرّ وتبدّل سے جنبش نہین کرسکتا تھا بلکہ روز افزون ترقی ہی پر تھا۔ مہیشر کے مندر مین اُسنے جس شجاعت پیکر کو دیکھا تھا وہ صورت ہمیشہ آئینۂ خیال کے مقابل ہی نظر آیا کرتی تھی۔ کبھی فراموش نہین ہوتی تھی۔

ایسے عشق صادق سے دست بردار ہونا کیسے واثق العہد انسان کا کام ہے کیسی دلیری کا فعل ہے۔

ناظرین آپ ذرا غور کرکے خیال فرمائیے۔ عورت کے دل مین اس سے زیادہ شجاعت کا ہونا غیر ممکن ہے۔

آج کے دن بملا کے واسطے ایک سخت مصیبت کا مقابلہ بھی درپیش ہے۔ لیکن اسنے مصیبت سے اُس کے لیے پہلے ہی سے فکر کر رکھی تھی۔ صبح کے وقت بملا خوابگاہ سے اُٹھکر ایک دوسرے مکان مین جاکر مناجات اور عبادت مین مصروف ہوئی ویرتک مناجات اور دعا مین مشغول رہی چشمۂ چشم سے سیل اشک رخسارونپر ہوکر روان تھا۔ ؎

ای خوشا چشمے کہ آن گریان اوست	وے ہمایون دل کہ آن بریان اوست

بعد اختتام مناجات اُسنے باہر آکر جو کچھ کیفیت معائنہ کی اُس سے شادی وغم دونون توام دیکھکر حالت خندہ وگریہ اُسپر طاری ہوئی۔ یعنے اُسنے دیکھا کہ سرلا ایک سبو چھُگلی کمر پر رکھے اُسکا انتظار کر رہی ہے۔

سرلا نے کہا "بملا تیرا کلسہ کہان ہے؟ - اسقدر دن نکل آیا گھاٹ پر نہ چلیگی؟"

بملا نے متعجب ہوکر پوچھا "یہ سبوچہ کسواسطے لیے ہے"

سرلا "دریا پر پانی بھرنے کو جاتی ہون - آج بہت دیر ہوگئی - مکان مین پانی بالکل نہین ہی - رسوئی کب ہوگی؟ تیرے واسطے کھڑی ہون"

بملا "رسوئی تو دیر سے ہو رہی ہے - ہم دریا پر کیون جاوین؟ ہم کو پانی بھرنے سے کیا واسطہ؟

سرلا "پھر پانی کون لائیگا؟ رودر پور مین تو مین خود بھر لاتی تھی - یہ سنکر بملا کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - اور اُسنے سرلا کے ہاتھ سے سبوچہ لیکر رکھدیا - اور ازروے محبت اُس سے کہا - کہ میرے یہان بہت سے نوکر چاکر ہین - وہ سب کام کرتے ہین - ہمکو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی ضرورت نہین ہی - جاؤ تم اپنی مان کے پاس جاؤ تب وہ خواب سے بیدار ہوئی ہونگی -

سرلا شرما کر مان کے پاس چلی گئی - بملا اپنے مکان مین گئی تو دیکھا کہ شکونی اُسکا انتظار کر رہا ہے - دیکھکر سہم گئی - خون بدن مین خشک ہوگیا -

شکونی کھڑا ہوا بڑے غور سے بملا کی طرف دیکھ رہا تھا جسطرح کالا سانپ مینڈک کے شکار کے واسطے نظر جما کر دیکھتا ہے - اُسی طرح شکونی دیر تک بملا کی طرف دیکھتا رہا بملا چپ چاپ کھڑی ہوئی زمین کی طرف دیکھتی تھی - اُسکا دل خوف اور غضب کی افزونی سے خاکستر ہو رہا تھا - کیفیت شب گذشتہ یاد ہو آئی یعنے دو مہینہ سے جس فکر مین ایک قسم کی خوشی کی اُمید تھی وہ اُمید تو جاتی رہی - زندگانی نسوان مین عشق خاوند کے متعلق ایک خاص تمنا کی تھی - اُس عشق سے تو ہاتھ دھو بیٹھی - اپنے خانۂ دل مین جس "پریم مورت" کو قایم کیا تھا وہ مورت چور چور ہوگئی - اُسی کے ساتھ دل بھی چور چور ہوگیا - اسی فکر و تردد مین بملا مضطرب اور بیقرار کھڑی تھی - آنکھون مین آنسو بھر آئے - کہنے لگی "شکونی مین نہایت بدقسمت ہون - میرے مانند دنیا مین کوئی بدبخت عورت

شکونی "مین تمسے دھرم سیکھنے نہین آیا ہون"

بملا "تو یہی ہماری بات قبول کرو۔ دیکھو ہمارے والد تمھارے اوپر کسقدر عنایت کرتے ہین۔ تمکو حالت مفلسی و بیکسی مین مثل لڑکے کے رکھکر پرورش کی ہے۔ اور آپ بھی اسی طرح مانتے ہین۔ اُنکی لڑکی کے بارہ مین ظلم و ستم روا رکھنا تمکو مناسب نہین ہے۔"

شکونی اپنے زمانہ مصیبت کا ذکر سنکر اور بھی غضبناک ہوا اور کہنے لگا "تمھارے باپ اسقدر گناہ کرکے ابتک زندہ ہین یہ صرف میری مہربانی کا نتیجہ ہے"

باپ کی مذمت سنکر بملا کو ضبط نہوا۔ غصہ سے آنکھین سرخ ہوگئین کہنے لگی "ارے بدذات تو نے میرے والد کو بالکل تباہ و برباد کردیا اور اب اُنکی مذمت کرتا ہے۔ خدمتگار کی صورت بنکر تو اس قلعہ مین داخل ہوا تھا۔ اور اب مالک ہونے کی خواہش کرتا ہے۔ خدمتگار کے ساتھ شادی کرنے مین بملا کبھی رضامند نہوگی"

شکونی "تمکو یہ معلوم ہے کہ یہ گفتگو تم کس سے کررہی ہو؟ تو مجھکو ابھی نہین جانتی؟ تمھاری اور تمھارے والد دونون کی حیات و ممات میرے قبضہ اختیار مین ہے۔ جانتی ہو؟

بملا "جانتی ہون ستیش چندر کے خدمتگار سے گفتگو کرتی ہون بہت روز ہوئے کہ ایک بیکس برہمن کا لڑکا شکم پروری کے واسطے والد کی خدمت مین حاضر ہوا تھا۔ اُس سے گفتگو کرتی ہون"

بملا کے مزاج مین تو قدرتی تمکنت تھی۔ والد کی مذمت سنتے ہی اُسکے بدن مین آگ سی لگ گئی۔ آنکھون سے شعلے نکلنے لگے۔ سر کے بال پریشان حالی سے متفرق ہوکر رخسارون پر گذر کر سینہ تک لٹک رہے تھے۔ اُس غضبناک صورت کو دیکھکر شکونی اندیشہ مند ہوا۔ کچھ دیر تک خاموش رہا۔

تھوڑی دیر بعد بملا نے اپنے غصہ کو ضبط کرکے آہستگی سے کہا "شکونی میرا غصہ کرنا بیفائدہ ہے

نہوگی - مجھکو تکلیف مت دو - معاف کرو"

اُس دردآمیز کلام کو سُنکر نہایت سنگدل اِنسان بھی نرم دل ہوجاتا - لیکن شکون کے دل پر کچھ اثر نہوا - مسکراکر کہنے لگا - اِسی لیے تین روز کا وعدہ کیا تھا؟ -

بملا "بیشک - تمنے مجھکو تین روز کی مہلت دی - اور اِسلیے مین تمہارا شکریہ ادا کرتی ہون لیکن مجھکو معاف کرو - میرے دل پر جو صدمہ گذرتا ہے - اُسکو تم نہین جانتے میرا دل کثرتِ غم سے شق ہوا جاتا ہے - شکون مجھے معاف کرو"

شکون "شادی ہونے کے پیشتر سب عورتین اِسی طرح بیج کرتی ہین سُسرال جاتے وقت سبھی روتی ہین - لیکن جب ایک مرتبہ جاتی ہین - تو پھر والدین کے مکان پر آنے کی خواہش بھی نہین کرتین"

بملا "شکون دلگی مت کرو - میرے دل پر نہایت صدمہ ہو رہا ہے - مجھکو دلگی پسند نہین ہے"

شکون نے کچھ غصہ ہوکر کہا "مین تمسے دلگی کرنے نہین آیا ہون تم نے جو عہد کیا ہی اُسپر قائم ہو یا نہین؟"

بملا نے دردناک آواز ترک کر دیرانہ آواز سے کہا "مین نے کوئی عہد نہین کیا ہی"

شکون "عہد نہین کیا ہی نہین سہی - میرے ساتھ شادی کرنے مین راضی ہو یا نہین؟"

بملا "جب تک قالب مین جان ہے - تب تک تمھارے ساتھ شادی کرنے مین ہرگز راضی نہوگی"

شکون "تو اب میرا کچھ قصور نہین ہے - تمکو مجبور کرنے کے سوا اور تدبیر نہین دکھلائی دیتی"

بملا "اگر میرے والد یہان ہوتے تو تم ہرگز ایسا نہ کہتے - والد کی غیر موجودگی اور کسی سرپرست اور معاون کے نہونے مین بیچارہ عورت پر ظلم کرنا برہمن کا دھرم نہین ہی"

میں جانتی ہوں کہ اب میں بالکل تیرے اختیار میں ہوں - اب تک جو نا ملائم گفتگو تجھسے میں سنتی رہی وہ صرف حالت غیظ و غضب میں بے اختیار ہو کر کی مجھسے والد کی مذمت نہیں سُنی جاتی - میرے روبرو والد کی مذمت مت کیا کرو،،

شکونی ـ میں تمہارے والد کی مذمت کرنے نہیں آیا ہوں تمہارے والد نے میرے اوپر جو احسانات کیے ہیں وہ میں فراموش نہیں کر سکتا - اِسوقت جس مطلب کیواسطے آیا ہوں - اُسکا کیا جواب ہے؟-

بملا ـ میں جیتے جی تمسے شادی نہ کرونگی،،

شکونی - بملا تم بڑی عقلمند ہو - میرے دل میں رحم و غصہ اور رنج وغیرہ مختلف قسم کی حالتوں کو تحریک کر کے مجھکو میری خواہشات سے محروم کرنے کے لیے کوشش کرتی ہو - یہ ہرگز نہیں ہو سکتا یہ بات مشہور ہے کہ میں نے جس امر پر کمر باندھی ہو اُس سے مجھکو کوئی بھی دنیا میں لغزش نہیں دیسکتا تمنے کم سن ہو کر جو اس عرصہ تک مجھکو شادی کرنے سے باز رکھا - اِس سے میں تمہاری فراست اور مستقل مزاجی کی تعریف کرتا ہوں - لیکن اب تمہاری حیلہ سازی نہیں چل سکتی - آج ہی تمسے شادی کرونگا - ابھی تک تمسے میں نے نہیں کہا تھا - اب سب سامان فراہم ہو گیا ہے - پروہت مہاراج،، نیچے بیٹھے ہیں دن میں اور سب رسمیات ہو رہیں گی - رات کو ہمارے ساتھ بھانور بھی ہو جاے گی - بملا تم بڑی عقلمند ہو - خیال کر کے دیکھو اب انکار کرنا فضول ہے - اگر ہماری تجویز کی مخل ہو وگی تو زبردستی شادی کرونگا - پھر کسواسطے ناحق کا بکھیڑا کرتی ہو - آؤ نیچے چلو،،

اِس گفتگو کو سُنکر بملا ایک بار حیرت میں ہو گئی - گویا سانپ سونگھ گیا - اُسکی وہ مستقل عہدی بھی ایک لحظہ کے واسطے فراموش ہو گئی - بیوقوفوں کی طرح رو کر کہنے لگی بتا [۱] ! اِس مصیبت میں مدد کرو،،

[۱] بمعنی والد ۱۲

شکونی "پتا تو تمھارے مونگیر مین ہین یہ درخواست تمھاری فضول ہی"
بملا "تو ای پرمیشر تو میرا معاون ہو" یہ کہکر بملا نے ہاتھ چھوڑ لیا اور دیوانہ وار آسمان کی طرف دیکھنے لگی ۔ سر کے بال پریشان ہوکر سینہ تک بکھرے ہوئے تھے ۔ بدن کے کپڑونکا بھی کچھ ہوش نہ تھا ۔ دونون آنکھین ایک عجیب تجلی ظاہر کرتی تھین منھ سے آواز تک نہین نکلتی تھی ۔ مجنون کی طرح آسمان کی طرف دیکھکر کہنے لگی "ای خلاق جہان وای فریادرس بیکسان تو میرا معاون ہو ۔

اس وحشیانہ شکل کو دیکھکر شکونی خاموش کھڑا رہا ۔ اور افسوس سے ہاتھ ملکر چشمان تحیر سے اُس مخزن حسن مہیب کو نظر کرتا رہا ۔ سچ ہے ؎

کف افسوس ملواتی ہی تیری پاکدامانی   پھاڑ کر شاہد عصمت کو جامہ پارسائی کا

بملا نے باآہستگی اُس سے کہا "شکونی ذرا پرمیشر کا خوف کرو اِس دنیا مین رہ کر کسقدر گناہ کیے ہین ۔ کچھ تو پرمیشر سے ڈرو ۔ مین اُسکا پاک نام لیکر کہتی ہون کہ تم میرے بھائی کے مانند ہو ۔ مین تمھاری بہن کی طرح ہون تم میرے لڑکے کی جگہ ہو اور مین تمھاری مان کی طرح ہون مجھسے شادی کرنے کی خواہش مت کرو"

پرمیشر کا پاک نام سنکر کس گناہگار کا دل نہین لرزتا؟ ۔

شکونی کو پھر صبر نہوا ۔ کہنے لگا "ای کم بخت بیوقوف دیکھونگا کون تیری مدد کرتا ہی!"
یہ کہکر جبرًا اُسکو کھینچ لیجانے کا ارادہ کیا ۔

بملا نے کہا ۔ ای کم بخت مردم کش! اس مصیبت مین پرمیشر میری مدد کریگا ۔ یہ کہکر آخری تدبیر کی فکر کی ۔ تین روز تجویز کرکے جس تدبیر کو مستحکم خیال کیا تھا اُسپر کاربند ہوئی ۔
دوپٹہ کے اندر سے ایک نہایت تیز چھوری نکالی جو شعاع آفتاب کے پرتو سے مثل بجلی کے چمک اُٹھی ۔

شکونی بزدل تو تھا ہی ۔ فورًا دس قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوا ۔

بملا باآواز ہیبت ناک کہنے لگی میں عہد کرکے کہتی ہوں کہ تم خواہ دوسرا شخص اگر غضب سے جبراً شادی کرنے کی خواہش کریگا اور اِس ارادے سے اِس کوٹھری کے اندر آویگا تو اِس چھُری سے اپنا پیٹ چاک کرکے دم مین اِس عذاب سے نجات حاصل کرونگی۔ عورت آخر عورت ہی ہے۔ لیکن دیکھونگی کہ کون شخص مجھکو اِس عہد سے منحرف کرسکتا ہے؟"

شکون کچھ غور کرنے لگا کہ اِس عورت شیر طبیعت کے ہاتھ سے چھُری چھین لینا کچھ آسان کام نہین ہے۔ جبکہ ایسا کرنے سے خون ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

خیر اِسوقت نہ سہی۔ حالت خواب مین اِسکو قبضہ مین لانا آسان ہوگا اور پھر اِس شُبھ کارج کے کرنے مین ایک لحظہ بھی دیر نہ کرونگا آج بچ گئی کل نہ بچیگی۔ اِسی طرح غور و فکر کرتے ہوئے شکون وہان سے چلا گیا۔

داستان پچیسوین ۲۵

ازدواج سے محروم رہنا

سوائے اندوہ و یاس و حرمان ہوا نہ حاصل جہان سے ہمکو
اُٹھا دین دنیا سے بار ہستی سفر ہے بہتر یہان سے ہمکو

یہ تو دل مین یقین ہو گیا کہ بملا سے آج نہین کل شادی ہوجاویگی لیکن مہاشوتیا کی زبان کیونکر بند ہوگی؟ شکون نے اِسکی تدبیر بھی سوچ لی تھی۔ سرلا سے بھی شادی کرلینے کا عزم بالجزم کرلیا تھا۔ کیونکہ پھر مہاشوتیا حالت غیظ و غضب مین بھی اپنے داماد کی خونریزی سے معاوضہ حاصل کرنے کی نیت سے اپنی پیاری لڑکی کے بیوہ ہونے کی جُراُت نہ کرسکے گی۔ اُسکا یہ ارادہ سُنکر مہاشوتیا بڑی غضبناک ہوئی۔ لیکن کمزور کو غصہ کرنا واجب نہین ہے۔ سرلا بھی نہایت خوف زدہ ہوگئی۔ لیکن شکون جس کام کا ارادہ کرتا تھا۔ اُس سے اُسکو باز رکھنے کی کسی کو جُراُت نہ تھی۔ بملا

کے مشورہ کے موافق مسرلا نے یہ فکر کر رکھی تھی کہ جب پورنماشی تک اندرناتھ سے ملنے کی امید تھی اُس عرصہ تک کی مہلت شکونی سے حاصل کر لی تھی -

شکونی کا اسمین کچھ نقصان نہ تھا - کیونکہ وہ دل مین خیال کرتا تھا کہ چاہے جسقدر عرصہ کیون نہو الاشیر کے پنجہ سے بچہ میش کار رہا ہو جانا کسی طرح پر ممکن نہین ہے -

شام ہو گئی بملا مسرلا اور مہاشو تیا سے خفیہ رخصت ہو کر ایک کشتی پر سوار ہو مونگیر کی طرف روانہ ہوئی - کاغذات اور خطوط وغیرہ موجودہ قلعہ بھی اپنے ساتھ لیتی گئی - شکونی کی موت وزندگی انھین کاغذون پر منحصر تھی - زیرک العقل بملا اپنے کو باشندۂ مونگیر قرار دیکر لباس مردانہ پہن مسافرون مین شامل ہو عازم مونگیر ہوئی - آسمان مین بالکل ظلمت چھائی تھی - ہر طرف جہان تک کہ نظر کی رسائی ہوتی تھی - صرف عالم آب نظر آتا تھا - غنٹ کے غنٹ بادلون کا عکس اُس نیلگون آب دریا مین دکھلائی دیتا تھا - ہواے معتدل کی روانی سے دریا کا پانی موج زنی کرتا تھا - اُسی ترنگ اور کف دریا کے اوپر کشتی چلی جاتی تھی - دونون کنارون پر کہین کہین باغون مین آم کے درخت مثل قطار افواج شیاطین اندھیری رات مین کھڑے نظر آتے تھے - اور ہوا کے تصادم سے "ہا ہا" آواز کرتے تھے - جا بجا جہانتک کہ سفید بالو پھیلی تھی آسمان مین دو ایک ستارے نمودار تھے - اور غول کے غول بادل اِدھر اُدھر دوڑتے تھے - رفتہ رفتہ مغرب کی طرف کالی گھٹائین جمع ہونے لگین - کشتی بھی دریا مین "کل کل" کرتی ہوئی چلی جاتی تھی -

مصیبت زدہ بملا کشتی کے پتوار کی طرف بیٹھی ہوئی حسرت بلیشت قلعہ کیطرف دیکھتی تھی - دیکھتے دیکھتے اُسکے دل مین کیا کیا فکرین پیدا ہوئین - یہ کون بتلا سکتا ہے؟ جس قلعہ مین چھبیس سال رہی تھی - مادر مہربان کا انتقال جس مقام پر ہوا تھا ایام طفولیت سے گزر کے جس جگہ نوجوانی کو پہونچی تھی - آج اُسی قلعہ کو ترک کر کے بملا بحر مواج دنیا مین

کود پڑی - کیا اس بحر کا کوئی ساحل بھی ہے یا نہین - کیا بملا اُس کنارے تک پہونچ سکتی ہے - کیا بیکس عورت اپنے والد کو پاویگی ؟ یہ قلعہ پھر دیکھنے کو ملیگا یا نہین ؟ علی ہذا اسی قسم کے مختلف خیالات بملا کے دل مین پیدا ہوئے -

جس انسان نے کبھی ایک مدت کثیر کے لیے ترک وطن مالوفہ کی نیت سے سفر کیا ہو - مرکب[1] بحری پر سوار ہو یا یوسا نہ حسرت آمیز نظر سے اپنی چشم[2] بوم ماکو دیکھا ہو اور دیکھکر مختلف اقسام کے خیالات رنج و راحت دل مین کیے ہین تشویش اور تفکر مین مستغرق ہو رہے - روے زمین پر جو کچھ مطبوع اور مرغوب خاطر ہو اُس سے آہ و فغان کے ساتھ الوداع ہوا ہو - بیکس اور خانہ بدوش ہو کر بحر نا محدود جہان مین غرق ہوا ہو - وہی شخص بملا کی اُس شب سیاہ کا انتشار اور مصیبت جگر فگار کو قیاس کر سکتا ہے - تنہا کشتی کے پتوار کی طرف بیٹھی ہوئی اُس شب تاریک مین چتر بہشت قلعہ کی طرف نظر کرنے لگی - اُسوقت نہ تو دریا کی موج زنی اُسے سنائی دیتی تھی - اور نہ درختون کے پتون کی آواز گوش زد ہوتی تھی - اور نہ دریا کی لہرین اور کف دریا اُسکو دکھلائی دیتا تھا - نہ وہ مہیب بادلون کی ہیبت ناک خوبیونکو دیکھتی تھی - صرف چتر بہشت قلعہ کی طرف اُسکا تار نظر لگا تھا - اور انواع واقسام کی فکرین اُسکے دل مین پیدا ہوتی تھین جنکا کہ خاتمہ ہی نہین ہوتا تھا - جسطرح وسعت آسمان نا محدود ہے اور مدخل دریاے بیکران ہے - اُسی طرح اُسکی تشویش بھی نا محدود اور بیکران تھی - فکر و تشویش کرتے کرتے اُسکو ہر چہار طرف خلا اور سنسان نظر آنے لگا - اور اُسکا دل جو خلقی وصف شجاعت سے موصوف تھا اور مند ہو گیا - دیکھتے دیکھتے جب قلعہ نظر سے غائب ہو گیا - اور صرف تاریکی اور ظلمت نظر آنے لگی - تو دونون ہاتھ سے اپنا مُنھ ڈھانپ کر زار زار رونے لگی - جب تک سخت رنج یا مشکل مصیبت درپیش نہو - بملا کے مانند مستقل طبع انسان کا دل چاک نہین ہو سکتا - دیر تک ایسی زار قطار روئی

[1] جہاز و کشتی ۱۲ [2] زاد بوم ۱۲

کہ سیل اشک شگاف انگلیون سے نکل ساعد پر ہوکر سینہ تک رواں ہوئے۔
ای دنیاے جفا کار وای جہان ناہنجار! تجھ مین رہ کر مثل بملا کے کسقدر عالی منش نیک خصال بدقسمت عورتین گوشۂ تنہائی مین بیٹھکر شب و روز رویا کرتی ہین؟ جنکا دیکھنے والا غم غلط کرنے والا۔ فریاد سننے والا کوئی بھی نہین ہے۔ اُنکی وہ گریہ وزاری نظرون سے پوشیدہ اور بیکران اور اضطراب افزا ہی! اکتنی ستودہ صفات بیکس عورتون کے ایام پیدایش اور ممات اور زمانۂ حیات صرف غم و مصیبت سے معمور ہے۔ جس سے کوئی بھی آگاہ نہین۔ اور اگر آگاہ بھی ہو تو اُسکا دفعیہ نہین کرسکتا۔ بملا کی طرح مایوس القسمت کوئی دوسرا نہین۔ صرف دریاے ذخار کی موجون کی شورش اور بیشمار درختون کی صداے برگ تو البتہ اُسکی رفیق دمساز ہین۔ ای دنیاے دون! تیرے آغوش شفقت مین کسقدر گناہگار عصیان شعار ایسے بھی ہین جو دولت و عشمت و شوکت سے حیات بسر کرتے ہین۔ اور تعریف اور تحسین مین شہرۂ آفاق ہین؟ کاش ہمکو اختیار حاصل ہوتا تو ہم اس دنیاے بیوفا مین ہرگز جنم[1] نہ لیتے۔
بملا مونگیر مین جس طرح پہونچ گئی۔ ناظرین اُس حال سے تو بخوبی آگاہ ہین جس روز پہونچی تھی اُسی روز اندرناتھ کو دریا مین غرق ہونے سے بچایا تھا۔ اِسکا بیشتر ذکر ہو گیا ہے۔

داستان چھبیسوین

قلعۂ دشوار گذار

دلیر و قوی بازو و زورمند	نہین رزم سے دل مین خوف و گزند
پہن کر زرہ اسپ پر ہو سوار	گیا سوے میدان پیے کارزار
دوان کر کے شبدیز کو وہ دلیر	خروشان ہوا مثل غرندہ شیر

[1] پیدا ہوتے ۱۲

علم کرکے شمشیر زہر آبدار	ہزاروں کیے سینہ دشمن فگار
رہی جب نہ دشمن کو تاب ستیز	تو یکدم سے لی سب نے راہ گریز
ہوا جنگ میں ایک زخمی جوان	رہی اُسکو مطلق نہ تاب و توان
گرا کھاکے غش وہ یل ارجمند	عدو نے کیا تب اسیر کمند

غنیم ابتک قلعہ کا محاصرہ کیے ہین - ٹوڈرمل اب بھی اپنی بے نظیر شجاعت اور لیاقت سے قلعہ کی حفاظت کر رہے ہین - اندرناتھ روز بروز اپنی لیاقت اور سپہ گری سے نیکنامی حاصل کرتے تھے - جب کبھی موقع حاصل ہوتا تھا - اپنے ہمراہی پانچ سو سوارون کو لیکر غنیم پر حملہ آور ہوتے تھے - جہان پر دشمنون کی فوج کے گروہ فراہم ہوتے دیکھتے - مہاراج ٹوڈرمل کی اجازت لیکر فورًا وہان پر یورش کر کے اُنکو متفرق اور پریشان کر دیتے - اور پھر جبتک غنیم لوگ اپنی فوج فراہم کرتے یہ چالاکی سے قلعہ مین داخل ہوجاتے تھے - جب اسطرح پر دشمنون کی فوج بدفعات پریشان کی گئی - تو وہ لوگ بالکل سراسیمہ اور حواس باختہ ہوگئے - اہل قلعہ سپہ سالار جدید کی لیاقت جنگ آزمائی و شجاعت دیکھکر تحسین و آفرین کرنے لگے - اور یومًا فیومًا اندرناتھ کی شجاعت و مردانگی زبان زد خاص و عام ہونے لگی - ایک روز غروب آفتاب کے وقت راجہ ٹوڈرمل دشمنون کی چھاونی کے معائنہ کی غرض سے قلعہ سے نکلکر تقریبًا آدھ کوس کے فاصلہ پر گئے - غنیم کی چھاؤنی اِس مقام سے بہت دور تھی - غرضکہ کوئی وجہ خوف کی نہ تھی - خصوصًا اُسوقت راجہ صاحب موصوف اپنی وضع تبدیل کیے ہوئے تھے اور صرف پانچ سو سوار اونکی ہمراہی مین تھے - سوار لوگ اِدھر اُدھر گشت کر رہے تھے اور مہاراجہ صاحب بہ تعمق نظر دشمن کی چھاؤنی کی طرف دیکھ رہے تھے اِس عرصہ مین دفعتًہ چار سوار صحرا سے نکل آئے - اور راجہ ٹوڈرمل پر حملہ کیا - راجہ کے ہمراہی سوار پہونچنے نہین پائے کہ ان چارون مین سے ایک نے راجہ صاحب پر

شمشیر آبدار علم کی - اِسی درمیان مین متصل باغ سے ایک سوار شیر برجستہ کی طرح آپہونچا - اور فوراً اُس مخالف سوار کا سر قلم کر لیا - سب لوگون نے بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ اندر ناتھ ہین - بقیہ سواران غنیم فوراً ہوا ہو گئے - اندر ناتھ کی تحسین و آفرین کرنے کا موقع کسی کو نہ حاصل ہوا کیونکہ سب لوگون نے دیکھا تو دور سے آسمان پر گرد اُڑتی ہوئی چلی آتی ہی - اور ایک سوار بسرعت تمام راجہ کی طرف دوڑتا آتا ہی - وہ سوار اِس سرعت سے گھوڑے کو خیز کرتا آتا تھا کہ سینۂ اسپ فرش زمین ہو جاتا تھا - جب وہ سوار قریب آ گیا - لوگون نے پہچانا کہ وہ مہاراجہ صاحب کا ایک جاسوس ہی - راجہ کے پاس پہونچکر وہ گھوڑے پر سے کود پڑا - گھوڑا اِس تیزی سے آیا تھا کہ سوار کے اُترتے ہی تھوڑی دیر زمین پر تڑپ کر فوراً ہلاک ہو گیا - اُسوقت گھوڑے کی حالت بھی دیکھنے کی کسی کو مہلت نہ تھی - جاسوس نے آداب بجالا کر ڈرتے ڈرتے دست بستہ التماس کیا مہاراج! ہماری فوج کے کسی مخالف نے دشمن سے خبر کر دی کہ آج مہاراجہ صاحب قلعہ سے نکلکر غنیم کی فوج کی چھاؤنی کے معائنہ کو باہر آوینگے یہ خبر پاکر خفیہ چارسو سوار جنگل مین اس مطلب سے متعین کیے گئے کہ آپ کو ہلاک کرین - اور آدھ کوس کے فاصلہ پر دو ہزار سوار اسی انتظار مین کھڑے تھے چنانچہ وہی اب طوفان کی طرح حملہ آور ہین - جاسوس اِسقدر عرض کر کے بیتاب ہو زمین پر بیٹھ گیا -

راجہ کے ہمراہی لوگ یہ سُنکر دہشت سے حواس باختہ ہو گئے - راجہ نے حکم دیا - تم لوگ بھی تو سوار ہو اب یہان سے فرار ہو اور جب تک دشمن کی فوج آوے ہم لوگ قلعہ مین داخل ہو جاوینگے - یہ سُنتے ہی سب لوگ بسرعت تمام قلعہ کی طرف روانہ ہوئے اندر ناتھ نے ازراہ دُور اندیشی گرد بلند دیکھکر فوراً بوق کی آواز کی - اُنکے ہمراہی پانچ سو سوار اُنھیں آم کے باغون مین کسی غرض سے پوشیدہ تھے - تُرہی کی آواز سُنتے ہی معاً

نکل آئے اندرناتھ نے راجہ کی خدمت مین عرض کیا - مہاراج ! اگر آپ اجازت فرماوین تو مین اپنی فوج لیکر دشمن سے تھوڑی دیر مقابلہ کرون کہ اس درمیان مین آپ باطمینان خاطر قلعہ مین داخل ہو جاوین -

راجہ نے باآواز دلیرانہ کہا "اے لڑکے ناتجربہ کار ! ٹوڈرمل میدان جنگ مین موقع پر کبھی دشمن کو پشت نہین دکھلاتے لیکن بیفائدہ جان دیدینا جنگ آوری نہین ہی - بلکہ وہ خودکشی کہلاتی ہی" اندرناتھ نے پھر عرض کیا "مہاراج شاہ دہلی کے پانچ سو سوار دشمن کی دو ہزار فوج کا مقابلہ کر سکتے ہین - اسمین شک نہین ہی"

راجہ نے غصہ ہو کر کہا "سپہ سالار نے جب ایک مرتبہ حکم دیدیا پھر اسمین عذر کرنے والا مستوجب سزاے گردن زدنی ہوتا ہی - خیر اس مرتبہ تمھارا قصور معاف کیا گیا"

کچھ دیر بعد باآواز ملائم راجہ نے فرمایا "اندرناتھ ہمارے قلعہ کی فوج اکثر غیر معتمد اور آمادۂ مخالفت ہی - صرف تمھارے ماتحت پانچ سو سوارون کی فوج البتہ قابل اطمینان ہی - اُنکو فضول جنگ کے لیے مین نہین بھیج سکتا"

اسی طرح گفتگو کرتے ہوئے سب لوگ قلعہ کے متصل پہونچ گئے - وہان پر جاکر دیکھا کہ قلعہ کے گرد خندق عمیق پر جو پُل بندھا تھا - وہ شکست کر دیا گیا ہی - یہ دیکھکر سب لوگ متحیر اور خوف زدہ ہو گئے - جن مخالفین نے غنیم سے خبر کی تھی - انھین نے پُل بھی شکست کر دیا تھا - سوارون کا رسالہ وہین پر کھڑا ہو گیا - کیونکہ قلعہ کے اندر داخل ہونے کی کوئی صورت نہ تھی - سب نے ارادہ کیا کہ نہر مین شناوری کرکے قلعہ مین داخل ہو جاوین

راجہ ٹوڈرمل نے غنیم کی فوج کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ "جب تک ہم لوگ نہر کو عبور کرینگے تب تک مخالفین کی فوج یہان پہونچ جاوے گی - اور ہم لوگ بدانتظامی کے سبب سب مقتول ہونگے - پس اسوقت داد شجاعت دینے کا موقع ہے - مقابل ہو کر جوہر جنگ آوری دکھلانا چاہیے اور اسی وقت دوسرا پل چوبی

تیار کرنا مناسب ہی - اور جب تک کہ وہ پل تیار ہو جنگ کرنا واجب ہی - اندرناتھ تم سپہ سالار ہو سپہ سالاری کی خدمت انجام دو"

"تابعدار سے جہانتک ہو سکے گا قصور نہ کریگا" یہ کہکر اندرناتھ ترتیب قلعہ فوجی مین مصروف ہوئے - آناً فاناً قلعہ تیار ہو گیا - نصف قلعہ دائرہ کی صورت پر وہ قلعہ مرتب کیا گیا اور اُسکو پانچ قطارون مین منقسم کیا - ہر قطار مین ایک سو سوار تھے - اور ہر قطار کی عقب مین دوسری قطار تھی - بدین غرض کہ اگر اول قطار جنگ کرتے کرتے درماندہ ہو جاوے تو دوسری قطار بتدریج آکر مقابل ہو علی ہذا القیاس دوسری قطار کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی وغیرہ اسی ترتیب سے تھین - کہ ہر یک باری باری سے آکر کام انجام کر آرام حاصل کر سکے -

الغرض مقابل کی طرف غنیم کی فوج کا اسطرح سد راہ کی گئی - اور عقب مین بوجہ وقوع نہر خندق کے دشمن کے حملہ کا کچھ خوف و خطر نہ تھا - اُسی نہر کے قریب چند جفاکش واقف کار لوگ دو چار تاڑ وغیرہ کے درخت لاکر اُنکے ذریعہ سے پُل تیار کرتے تھے -

دفعۃً دشمنون کی فوج مثل سیل دریا پہونچ گئی - اندرناتھ کا دل جوش شجاعت سے نہایت مسرور ہو گیا -

لیکن جسطرح آج دو فوجین آمادہ جدال و قتال نظر آئین - ویسی کبھی نہین دیکھی تھین - فوجی قلعہ کے شکست ہونے سے توڑرمل کی شکست کامل متصور تھی - بدینوجہ دلاوران مخالف نہایت سختی اور شجاعت سے متواتر حملہ آور ہوتے تھے - لیکن اس قلعہ کا شکست ہونا آسان نہ تھا جسطرح بحر زخّار کوہ متصل ساحل سے ٹکرا کر ہر مرتبہ پس پا ہو جاتا ہے اُسی طرح پر فوج دشمن پر حملہ آور ہو کر پیچھے ہٹ جاتی تھی اگرچہ مخالف کی فوج بہت تھی - لیکن اُس سے اُسکو کچھ فائدہ نہوا کیونکہ اندرناتھ نے اپنی فوج اس ترتیب سے کھڑی کی تھی - کہ ایک مرتبہ مین سو سپاہی سے زیادہ اُسپر حملہ آور نہین ہو سکتے تھے - تاہم دلاوران غنیم

شیر کی طرح نعرہ زن ہوکر نہایت مردانگی و قوت ظاہر کرتے تھے۔ اور بادہ شجاعت سے سرشار ہوکر متواتر اُسی قلعہ پر حملہ کرتے تھے۔ اندرناتھ کی کارآزمودہ اور نبرد آزما فوج کسی طرح بے بیدل نہ تھی۔ چار پانچ مہینہ اندرناتھ کی ماتحتی مین رہکر اُن لوگون نے جو فنون سپہ گری مین لیاقت حاصل کی تھی۔ آج اُس مجموعی لیاقت کے اظہار مین شمہ باقی نہ رکھا۔ خصوصًا راجہ ٹوڈرمل کی موجودگی کی سبب وہ لوگ بھی شجاعت اور مردانگی ظاہر کر دکھی۔ اندرناتھ مثل تیر برجستہ کے گھوڑے کو خیز کرکے انتظام مین مصروف تھے۔ جس موقع پر اُنکو معلوم ہوتا تھا کہ دشمن نہایت قوت سے حملہ آوری کر رہے ہین۔ اُس مقام پر بے نظیر علم سلاح افگنی سے دشمنونکے دانت کھٹے کر دیتے تھے۔ اور اپنے بہادران فوج کی ہمت اور مردانگی زیادہ کرتے تھے۔ اور گاہ گاہے شیر کی طرح نعرہ زن ہوکر کہتے تھے۔ دیکھو آج خود بدولت مہاراج ٹوڈرمل ہملوگون کے ساتھ میدان جنگ و جدل مین رونق افروز ہین۔ مہاراج کی حفاظت تمھاری قوت بازو پر منحصر ہی۔ آج شاہنشاہ دہلی کی ناموری و شوکت کا قائم رکھنا بالکل ہملوگون کے دست قدرت مین ہی۔ ایسا ہمت آمیز نعرہ مردانہ سنکر اہل فوج جوش شجاعت سے المست ہوکر مثل شیر غرندہ جوش خروش کرکے مشغول جنگ تھے۔ اور دلیرون کی ہولناک آوازون سے گویا کرۂ آسمان شق ہوا جاتا تھا۔ مخالفین کا دل خوف سے دہلتا تھا۔ تاہم دو ہزار سوارون کے مقابلہ مین پانچ سو سوارونکی جنگ آوری مساوی نہین ہوسکتی۔ اندرناتھ کے دلیران فوج یکے بعد دیگرے طعمۂ اجل ہونے لگے۔ دشمنون کی فوج بھی زیادہ مقتول ہوئی۔ لیکن اگر دو ہزار مین سے سو دو سو کام آئے تو اُنکا کچھ نقصان نہین ہوا۔ یہ دیکھکر ٹوڈرمل کو تشویش پیدا ہوئی۔ اُنھون نے پل تیار کرنے والون کو حکم دیا کہ بہت عجلت سے اپنا کام ختم کرین۔ اور خود بھی اعلی درجہ کی شجاعت و مردانگی کا اظہار کرکے اہل فوج کو جرأت اور ہمت دلانے لگے۔ اندرناتھ کو ایک بار اپنے پاس طلب کرکے کہا۔

اندرناتھ۔ تمنے اپنی فوج کو نہایت خوب سے تعلیم جنگ جوئی دی ہی جسکے دیکھنے سے حسرت ہوتی ہی۔ لیکن اسقدر سپاہیون کی ہلاکت سے اندیشہ ہوتا ہی کہ آخر کار شکست ہوئے

اندرناتھ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ عرض کیا " مہاراج! مین نے اپنی فوج کو مقابلہ جنگ مین مرجانے کی تعلیم دی ہی۔ میدان کارزار مین پشت دکھلانے کی تلقین نہین کی ہی۔ جب تک کہ ایک سپاہی بھی باقی رہے گا میدان سے قدم نہین اٹھائے گا"

راجہ نے مطمئن ہوکر بسرعت تمام گھوڑے کو دوان کیا اور فوج کی پیشوائی مین ہوکر جوہر شجاعت دکھلانے لگے۔ یہ دیکھکر تبرداران کو اور بھی جرأت ہوئی۔ اور دوچند قوت سے جنگ مین مصروف ہوئے۔

اندرناتھ بھی جست کرکے فوج کے آگے جا پہونچے۔ اور للکار کے کہنے لگے۔ آج ہملوگونکو کمال مسرت و خوشی کا موقع حاصل ہی۔ ہمکو واجب ہے کہ اپنے مالک کی حفاظت مین خوب جان نثاری کرین۔ تاکہ شہنشاہ دہلی کی نیکنامی اور عزت مین فرق نہ آوے۔ جوانمردون کو اس امر سے زیادہ اور کون موجب خوشی کا ہوسکتا ہی؟ اے جوانو آگے قدم بڑھاؤ۔

بتدریج وقت شام کا قریب آگیا۔ لیکن اندرناتھ کا وہ قلعہ شکست نہین ہوا۔ اگر ایک سپاہی جان نثار ہوتا تھا تو فوراً اسکی جگہ دوسرا آکر سرگرم جنگ ہوتا تھا۔ علی ہذا دوسرے کی ہلاکت پر تیسرا آکر موجود ہوتا تھا۔ اور جسقدر کہ مبارزان دایۂ اجل کی آغوش مین سوتے جاتے تھے۔ اسی قدر پس ماندگان کو تہور اور جوش مسرت زیادہ ہوتا جاتا تھا

اندرناتھ نے واقعی سچ کہا تھا کہ مین نے فوج کو میدان مین مرجانا سکھلایا ہی۔ بھاگنا نہین بتلایا ہے۔

سب لوگون نے دل مین یہ قرار دیا کہ راجہ کی حفاظت مقدم ہی اور کوئی شخص پیچھے کو نظر تک نہین کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ رات ہوگئی اور چارون طرف ظلمت چھاگئی۔ میدان جنگ بالکل تاریک ہوگیا اُس اندھیری رات مین یگانہ و بیگانہ کی کچھ تمیز نہین ہوتی تھی تاہم جنگ کا

خاتمہ ہوا۔ اور نہ وہ بے نظیر قلعہ مفتوح ہوا۔ آخر کار افواج غنیم نے مایوس ہو کر آخری حملہ بڑے زور و شور سے کیا شیر کی طرح نعرہ مار کر جی چھوڑ کر ٹوٹ پڑے۔

دو ہزار فوج کا ہم آواز ہو کر شورش کرنا۔ چارون طرف ایک کوس تک ہلچل ہو گیا۔ ساری زمین گونج اُٹھی آسمان پر بھی بادلون کا ہجوم دہلنے لگا۔ دو ہزار گھوڑون کے رفتار قدم سے سطح زمین کانپنے لگی۔ لیکن اُس خروشش جگر خراش اور قدم زنی اسپان بادرفتار سے اندر ناتھ کی فوج کے سپاہیون کو کچھ بھی خوف وہراس نہین ہوا۔ اور اِس طرف سے اُس سے بھی زیادہ جوش وخروش کے ساتھ نعرہ بلند ہوا اور حملہ آور پس پا کر دیے گئے۔ نہ تو لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ اور نہ وہ قلعہ شکست ہوا۔

آخر کار پُل طیار ہو گیا۔ اور راجہ تو ڈرمل بخیریت قلعہ مین داخل ہو گئے۔ اُنکے مع الخیر قلعہ مین پہونچ جانے کا حال سُنکر دلاوران فوج اور بھی بلند آوازی سے نعرہ زن ہوئے۔ اور وہ ہیبت ناک آواز دشمنون کی فوج مین پھیل گئی۔

اُسوقت اُنکو ظاہر ہوا کہ جس غرض سے دو ہزار فوج تعیّن کی گئی تھی وہ مقصد حاصل نہوا۔ الحاصل حملہ آور غنیم مایوس ہو کر اپنی چھاؤنی کو واپس گئے۔ جسوقت راجہ توڈرمل پُل پر عبور کر رہے تھے۔ اندر ناتھ یکسوئی طبیعت سے اُسطرف نظر کر رہے تھے جب معلوم ہوا کہ راجہ بلامزاحمت قلعہ مین داخل ہو گئے۔ معاً گھوڑے پر سے گر پڑے کیونکہ دشمنون نے اُنکو اِسقدر مجروح کیا تھا کہ کثرت زخمون سے بالکل سینہ افگار ہو گئے تھے۔ اور تمام جسم خون سے شرابور ہو رہا تھا۔ غرضکہ غش آگیا۔ اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اندر ناتھ کی فوج کے بہت سے دلاور مرد پُل کے اُس طرف پہونچ گئے تھے۔

دشمنون نے معاودت کے وقت دیکھا کہ اندر ناتھ زخمی پڑے ہین نہایت خوش ہوئے۔ اور اُس بیہوشی مین اُنکو اُٹھا کر اپنی چھاؤنی مین لیگئے۔ اور قید کر لیا ؛

داستان ستائیسوین

قیدی

ہوا قید جب وہ یلِ نامور	کیا اُسنے مطلق نہ خوف و خطر
جو دشمن نے دیکھا کہ ہے یہ زبون	تو چاہا کہ اِسکو کرے غرق خون
نہ مونس نہ غمخوار اُس کا وہان	نہ تھا جز خدا یار اُس کا وہان
نہین سوجھتی مخلصی اَب اُسے	نکالے خدا دیکھیئے کب اُسے

جب راجہ ٹوڈرمل نے سنا کہ اندرناتھ زخمی ہو کر قید بھی ہوگئے اُنکو نہایت رنج والم ہوا۔ کہنے لگے۔آج شاہ دہلی کی بیشک شکست ہوگئی۔اندرناتھ تم ہمارے لیے مقید ہوئے؟ جب تمھارے والد ہمسے اپنے پیارے لڑکے کو طلب کرینگے تو ہم کیا جواب دینگے؟ اسکے سوا اندرناتھ کے واسطے اور سب لوگونکو بھی نہایت رنج ہوا کیونکہ اندرناتھ باوجود ترقی جاہ و منصب کے ایک ادنیٰ سپاہی کے ساتھ بھی مہربانی سے پیش آتے تھے سبکو اپنے مانند تصور کرتے تھے الغرض آج اندرناتھ کی مصیبت مین سب لوگ اُنکے لیے رنج کرنے لگے۔راجہ کے دو ایک معتمد سردارونے کہا۔مہاراج اَب ہملوگونکو قلعہ مین رہنے کی ضرورت نہین ہے آپ اجازت فرماوین تو دشمن پر حملہ کیا جاوے شاید اس ترکیب سے اندرناتھ کی مخلصی ہو جاوے۔ہمکو یقین ہے کہ ہملوگ ضرور فتحمند اور کامیاب ہونگے۔

راجہ نے جواب دیا کہ "اندرناتھ کے قید ہونے سے جو رنج کہ مجھکو ہوا ہے وہ مفارقت فرزند سے بھی نہین ہو سکتا ہے۔لیکن اَب میدان جنگ مین جانے سے مثل تمھارے جو دو چار معتمد سپہ سالار ہین وہ بھی ہاتھ سے جاتے رہین گے"

سپہ سالار "کیون آپ کو شکست کا اندیشہ کیون ہوتا ہے؟"

راجہ "اگر ہماری فوج فی الحقیقت دل و جان سے مشغول بہ جنگ ہو تو کچھ شک نہین کہ دشمن کو زبون کردے۔لیکن مثل تمھارے معتمد سپہ سالار ہماری فوج مین بہت کم ہین۔

مجھکو گمان ہوتا ہو کہ میدان جنگ مین جانے سے بہت سے لوگ فوج غنیم مین شامل ہوجاوینگے "

سپہ سالار "کیون آپ کو ایسا شبہ کیون ہوتا ہو؟"

راجہ " اے سپہ سالار! تو ڈرل کبھی فضول خیال نہین کرتے کل جب ہملوگ قلعہ سے باہر گئے تھے ہماری غیبت مین کس نے پل شکست کردیا تھا۔ اور غنیم کو ہمارے پوشیدہ حالات کیونکر معلوم ہوگئے تھے؟ ہملوگ ایک پہر کامل جنگ مین مصروف رہے کیا وجہ کہ قلعہ سے نکلکر خندق عبور کر کے ایک شخص بھی ہماری اعانت کو نہین پہونچا؟"

سپہ سالار " ہماری فوج کو یہ حال نہین معلوم تھا۔ ورنہ ضرور ہملوگ مدد کرنے کو آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ سب لوگ قلعہ کی دوسری طرف تھے۔ کیونکہ کل ایک جشن عظیم ہوا تھا اُسی مین سب مصروف تھے "

راجہ " یہ سب صحیح ہے کہ سب لوگ جشن مین از خود فراموش تھے لہذا اُنکو کچھ خبر نہوئی۔ لیکن مین خوب جانتا ہون کہ ایک سپہ سالار تیس ہزار فوج ساتھ لیے نہر کے اُسطرف کھڑا تھا۔ اُس بدذات نے جسطرح خفیہ مخالفانہ کارروائی کی اگر بظاہر بھی ویسی کرتا تو کل ہمارے روبرو وہی فوج مخالف مین جاملتا۔

اے سپہ سالار! تم ایسی ہی فوج لیکر میدان کارزار مین جانے کی درخواست کرتے ہو؟ اسطرح کارروائی کرنے سے تو خود بخود دشمن کے قبضہ مین گرفتار ہونے کی اُمید ہوتی ہو "

اندرناتھ کے مقید ہونے سے خاص وعام کو رنج ہوا۔

لیکن بدقسمت بملا دفعتًہ یہ خبر سُنکر بیہوش ہوگئی۔ جس روز سے کہ بملا نے اندرناتھ کو دریا مین غرق ہونے سے بچایا تھا۔ اوسی روز سے اندرناتھ کسی وقت اُسکو فراموش نہین کرتے تھے۔

اندر ناتھ - سرلا کو بھی بہت عزیز سمجھتے تھے - چھ سال متواتر جس نوخیز محبوبہ کو پیار کیا تھا اُسکو فراموش کر دینا ممکن نہ تھا خصوصاً جب اندر ناتھ کو سرلا کی قدیم جاہ و حشمت اور زمانۂ حال کی مفلسی و بیکسی اور وہ دلفریب رُخ انور اور تنگدلی اور سادگی طبیعت اور رودرپور کی رنگین پہاڑی سکونت اور محبت صادق کی یاد ہوتی تھی اُسوقت اُنکا دل غیرت فولاد بھی چاک ہونے لگتا تھا - اور عین معرکۂ رزم مین بصورت مبارزانہ بھی آنکھوں سے اشک جاری ہو جاتے تھے - میدان جنگ مین شجاعت اور جسارت بے پایان اظہار کرنے کے بعد شب کو خواب مین وہی تسکین بخش پُر اشجار موضع رودرپور نظر آتا تھا - یہ دکھلائی دیتا تھا کہ گویا وہی سلیم الطبع لڑکی دریا سے پانی لیے چلی آتی ہے یا درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی چرخہ کات رہی ہے - یا چاندنی رات مین بیٹھی ہوئی با چشمان اشک آلود اُنکے ساتھ گفتگو کر رہی ہے افسوس! وہ تکلم رشک آبحیات! اسوقت اندر ناتھ کو گویا راحت اور آرام خلد برین حاصل ہوتی تھی - لیکن حالت خواب مین جو راحت نصیب ہوتی ہے - کیا فی الحقیقت وہ اِس جہان فانی مین میسر ہو سکتی ہے؟ -

اگرچہ اندر ناتھ کو سرلا سے عشق صادق تھا تاہم جسوقت سے دلربا بملا نظر پڑی تھی اُسوقت سے اُنکے دل مین ایک اشتیاق تازہ پیدا ہوا تھا یہ محبوبہ دولت مند اور صاحب جمال کون ہے؟ حیدر[1] کے مندر مین ایک مرتبہ اُس سے ملاقات ہوئی تھی اُسنے اپنے آپ کو بھکھارن کے نام سے بتلایا تھا - صرف دو چار کلام معجز نظام سے اندر ناتھ کے دل کو مسرور کیا تھا - بعدہٗ اُسنے ایک روز دفعۃً عجیب وضع مین اُنکو ہلاکت دریا سے بچایا تھا - اولاً اُسنے اظہار عشق و محبت کیا تھا - پھر اُسی عشق و محبت سے دل برداشتگی کا عہد مصمم ظاہر کیا یہ نوخیز محبوبہ عجیب و غریب کون تھی؟ انسان تھی یا خلقت حور و پری سے تھی؟ صورت کی پاکیزگی اور ملاحت سے تو دیوکنیا[2] ان یا دیا دھری[3]

سلہ حور بہشتی ۱۲ و سلہ پری ۱۲

معلوم ہوتی ہے ایسی معشوقہ بے نظیر ذخیرۂ حسن وخوبی تو اندرناتھ نے کبھی دیکھی نہ تھی سرلا کا منزلزل حُسن میزان نظر مین اُسکے ہم پلہ نہین ہوسکتا تھا وہان بدقسمت اور سوختہ دل بملا کی حالت مونگیر مین والد کے مکان پر کیا تھی؟ اگرچہ اُسنے تمنائے عشق ترک کردی تھی الا خیال عشق ومحبت سے دل برداشتہ ہونا فرقۂ نسوان کے دست قدرت سے بعید ہے وہ تشویش گھُن کے مانند اندر ہی اندر دلکو چال رہی تھی جسطرح بلکیس سرلا اندرناتھ کے عشق مین بدرجہا تفاوت تھا۔

کے عشق مین بدرجہا تفاوت تھا۔ سرلا مقام صحرا مین تسکین بخش درختون کے نیچے بیٹھکر شب وروز رویا کرتی تھی۔ اور حسب موقع املا اور کملا سے اپنا قصۂ غم بیان کرکے وقت گذرانتی تھی لیکن بملا کی زبان سے کسی نے ایک بات بھی عشق ومحبت کی نہ سنی تھی۔ اور نہ اسکی آنکھون سے کسی نے اشک کی روانی دیکھی تھی۔ اگرچہ آتش عشق اُسکے کانون دل مین اندر ہی اندر روشن ہورہی تھی۔ لیکن چہرہ پر اُسکا نشان بھی نہین پایا جاتا تھا۔ بملا ہمیشہ کاروبار مین مستعد اور متحمل اور مستقل تھی۔ الغرض اسی طرح دن اور ہفتہ اور مہینے گذرتے جاتے تھے۔ لیکن بملا کی ظاہری صورت مین کسی طرح کوئی تفرقہ اور تفاوت نہین معلوم ہوتا تھا صرف چہرہ غیرت قمر کا خون توضرور خشک ہوتا جاتا تھا۔ اور روز بروز زردی آتی جاتی تھی آنکھون کی دلفریب نگاہ مین زوال واقع تھا۔ ان نشانات کے سوا بملا کے ملازمین بھی کوئی خاص علامت عشق کی اُسکی صورت پر نہین دیکھتے تھے۔ بملا کے والد حسب الحکم راجہ ٹوڈر مل کسی خاص کام پر بھیجے گئے تھے۔ الغرض یہ تشویش بھی اُسکے چہرہ پر عیان تھی۔ اُسکے نوکر چاکرون نے اُسکی افسردگی خاطر کا صرف یہی ایک باعث تصوّر کر رکھا تھا۔

اسی عرصہ مین بملا نے ایک روز سُنا کہ اندرناتھ مجروح ہوکر قید ہوگئے۔ اگرچہ

خدانے عورت کے دل کو بہت بڑی خاصیت برداشت دی ہی لیکن عموماً یہ صفت سب مین نہین پائی جاتی - اِس واقعہ کے سُننے سے بملا کے دل پر کیفیت برق زنی طاری ہوگئی - تاہم اُسنے کسی سے ذکر نہین کیا - صرف اپنے گوشۂ دل مین یہ درد پوشیدہ رکھا - نصف شب گذرنے پر وہ سترہ سالہ لڑکی بذات واحد اپنے والد کے مکان سے خفیہ نکل کھڑی ہوئی - اور بحر مواج جہان ناپیدا کنار مین جست کر بیٹھی دوسرے روز صبح کو اُسکے کنیزون اور خدمتگارون نے اُسکو مکان مین نہ پایا حیرت مین ہوگئے کہ کیا ہوگئی؟ بدقسمت زندہ ہے یا خودکشی کرکے اس عذاب الیم سے آزاد ہوگئی؟ یہ سخت تشویش سب کو دامنگیر ہوئی - کیون نہ تشویش ہو؟ جس کسی کے دنیا مین کوئی ذریعہ راحت و آرام نہو اور نہ اُسکی امید ہو - یا جس شخص کو پرمیشر نے دنیا مین صرف غم و الم کی برداشت کے لیے پیدا کیا ہے - وہ شخص اگر اپنی زندگی سے دست بردار ہوجاے - اور ایسی زندگی کو زیرۂ خس کی طرح حقیر سمجھکر خواہش دل سے آغوش اجل مین نہان ہوجاوے - توکون شخص اُسکو گناہگار یا احسان فراموش کہہ سکتا ہے؟ یہان غنیم لوگ اندرناتھ کو حالت بیہوشی مین قید کر اپنی چھاؤنی کو لے گئے - جب کچھ عرصہ بعد اُنکو ہوش آیا - تو اُنھون نے وہ حالت نادیدنی پیش نظر دیکھی کہ اگر دوسرا شخص دیکھتا تو بدحواس ہوجاتا - یعنی چار و نطرف مخالفان بدکیش بیٹھے ہوئے ہین - ایک صدر مقام پر معصومی کابلی بیٹھا ہوا ہی - اُسکے دونون طرف مشیرانِ معززاور روساء عظام موجود ہین - اندرناتھ نے اُس موقع پر ٹوڈرمل کے مخالف سپہ سالار ہمایون اور ترخان کو بھی دیکھا - اندرناتھ کی پشت کی طرف ایک سو جوان برہنہ شمشیر ہاتھ مین لیے کھڑے تھے - اگرچہ اندرناتھ اُسوقت بحالت ضعف و نقاہت مبتلا تھے - الا مخالفین اُنکا اعتبار نہین کرتے تھے کیونکہ شیر نر اگرچہ زخمی ہو تاہم اپنے قاتل پر حملہ کرکے اُسکو ہلاک کرسکتا ہے - اِسی

خوف سے وہ لوگ اندرناتھ کی حفاظت کر رہے تھے۔ اور اندرناتھ کے متصل ہی
ایک جلّاد بشکل مُہیب تلوار ہاتھ مین لیے کھڑا تھا۔ اور افسرِ اعلےٰ کی طرف برابر دیکھتا
تھا کہ اجازت یا اشارہ پاتے ہی ایسے دشمن قوی کا سر اُڑادے۔

اندرناتھ کو کچھ بھی خوف نہ معلوم ہوا۔ معصومی کیطرف تیز نگاہ سے دیکھنے لگے۔
معصومی نے اندرناتھ کو حالت ہوش مین دیکھکر کہا "اے کافر تو شجاع تو ضرور ہے
لیکن تونے مخالفت کی ہو۔ اور مخالفت کی یہی سزا ہے کہ سر قلم کر لیا جاوے۔
اندرناتھ نے دلیرانہ آواز سے جواب دیا "مرد شجاع اور جری کبھی موت سے
نہین ڈرتے جو تمھاری مرضی ہو وہ کرو۔ مین نے مخالفت نہین کی ہو۔"

اندرناتھ کا دلیرانہ جواب سُنکر معصومی غضبناک نہین ہوا۔ اور کہنے لگا "دو کیا
ٹوڈرمل کی رفاقت کرکے ملک بنگال کے قدیم حکمرانون سے جنگجوئی کرنا مخالفت
نہین ہو؟"

اندرناتھ نے تمکنت سے جواب دیا کہ مین نے شاہ بنگال بلکہ کُل ہندوستان
کے بادشاہ اکبر شاہ کے لیے مخالف پٹھانون سے جنگ وجدل کی ہو"

اِس قسم کی گفتگو سُنکر سب لوگون نے خیال کیا کہ اندرناتھ خود اپنی ہلاکت کا باعث
ہوتا ہو۔ سب کو یہ گمان ہوا کہ اِس جواب ہی سے معصومی فوراً سر کاٹنے کی اجازت
دیگا۔ لیکن بزرگ منش بلند ہمت معصومی کمزور کافر کی یہ تقریر گستاخانہ سُنکر ناخوش
نہین ہوا۔ بلکہ وہ بہت خوش ہوا اور آہستگی سے جواب دیا۔ اے مرد کارزار!
تونے میرے ساتھ جیسی گستاخی کی ہے اگر کوئی دوسرا شخص بجاے میرے ہوتا تو
تجھکو سزاے مناسب دیتا مین نے اِس مرتبہ تیری گستاخی معاف کردی۔ مین تیری
شجاعت سے بہت خوش ہون۔ لیکن خبردار اب پھر کبھی ملک بنگال کے قدیم
حکمرانون سے انحراف نکرنا۔ جس قوم نے چار سو برس متواتر ملک بنگال مین سلطنت

کی ہی- بختیار خلجی کے زمانہ سے جن پٹھانون نے بادشاہ تخت نشین کی طرح ہندو نیز حکمران کی ہی- تیری والدہ اور تیرے اعلیٰ حسب خاندان شاہی کے تابع رہے ہین کیا وہ قوم پٹھان مخالف ہوسکتی ہے؟ یا زمانۂ حال کا بادشاہ دہلی مخالف ہے؟ کہ جسنے دغابازی سے ہماری قدیم سلطنت کو جبراً لے لیا؟

اندرناتھ نے بدستور سابق تمکنت سے جواب دیا- اے شاہ افغان! مین یہ نہین کہ سکتا کہ آپ لوگ ملک بنگال کے قدیم حکمران نہین ہین- مین یہ نہین بیان کرسکتا کہ میرے آبا واجداد آپ کے تابعدار نہ تھے- لیکن کسی کی فتح وشکست کو قیام نہین ہوسکتا- اور نہ کسی کے ایام نیک وبد ہمیشہ یکسان رہتے ہین- ترقی- تنزل زمانہ کی گردش کے ہمرکاب ہے- اگر ایسا نہ ہوتا- اور قدیم فرمانروایون کی سلطنت کو قدامت ہوتی تو اہل اسلام کیونکر اس ملک کے بادشاہ ہوتے- اور باشندگان ہند کی سلطنت کا آفتاب عالمتاب کیون غروب ہوجاتا- اور کیونکر آج مین شاہ دہلی کے تابع ہوکر اُسکے واسطے آمادہ جنگ ہوتا- بلکہ اپنے قدیم اور قابل یادگار ہندوستان کے بیمثل راجہ رام چندر اور پدمسر وغیرہ کے واسطے جنگ کرتا! لیکن اب تو وہ افتخار ہندوستان پردہ غیب مین پوشیدہ ہوگیا- اور اے شاہ افغان آپ لوگون کا بھی وہ اعزاز وافتخار اب تنزل پر ہے- انتظام قدرت کے برعکس طریقہ اختیار کرکے اِس خطۂ دلکش ملک بنگال کو اپنے خون کی سیلابی سے برباد کرتے ہو؟"-

اندرناتھ کا دلیرانہ جواب سُنکر سب خاموش ہورہے اور سب کو تعجب ہوا- اور چشم حیرت سے اُس کمزور اور مجروح شیر طبیعت کی طرف نظر کرنے لگے- مغصوی کی دلیرانہ طبیعت پر سخت صدمہ گذرا تھا- اندرناتھ نے جب اُس سے اُسکی توقیر کے خلاف گفتگو کی تھی تو اُسکو ایسا صدمہ نہین ہوا تھا لیکن جب

اندر ناتھ نے اُسکی قوم کی حالت کی تنزل کے نسبت بیان کیا تو وہ بات اُسکے دل پر مثل سنان کام کر گئی۔

جس قوم کے دوبارہ عروج کے لیے وہ شب و روز فکر کیا کرتا تھا جس سلطنت افاغنہ کے استحکام کے واسطے وہ شجاع الملک اکبر بادشاہ دہلی کے ساتھ جنگ کرتا تھا۔ اُسکی مذمت سُننے کی اُسکو برداشت نہوئی سنکر اُسکے دل مین آتش غضب برافروختہ ہوگئی خون مین حرارت ہوآئی۔ تاہم تامل کرکے اُسنے بہ آواز بلند کہا۔

"ای کافر! تم سب لوگ قدرتی انتظام پر انحصار کرکے بیفکر ہو جاتے ہو۔ اولوالعزم قوم افغان اپنے دم زیست تک تدبیر سے غافل نہین ہوتے۔ اور نہ اطاعت قبول کرتے ہنوز ہماری قوم کے افتخار اور اعزاز کا آفتاب غروب نہین ہو سکتا ہی۔"

اندر ناتھ نے پھر کہا "جس روز مقام کٹک کے محاربۂ عظیم مین داؤد خان کو جب شکست ہوئی اُسی روز افغانون کے افتخار کا آفتاب غروب ہو گیا۔ جس روز صلح کے قول و قرار کو فراموش کرکے داؤد خان پھر مخالفت پر آمادہ ہوا۔ اُسی روز سے پٹھانون کی مخالفت کا آغاز ہوا۔ داؤد خان نے اپنے خون سے اُس مخالفت کا کفارہ کیا۔ اُسی روز سے جن جن پٹھانون نے اُس فعل کو اختیار کیا۔ وہ سب اُسی طرح اُسکا نتیجہ پاوینگے۔"

معصومی کو پھر برداشت نہوئی۔ اُسکی آنکھون سے آگ برسنے لگی۔ باواز ہولناک اندر ناتھ سے کہا "ای کافر! تیری موت و زندگی تو اب میرے دست قدرت مین ہی۔ کیا تجھکو اپنی زندگی عزیز نہین ہی جو میرے مقابل اسطرح گستاخانہ کلام کرتا ہی؟"

دلیر طبیعت اندر ناتھ نے پھر اُسی طرح ازراہ تمکنت جواب دیا۔ میری

زندگی کا سرمایۂ راحت اور میری دلبستگی کا باعث اور نخل محبت الٰہی سب موجود ہے۔ لیکن باوجود اِن سب کی موجودگی کے اب تمھارے پنجۂ ظلم مین گرفتار ہون۔ تو اب زندگی کی اُمید نہین رکھتا ہون"

معصومی نے پوچھا "کیون؟"

اندرناتھ نے کہا۔ اولوالعزم انسان دشمن پر رحم کرسکتے ہین جن کو فتحیابی کی اُمید ہوتی ہی وہ دشمن پر رحم کرسکتے ہین۔ لیکن جو خود بزدل ہو یا اُسکو اپنی فتحیابی کی خود اُمید نہین ہو وہ شخص ہرگز دشمن پر رحم نہین کرسکتا۔ مجھکو قوم افغان سے اُمید معافی کی نہین ہے۔"

دیر تک گفتگو کرتے کرتے اندرناتھ کے کمزور جسم مین ضعف آنے لگا۔ خصوصًا آخر کو جو کلام اُنھون نے کہا۔ اُسکے کہنے سے اُنکے مجروح سینہ سے فورًا خون جاری ہوگیا معصومی غضبناک ہوکر کہنے لگا "ای بدذات! سخن سازی مین لیاقت دکھلاکر اُمید معافی کی ہرگز نہ کرنا"

اندرناتھ نے پھر کہا "مجھکو اور کچھ اُمید نہین ہی۔ صرف یہ آرزو ہی کہ جلّاد بہت جلد اپنا کام ختم کریگا۔ میرا جسم بے اختیار ہوتا جاتا ہی۔ دیر کرنے مین یہ امر ظاہر نہو سکیگا کہ شجاع انسان کیونکر جان دیدیتے ہین"

معصومی نے کہا "بہت بہتر ایسا ہی کیا جائیگا۔ جلّاد اب توقف کرنا مناسب نہین ہی" لیکن جلّاد کو تکلیف کرنا نہ پڑی۔ کیونکہ اندرناتھ کے زخمون سے بتدریج خون کا اجرا زیادہ ہونے لگا۔ جسم بجیس و حرکت ہوگیا۔ اور وہ غش کھاکر زمین پر گر پڑے۔

معصومی کا دل قدرتی طور پر بیرحم نہین تھا۔ اُسنے اُس مجروح اور بیہوش کمزور دلیر مرد کی گردن زدنی کے واسطے حکم نہین دیا۔ کہنے لگا "اِسوقت اِسکو قیدخانہ مین لیجاؤ"

الغرض اندرناتھ محبس کو گئے ✤

داستان اٹھائیسوین

عورت کی مردانگی

مکان وہ جو اندھا تھا روشن ہوا
نہ شب کی سیاہی نہ وان دن کا نور
پھنسا اِسطرح سے جو وہ بے نظیر
قلق وان جو گذرا تو یان غم ہوا
تو پھر خادمہ نکلے یک آن سے

جوان اُسمین وہ سانپ کا من ہوا
سدا ظلمتِ غم کا اُس جا ظہور
ہوئی بیقراری مین بدر منیر
رُکا جی دہان یان خفا دم ہوا
چھوڑا یا اُسے جا کے زندان سے

ایک مختصر اور تاریک مکان قیدخانہ مین ایک دلیر شخص چٹائی پر پڑا سو رہا ہے۔ ایک چھوٹے جھروکہ سے صبح کی آفتاب کی شعاع اُس مکان مین پہونچتی ہے۔ اُس شعاع آفتاب مین بیشمار ”پتنگے،، بازی کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ گاہے بلندی اور گاہے پستی کی جانب روان دوان دکھلائی دیتے تھے کبھی ستون شعاع کے مقابل نظر آتے اور گاہے تاریکی مین پنہان ہو جاتے تھے۔

دو ایک چھوٹے چھوٹے طائر اُس روزن مین آکر بیٹھتے اور پھر اُڑ جاتے تھے وہ تو قیدی نہیں تھے اپنے بازوون کی کشادگی سے اڑکر دوسرے درخت سے ایک درخت پر چلے جا سکتے تھے۔ اور زمین و آسمان مین گشت کر سکتے تھے۔ وہ دلاور انسان چٹائی پر پڑا ہوا نظر جمائے ہوئے اُس جھروکہ کی طرف دیکھ رہا تھا جسطرح تاریکی مین لگا ہوا بیلدار درخت اپنے شاخ و برگ کے ہاتھونکو وسیع کرکر روشنی کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اُسی طرح قیدی کی دونون آنکھین اُس جھروکہ کیطرف گویا آویزان تھین وہ قیدی کس فکر و غور مین تھا؟ کیا اُن پتنگون کی حالت اور اپنی کیفیت کو خیال کرکے مغموم ہو رہا تھا؟ پتنگے صرف ایک دن یا ایک پہر زندہ رہتے ہین کیا وہ قیدی بھی ایک روز یا ایک پہر کی

زندگانی بلا تشویش و غم حاصل کرنے کی اُمید کر سکتا ہے۔
جھروکہ پر بیٹھنے والے پرند جب اپنے بازو کشادہ کرکے پرواز کرتے ہین۔ کیا وہ قیدی بھی اُنکے ساتھ ساتھ اپنے خیال کے بازوؤن سے اس جہان بوقلمون اور آسمان نیلگون مین پرواز کر سکتا تھا؟ اندرناتھ کو یہ کوئی فکر نہ تھی۔ اُنکے دل مین اس سے زیادہ تر آتش غم والم روشن ہو رہی تھی۔ اُنکو اب زندگی کی کوئی امید نہ تھی۔ اگر پٹھان لوگ اُسی وقت اُنکو قتل کر دیتے تو کچھ غم نہ تھا۔ لیکن وہ کم بخت اُنکو قید خانہ مین محبوس کر کے آتش غم مین جلاتے تھے۔ اندرناتھ ایک دلیر آدمی تھے۔ اور دلیرون کو موت سے اندیشہ نہین ہوتا ہے لیکن اُنکی ہلاکت سے اورونکو رنج و محن ہوگا اس فکر سے وہ مشوش ہو رہے تھے۔

اُنکے والد نیک خصال ناگیندرناتھ اس پیرانہ سالی مین اپنے ایک عزیز لڑکے کی ہلاکت سُنکر جان دیدینگے۔ ناگیندرناتھ کے اور کوئی نہین ہے۔ نہ عورت ہی نہ کوئی لڑکی ہے نہ دوسرا لڑکا۔ وہ مرد ضعیف صرف اسی ایک فرزند دلبند کے دیدار سے اپنی حیات بسر کرتا تھا۔ اُس فرزند کی وفات کا حال سُنکر اُنکا گھر ویران ہو جائیگا۔ اُنکا خانہ دل بے چراغ ہو جائے گا۔ وہ مرد ضعیف ضرور جان سے گذر جائیگا۔ الغرض والد کی حالت یاد کرتے کرتے اندرناتھ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اُسنے وہ اشک غم دامن سے پونچھ ڈالے۔ اور وہ نادان محبوبہ۔ وہ آشفتہ محبت سرلا۔ وہ بیکس و بینوا جھونپڑہ کی رہنے والی سرلا۔ اُسکی کیفیت یہ حال سُنکر کیا ہو گی؟۔ شاتوین پورنماشی کو اُس سے ملاقات کرنے کا عہد کر آئے تھے۔ جب وہ پورنماشی گذر جائیگی۔ اور اُس لڑکی کی چشمان انتظار راہ دیکھتے دیکھتے حیران ہو جائین گی۔ تو اُسکی زندگانی کا گُل باشگفت نا وقت ہی خشک ہو جائیگا۔ اسی طرح تشویش کرتے کرتے اندرناتھ کا سر چکرا گیا۔ اور آنکھون کے سامنے تاریکی چھا گئی۔ دل مین کہا۔ اے پرمیشرا جو تیری مرضی ہو وہ کر۔ جو نوشتۂ تقدیر ہو وہ ہو۔ مجھے

اَب یہ مصیبت برداشت نہین ہوتی "
اُن سنگدل افغانون مین ایسا کوئی نہین تھا جو مصیبت کے وقت اندرناتھ کی تسکین اور تشفی کرتا۔ یا تیمارداری سے پیش آتا۔ دروازہ محبس پر نگہبان لوگ شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے شب و روز حفاظت کرتے تھے۔ جب تمام روز گذر جاتا اور شام ہوتی تو ایک برہمن کھانا لیکر اُنکے واسطے اُس قیدخانہ مین آیا کرتا تھا اور بعد فراغت طعام ایک خادمہ آکر مکان کو صاف کرجایا کرتی تھی۔ اِنکے علاوہ اور کوئی شخص اُس مکان مین نہین آسکتا تھا۔ ہان گاہ گاہے کوئی بدذات افغان اُنسے اُس مصیبت مین تمسخر کرنے کو آنکلتا تھا۔ یا کوئی اولوالعزم اور شجاع سردار فوج دشمن کے ایک دلیر افسر کی ذلّت و خواری کی حالت دیکھکر افسوس کرنے کو آجایا کرتا تھا۔
دشمنون کے مضحکہ کرنے سے اندرناتھ کو خاصکر کچھ رنج نہین ہوتا تھا کیونکہ جو لوگ اوصاف حمیدہ سے موصوف ہوتے ہین وہ عوام کی طعنہ زنی سے ہرگز مکدّر خاطر نہین ہوتے۔ لیکن اگر کوئی مخالفین سے اندرناتھ کی مصیبت دیکھکر غمگین ہوتا تھا تو اندرناتھ کو البتہ رنج ہوتا تھا۔ پٹھانون کی فوج مین صرف ایک شخص اندرناتھ کا غمگسار تھا۔ وہ خادمہ جو روزمرّہ مکان صاف کرنے کو آیا کرتی تھی وہ اُنکی حالت پر ترحم کرتی تھی۔ وہ تو عورت تھی اُسکو مُغل و پٹھانون مین کچھ تمیز نہ تھی۔ اور نہ وہ دوست و دشمن مین کچھ فرق سمجھتی تھی۔ وہ عورت غیر کے رنج مین ایک زمانہ دراز سے پریشان اور افسردہ خاطر تھی۔
ہمارے ایام راحت اور زمانۂ دولت مین عورتین کسقدر حرص اور غصّہ اور نفاق کرتی ہین۔ لیکن جب آسمان زندگی مین ابر غم و الم مجتمع ہونے لگتا ہے۔ اور چراغ اُمید اور شعلۂ تمنا اِس ظلمتکدہ جہان مین بجھ جاتا ہے اور تاریکی یاس و حرمان چھا جاتی ہے جب خاصکر ہم لوگ رنج و مصیبت سے سینہ افگار ہوتے ہین۔ اُسوقت عورت

کی اصل حقیقت اور راز صاف ظاہر ہوتے ہین -

اُسوقت اُسکے سوا اور کون ہمارا رفیق وہمدم نظر آتا ہے - کون ہماری خدمت کرتا ہے؟ اور کون ہمکو چہرۂ نورانی شاہد اُمید کا دکھلا کر تسکین دیتا ہے - ہنگام مصیبت کون ہماری تشفی خاطر کرتا ہے؟ حالت علالت مین کون گوشۂ بالین مین بیٹھکر شب و روز ہماری تیمارداری کرتا ہے؟ اور کون دوا اور غذا کی خبر گیری کرتا ہے؟

ہمارے درد اور غم کی حالت مین کون ہماری گریہ وزاری مین شریک ہوتا ہے؟ دنیا مین نیک سیرت عورت کی برابر کوئی نایاب گوہر نہین ہے بہشت مین بھی اس سے زیادہ کوئی نعمت نہین ہے -

اندرناتھ کی حالت مصیبت مین وہ خادمہ اُنکی رفیق حال تھی - اگرچہ روزمرہ وہ چپ چاپ آتی اور چلی جاتی تھی لیکن اُنکی مصیبت دیکھکر اُسکے دل مین رنج ہوتا تھا - سنگدل افغانون نے قیدی کو نہایت تکلیف کی حالت مین رکھا تھا - سونے کے واسطے صرف ایک چٹائی زمین پر پڑی ہوئی تھی - وہ خادمہ ہر روز اندرناتھ کے واسطے اپنا دوپٹہ اُسپر بچھا جاتی تھی -

پٹھان لوگ اندرناتھ کو دن مین صرف ایک دفعہ بدمزہ کھانا دیتے تھے لیکن وہ خادمہ اپنے کھانے مین کفایت کر کے اُنکے واسطے عمدہ کھانا بنا کر لایا کرتی تھی لیکن اندرناتھ کو کچھ بھی اسکی حقیقت معلوم نہ تھی کہ آیا افغانون کی طرف سے وہ مدارات کرتی ہے یا خود -

جب اندرناتھ کو زخمون سے تکلیف ہوتی تو پٹھانون کی طرف سے کوئی بھی اُنکا معالج مقرر نہین ہوتا تھا - لیکن جب وہ سو جاتے یا درد جراحت سے بیہوش ہو جاتے تو وہ کنیزک اُنکے زخمون کو اپنے ہاتھ سے بخوبی دھو کر اپنے کپڑے سے پونچھتی اور پھر بدستور زخمون پر پٹی باندھ دیتی - اُسکی حسن خدمت سے اندرناتھ کے زخمونکو روز بروز

اندمال ہوتا جاتا تھا۔ روز بروز صحت واقاقہ نظر آنے لگا۔ اگرچہ اندرناتھ خود اپنی مصیبت مین مُبتلا تھے۔ لیکن گاہ گاہے اُنکو اُس کنیزک کی تکلیف کا بھی خیال ہوتا تھا تاریکی کے سبب اُس حجرہ مین اُسکی صورت بخوبی نہین دیکھ سکتے تھے۔ اور جب کبھی ازراہ محبت اُس سے کچھ کہنے کی خواہش کرتے تو وہ خادمہ دربانون کی موجودگی کا اشارہ کرکے اندرناتھ کو منع کرتی۔ اور اندرناتھ خاموش رہ جاتے۔ اور پھر اپنے بحر تفکر مین مستغرق ہو جاتے۔ محافظین جیل اُس خادمہ کی طبعی رحمدلی دیکھکر اُس سے کبھی کبھی مذاق بھی کرتے تھے۔ کہتے تھے ”دیکون بیوی کیا یہ ہن۔ وہ تمھارے ساتھ شادی کریگا؟ جو ایسی گردیدہ ہو۔ لیکن اس مذاق کا وہ کچھ بھی خیال نہین کرتی تھی۔ کبھی کچھ جواب بھی دیدیتی تھی۔ اور کبھی کبھی اُن لوگون کو کچھ نشہ پانی کے واسطے بھی دیدیتی تھی۔ اِس وجہ سے تمام نگہبان جیل اُس سے خوش رہتے تھے۔ تمام رات کھڑے کھڑے پہرہ دیتے وقت اُس خادمہ کی شیرین گفتاری جو مثل غنچہ نودمیدہ تھی۔ دھیان کیا کرتے تھے۔ اور حالت خواب مین بھی ساقی ومیخانہ کا تصور کرتے تھے۔

آج رات کو اُس خادمہ نے دربانون سے مے نوشی کے واسطے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ رات ایک پہر گذری تھی کہ وہ خادمہ خود شراب لیکر اُنکے پاس آئی دیکھتے ہی دونون دربان خوشی سے جامہ مین نہ سمائے ”ایک تو خوشرنگ شراب دوسرے ساقی گلفام“ اُن دربانون سے ایک کو دو ایک شعر بھی کسی شاعر کے یاد تھے شراب کے سرور مین اُنکو پڑھنے لگا۔ الغرض بتدریج بادہ گلگون نے اپنا رنگ جمایا۔ تقریباً نصف شب گذرے دونون بیہوش ہوکر سو گئے۔ اور اُسی ساقی وپیالہ کو خواب مین دیکھنے لگے۔ خادمہ اُنکو غافل پاکر محبس مین داخل ہوئی۔

رات قریب نصف کے تو گذر رہی گئی تھی - آسمان پر بادل کی گھٹا چھائی تھی - ایک تو نیلگون آسمان دوسرے ابر سیاہ - دُور کی کوئی شے اُس تاریکی مین نظر نہین آتی تھی - تھوڑے فاصلہ پر دریاے گنگ کل کل کرتی ہوئی روان تھی - اور اُسکے دوسرے کنارہ پر درختون کی مسلسل قطار دکھلائی دیتی تھی - اُسوقت بالکل ایک سنسان کا عالم تھا صرف کبھی کبھی درختون کے جوف مین بیٹھے ہوئے بُوم شوم کی آواز سنائی دیتی تھی - یا پہرے والے "جاگو جاگو" الفاظ کہکر پہرہ دیتے تھے کُل سطح زمین گویا حالت خواب مین تھی - دلاور جوان محبس کے اندر چٹائی پر پڑا سوتا تھا - افسوس! - آج وہ اچھا نور کا آراستہ پلنگ کیا ہو گیا؟ والد کی محبت سرلا کا عشق - راجہ ٹوڈر مل کی وہ شفقت وعنایت آج یہ سب کس مصرف کے ہین؟ اندر ناتھ اُس چٹائی پر پڑے ہوئے غفلت مین سو رہے تھے - دنیا اُنکے نزدیک ایک ویرانہ تاریک سا تھی - اور حالاتِ زندگی رنج وغم سے معمور صرف ایک حالت خواب تو بیشک اُنکو راحت بخش تھی - اُسوقت اندر ناتھ کی پیشانی آثار تفکر سے عاری اور صاف تھی - چہرہ پر کچھ تبسم سا عیان تھا - کیا اِس مصیبت کی حالت مین وہ کوئی خواب مسرت آمیز دیکھ رہے تھے؟ ہان دیکھ رہے تھے - یعنی یہ کہ گویا آج سا تو ین پور تماشی ہے - میدان کارزار مین فتح ونصرت حاصل کرکے وہ رودر پور کو گئے ہین - اور بہت عرصہ کے بعد اپنی پیاری سرلا کو پاکر آنکھونکو نور اور دل مین سرور حاصل کر رہے ہین - گویا اُنکی اشک افشانی سے سرلا کی زلفین سیاہ تر ہو گئین تھین - اور سرلا کے اشک مسرت سے گویا اُن کا سینہ بھیگ گیا تھا - اے چرخ ستمگار! جس بد قسمت کے آگے پیچھے کہین بھی نشان خوشی ومسرت کا نہین ہے - کیون اُسکو ایسے خواب دیکھنے مین مصروف کرتا ہے؟ کیون نہین اُسکو ایسا مسرت آلود خواب دیکھتے ہوئے خواب دوامی دکھلاتا؟

ایک فکر کی ہے۔ اسوقت محافظان محل خواب مین غافل ہو رہے ہین۔ آپ عورت کی پوشاک پہن کر نکلجائیے۔ راہ مین کوئی پرسان نہین ہے۔ اور اگر کوئی مزاحم بھی ہو تو کہہ دینا کہ مین بھکارن نام خادمہ ہون ‘‘

اندرناتھ نے جواب دیا ’’مین دشمن کے پنجہ سے قضا کے ہاتھ سے ہرگز زنانہ پوشاک پہن کر نہین بھاگونگا۔ یہ مردونکا کام نہین ہے ‘‘

مغرور بملا کا چہرہ ایسا متکبرانہ جواب سنکر سرخ ہوگیا۔ غصہ کو ضبط کر کہنے لگی سچ ہی عورت کی ذات آپ کی دانست مین ایسی ہی حقیر اور قابل تنفر ہے۔ آپ عورت کی پوشاک کیون پہنینگے ؟

یہ سنکر اندرناتھ کے دل پر ایک چوٹ سی لگی۔ اور کچھ شرما گئے۔ کہنے لگے۔ بھکارن مجھکو معاف کرو۔ میرا یہ مطلب نہین ہے عورت تو ہماری محبت کا سرمایہ اور زندگی کا ذریعہ ہے۔ خصوصًا تمنے تو ایک روز میری جان بچالی تھی۔ اور آج میری حفاظت کے واسطے کنیزک کی صورت بنائی ہے۔ اگر مین تمھارے اس احسان کو فراموش کرون یا تمھاری بیقدری کرون تو پرمیشر کے رو برو مستوجب عقوبت ہون ‘‘

بملا نے ازراہ تحمل کہا۔ تو پھر کیون آپ لباس زنانہ پہننے مین عذر کرتے ہین ؟۔

اندرناتھ نے جواب دیا۔ عورتون کی ذات نازک طبع اور آشفتہ محبت ہوتی ہے۔ درد و مصیبت کی برداشت انسے نہین ہو سکتی۔ اور ایسے اوصاف سے انکے حسن کو افزونی ہوتی ہے۔ الّا مردون کے لیے یہ اوصاف نازیبا ہین۔ اسیوجہ سے شجاع انسان پوشاک زنانہ پہننے سے عار کرتے ہین۔

یہ سنکر پھر بملا کا چہرہ برافروختہ ہوگیا۔ کہنے لگی۔ اندرناتھ ! آپ عورتون کے مزاج کی کیفیت بخوبی نہین جانتے۔ عورتون کا صبر اور تحمل آپ نے کبھی دیکھا نہین ہے۔ کئی گذشتہ مہینون سے آپ کی تعریف مونگیر مین زبان زد خاص و عام

گویا سرلا کی اشک ریزی سے اندرناتھ کا دامن دل اور بھی تر ہو گیا۔ اور رفتہ رفتہ سرد ہونے لگا۔ یہانتک کہ زیادہ طراوت معلوم ہونے سے آنکھین کھُل گئین۔ تو کیا دیکھتے ہین کہ فی الحقیقت ماہ بھادون کی بارش کے مانند اشک کی جھڑی سی لگ رہی ہے۔ اور وہ غمخوار و غمگسار خادمہ پاس بیٹھی ہوئی رو رہی ہے۔

اندرناتھ چونک پڑے۔ خادمہ کا رنج و محبت دیکھکر اُنکا دل بھی دردمند ہو گیا۔ اور خود رونے لگے۔ اور کہا۔ اے خادمہ مجھ بدقسمت کی مُصیبت دیکھکر تم کیون مغموم ہوتی ہو؟ میرے لیے رنج مت کرو۔ میری زندگی کی کوئی اُمید نہین ہے۔ پرمیشر تمکو خوش رکھے۔ تم میرے غم کو فراموش کر دو۔ مین اپنے قیدخانہ کے مونس غمگسار کو کبھی نہ بھولونگا،،

خادمہ نے کچھ جواب نہ دیا۔ خاموش روتی رہی۔ اندرناتھ نے طبیعت سنبھال کر پھر کہا۔ ای خادمہ میرے پاس ایسی کوئی شئے نہین ہے جو تمکو اس سلوک و حسن خدمت کے صلہ مین نذر کرون۔ جو کچھ ہے وہ تمکو دیتا ہون۔ یہ کہکر بازو سے تعویذ طلائی اُتار کر دینے لگے۔ خادمہ نے آہ سرد لیکر کہا ،، اندرناتھ مین بھکارن تو ضرور ہون۔ لیکن بھیکھ مین مال و زر نہین لیتی،،

بملا کی وہ شیرین گفتاری جس کسی نے ایک مرتبہ بھی سُنی تھی۔ وہ کبھی فراموش نہین کر سکتا تھا۔ اندرناتھ متعجب ہوئے اور کہنے لگے۔

،، کیا بھکارن تمنے میرے واسطے اسقدر مصیبت برداشت کی۔ لونڈی کی صورت بنائی۔ غنیم کی چھاؤنی مین آکر داخل ہوئین۔؟،،

بملا نے بآواز سنجیدہ جواب دیا ،، دنیا مین ایسا کون مقام ہے جہان عورت اپنے ایفاء عہد کے واسطے نہین جا سکتی؟،،

اندرناتھ سُنکر متحیر ہو گئے۔ بملا نے کہا ،، اندرناتھ مین نے تمھاری آزادی کی

ہو رہی ہے۔ آپنے اپنے عزیز و اقارب سے جُدائی اختیار کر اپنا خواب و خور حرام کر کے صرف معرکۂ جنگ و جدل مین اپنی لیاقت دِکھلائی ہے یہ امر تمام بنگال مین مشہور ہو گیا ہے۔ لیکن مین اِسی شب تاریک کو شاہد کر کے کہتی ہون کہ اِسی شہر مونگیر مین ایک عورت ہے جو آپسے زیادہ غم و مصیبت اٹھا کر اور صبر و تحمل اختیار کر کے زمانہ حیات بسر کرتی ہے۔ مجروح مادہ کبوتر کی طرح اپنا غم خود برداشت کرتی ہے۔ اندر ناتھ پرمیشر کرے تمھاری عمر دراز ہو لیکن قدرت الٰہی کوئی نہین جان سکتا۔ کل کے روز اگر آپ شیر مردون کی طرح شجاعت کا اظہار کر کے آغوش دولت مین استراحت فرماوین اور بیرحم قوم پٹھان یہ خیال کر کے کہ مین آپ کی آزادی کی باعث ہوئی ہون مجھکو آگ مین جلا کر ہلاک کرین۔ تو خیال کیجیے گا کہ آپ جسطرح بخوف اور ہراس اور ہنسی خوشی سے مردانہ ہلاکت قبول فرما سکتے ہین۔ یہ بدقسمت اُس سے زیادہ تر خوشی اور خرمی مین اپنی جان نثاری کو مستعد رہے گی۔ اور اِس خیال سے کہ آپ کی رہائی کے لیے مین جان نثار ہوئی اپنی زندگانی کو کامیاب و بامراد سمجھے گی ؎

اُس انبار آتش سوزان کو دیکھ کر میری پیشانی کا ایک بال بھی لرزش نہ کریگا۔ اور نہ میری آنکھ سے ایک قطرۂ اشک گریگا اور جب تک کُل جسم جلکر خاک نہو جائیگا میرے چہرہ پر آثار تبسم اور تحمل عیان نظر آوین گے۔ افغان لوگ عورت کے جسم کو جلا کر خاکستر کر سکتے ہین۔ لیکن اُسکی شجاعت اور جرأت کو معدوم نہین کر سکتے۔ اندر ناتھ! پھر بھی یہ نہ کہنا کہ عورت کی ذات سے صبر و تحمل نہین ہو سکتا۔ عورتون کا وجود تو دنیا مین خاصکر اِسی واسطے بنایا گیا ہی ،،۔

یہ گفتگو سُنکر اندر ناتھ تصویر وار متحیر ہو گئے۔ اور کمال حیرت سے اُس شجاع عورت کی طرف نظر کرنے لگے۔ اُسکی سنجیدہ شکل فراخ پیشانی کمان ابرو پاکیزہ چشم آتشین رخ متزلزل طبیعت کا دھیان کرنے لگے۔ دیر تک خاموش رہے۔

بملا پھر شیرین زبان سے کہنے لگی - اندرناتھ ! آپ مجھکو معاف کرین - مین تاثیر محبت یا اپنا تکبر دکھلانے کو نہین آئی ہون - جو کچھ مین نے کہا اُسکو فراموش کردیجیے ''

اندرناتھ نے جواب دیا - بھکارن آج جو کچھ مین نے دیکھا ہے اگر زندہ رہون گا تو تمام عمر یاد رکھونگا - اَب ہرگز کبھی مین اپنی زبان سے یہ نہ کہون گا کہ عورتون مین جوہر شجاعت کا نہین ہوتا اَب جو مناسب ہو کہو - مجھکو زنانہ پوشاک پہننے مین عذر نہین ہے لیکن جب مین یہان سے چلا جاؤن گا تو تمھاری نجات کیونکر ہو سکے گی ؟ -

بملا نے کہا وہ آپ میرے لیے تشویش نہ کرین میری رہائی کی بھی صورت ہے اور اگر نہو سکے گی تو کچھ مضائقہ بھی نہین ہے - دنیا مین ایسا کوئی بھی نہین ہے جو اس بھکارن کے واسطے فکرمند ہوگا - جسطرح بحر زخار مین ایک قطرہ پانی کا شامل ہو جاتا ہے - ایک بدقسمت عورت کی ہلاکت بھی اُسی طرح پر ہے - ایشر کرے جو میرا جانشین ہو وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے ''

اندرناتھ بملا کی طرف غور سے دیکھنے لگے - آخرکار آہستگی سے کہا - بھکارن تُمنے میری آزادی کی فکر کی ہی - مین ہمیشہ کے لیے تمھارا تابعدار بلے عذر رہون گا - لیکن تمکو یہان تنہا چھوڑکر قید خانہ سے باہر نہ جاؤن گا - یہ درخواست میری منظور کرو - ''

اَب تو بملا مجبور ہوئی - ہرچند سمجھایا اور بہت سے وجوہات ہارج بیان کیے - لیکن اُس شجاع مرد کو اُسکے عہد سے منحرف نہ کرسکی

اندرناتھ کا یہی جواب تھا - کہ جسنے ایک مرتبہ مجھکو بچایا ہے اُسکو مصیبت مین چھوڑکر مین اپنی آزادی نہین چاہتا ہون - ایسی آزادی اور زندگی سے قید رہنا اور مرجانا بہتر ہے - ''

بملا عاجز ہوئی - دیرتک فکر کرتی رہی - آخر کو کہنے لگی - اندرناتھ ! آپ کو مغموم کرنا یہ مجھے منظور نہین ہے - لیکن اَب دوسری کوئی تدبیر بھی نہین ہے - مین ایک اور

وجہ بیان کرتی ہون۔ سُنیے اور غور کیجیے۔ کہ اب بھی آپ اپنی آزادی چاہتے ہین یا نہین۔"

اندرناتھ خاموش ہو گئے۔ بملا بہت دیر بعد بمشکل کہنے لگی۔ کہ آپ کی معشوقہ خاص یعنے سرلا جتر پشت قلعہ مین مقید ہے اگلی پورنماشی کے بعد جو پورنماشی آویگی اگر تب تک آپ اسکی آزادی کی فکر نہ کرینگے تو شکونی جبرًا اس سے شادی کریگا۔

یہ سُنتے ہی اندرناتھ کے اوپر گویا برق سوزان گری۔ بدن کانپنے لگا پیشانی پر پسینہ آگیا آنکھین غیر متحرک ہوگئین۔ نبض بھی کمزور ہوگئی۔ بملا نے اُنکو بہت سمجھایا اور تشفی کی۔ اندرناتھ خاموشی سے سُنتے رہے اور سر پر ہاتھ رکھے ہوئے تشویش مین مستغرق رہے۔ سر مین چکر آگیا۔ آنکھون سے آگ برسنے لگی۔ اور رہ رہ کر دل دھڑکنے لگا۔ بہت دیر بعد اندرناتھ نے سر اُٹھا کر کہا "بھگارن تمھاری بات قائم رہی۔ اب مین یہان سے جاتا ہون۔ لیکن ایک بات کا عہد کرو"

بملا نے پوچھا "آپ کس بات کا عہد چاہتے ہین؟"

اندرناتھ نے کہا۔ اگر کل تمھاری نجات نہو سکے۔ اور بیرحم افغان تمھارے قتل کا حکم دیوین۔ تو ایک روز کی مُہلت کی درخواست کرنا مین معصومی کے مزاج سے واقف ہون۔ وہ عورت کی التجا کو نامنظور نہ کریگا۔ ایک روز مین سب مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔"

بعد ازان بملا نے اندرناتھ کو پوشاک زنانہ پہنائی۔ اندرناتھ اپنی یہ صورت کو خیال کر ہنسنے۔ اور پھر بملا کی طرف دھیان کیا تو وہ ہنسی جاتی رہی۔ آنکھون مین آنسو بھر کر اُسکے دونون ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر کہنے لگے۔ بھگارن! تمنے دو مرتبہ میری جان کی حفاظت کی۔ مین تمھارے اِس احسان سے کبھی سبکدوش نہین ہو سکتا۔ آنکھون سے سیل اشک روان تھا۔ بملا کے ہاتھ بھیگ گئے۔ اندرناتھ جلد تر باہر نکل گئے۔ بملا اُسوقت گویا بے زبان ہوگئی۔ دل دھڑکنے لگا۔ اندرناتھ کی شیرین زبانی سے گویا اُسکے

پردہ گوش پُر ہو رہے تھے۔ اندرناتھ کی انگ ریزی سے اُسکے ہاتھ تر ہو رہے تھے۔ بہلا آخر کو عورت تو تھی ہی۔ ایک لحظہ مین اپنا عہد شجاعت فراموش کر بیٹھی۔ دل ہین امید کرنے لگی۔ کہ اندرناتھ کے شربت وصال سے شیرین کامی حاصل ہو گی دل سے زمانۂ ماضی و حال و استقبال کا خیال جاتا رہا۔ اُس مروت شعار شجاعت آثار کو اپنا خاوند کہکر آواز دینے لگی۔

ای بدبخت! کون تیرا خاوند ہے۔ اور کہان ہے؟۔

دفعۃً اُس خواب راحت سے بیدار ہوئی۔ سر مین چکر آگیا اندرناتھ کی طرف دیکھا تو وہ وہان نہ تھے۔ دل گھبرا اُٹھا۔ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی +

داستان انتیسوین

مرد کی شجاعت

اگر فلک پر ہو مثل اختر دیا ہو دریا مین مثل گوہر
صنم کو جا قید سے چھڑاؤن زبون کرون مین ہزار لشکر
زرہ وسے کین کھینچ تیغ بُرّان کرون مین میدان مین حشر برپا
ملاؤن دشمن کو خاک و خون مین کرون دل و جان فدائے دلبر

اندرناتھ کو یکایک چھاونی مین داخل دیکھکر اُنکے ماتحت افسر نہایت متعجب اور دلشاد ہوئے۔

اندرناتھ نے باآواز دلیرانہ کہا۔ اِسوقت گفت و شنید کی مہلت نہین ہے۔ میرے ماتحت پانچ سو سوار اور ایک ہزار پیدل فوج اسیوقت مقابلہ جنگ کے واسطے آراستہ ہو۔ ابھی چلکر دشمن کی چھاونی پر حملہ کرین گے ؟

اہل فوج کو تعجب تو ہوا۔ لیکن کچھ جواب نہ دیسکے۔ اور سامان جنگ کرنے لگے۔

اندر ناتھ کچھ فرصت پاکر فوراً ایک متصل "شوالہ" مین گئے کچھ دیر پرستش کرکے سجدہ کیا۔ اور التجا کی۔ اے بھگوان! آج کی طرح جراءت و دلیری کا کام مجھسے کبھی نہو۔ آج اپنے رحم و کرم سے مجھکو دولت فیروزی و ظفر سے کامیاب فرما اور بعد حصول فتح و نصرت اگر میری روح قالب سے نکلجاے تو مجھکو مطلق دریغ نہو گا۔ میرے والد بخیریت رہین اور والد کے نام کے بعد ایک نام اُنھون نے اور بھی لیا۔ اور خاص اُسکی خیریت کے لیے التجا کی۔ سب کے سب خاموشی کے ساتھ قلعہ سے باہر نکل گئے۔

آدھی رات تو گذر رہی گئی تھی۔ اور ماہتاب بھی غروب ہوگیا تھا چارون طرف نہایت تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ آسمان پر کبھی کبھی دو ایک تارے نظر آتے تھے۔ اور پھر پردۂ ابر مین پوشیدہ ہو جاتے تھے گاہ گاہے بوم کی آواز ہیبت ناک اور رات کا سناٹا گوش زد ہوتا تھا۔ دریاے گنگا بھی متصل مین تلاطم امواج کے ساتھ روان تھی۔

اُسی اندھیری رات اور ظلمت بے پایان مین اندر ناتھ کی فوج خاموشی کے ساتھ غنیم کی چھاؤنی کی طرف روانہ ہوئی چلتے چلتے دُور سے ایک روشنی نظر آئی۔ وہ روشنی کبھی تو ظاہر اور کبھی پنہان ہو جاتی تھی۔ دیکھکر اندر ناتھ کھڑے ہوگئے اور ایک جاسوس کو واسطے دریافت کرنے حال کے حکم دیا۔ جاسوس نے فوراً جاکر دیکھا اور واپس آکر عرض کیا کہ فوج غنیم کے چار سپاہی پہرہ دے رہے ہین۔ اور اِس غرض سے کہ کوئی شخص تاریکی مین چھپ کر نہ چلا جاوے آگ روشن کر رکھی ہے۔ اندر ناتھ نے فوراً دس کماندارون کو اجازت دی کہ آگے بڑھکر اُنکو نشانہ تیر کرو چارون مین سے کوئی بھی زندہ نہ بچے۔ اور اگر کوئی بچ جائیگا تو تمھارے واسطے حکم گردن زنی دیا جائیگا۔

تیراندازون نے آہستہ آہستہ جاکر چارون کو مار گرایا۔ اندر ناتھ کی

فوج آگے روانہ ہوئی - اور بھی دو تین مقامون پر اسیطرح پہرہ والے ملے - اور اسی صورت سے سب کا کام تمام کیا گیا - الا اتفاقاً ایک پہرہ والا فرار ہو گیا - اندرناتھ کو تشویش ہوئی - حکم دیا کہ فوراً گھوڑے دوڑا کر دشمن پر حملہ کرو تاکہ مفرور جاسوس کے پہونچنے کے قبل ہی ہملوگ پہونچ جاوین الغرض تھوڑی دیر مین اندرناتھ پٹھانون کی فوج کے پاس پہونچ گئے - سوارون کی تمام فوج اُنکے ہمراہ تھی - لیکن پیدل فوج پیچھے رہ گئی - خندق کے اسطرف تین چار ہزار فوج پٹھانون کی مسلح اور مستعد تھی - اُس سے لڑائی شروع ہوئی -

غنیم کی فوج مقابل مین تین قطار ہو کر کھڑی تھی - اگلی قطار تو سوارون کی سدراہ ہونے کے واسطے ہاتھ مین نیزے لیکر بیٹھ گئی اور دوسری قطار اُسی طرح ہاتھ مین نیزہ لیکر خمیدہ پشت ہو کھڑی ہو گئی - اور تیسری قطار نیزہ لیے بخط مستقیم عموداً کھڑی ہو گئی اُنکے یہ انداز دیکھکر قیاس ہوتا تھا کہ اگر انبوہ کوہسار بھی اُنپر آکر ٹوٹ پڑے تو وہ سدراہ ہونے کے واسطے کافی و وافی ہین لیکن لندرناتھ کی طرز حملہ آوری کو وہ روک نہ سکے -

اندرناتھ نے اپنے سوارون کو حکم دیا - کہ یہان پر جنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے آگے بڑھو - لہذا سوارون نے کسی پر ہاتھ نہ چلایا - اور گھوڑون کو بسرعت تمام آگے دوڑایا - جسطرح موسم بارش مین دریا کے چشمہ پہاڑون کی چوٹی سے نکل کر بنہایت تیزی اور عجلت سے روان ہوتے ہین - اور اپنے ساحل متصل کے درخت و مکانات اور دیہات سب کو سیلاب مین کشان کشان لیے چلے جاتے ہین - اُسی طرح وہ پانچسو سوار فوج غنیم کی تینون قطارون پر پہونچ گئے - پھر اُنکو کون روک سکتا تھا ؟ - دریا کے دھارے کو کون روک سکتا ہے ؟ وہ تینون قطار شکست ہو کر متفرق و پریشان ہو گئین - بعض لوگ تو گھوڑون کے قدم کے نیچے دبکر صید اجل ہو گئے - اور بعضون کے اوپر سے گھوڑے جست کر کے نکل گئے -

اور اسطرف کے بھی کچھ سوار اور گھوڑے نیزون کے زخمون سے ہلاک ہوگئے۔
لیکن اندرناتھ کا مطلب حاصل ہوگیا۔ وہ اُن قطارون کے اُسطرف نکل گئے۔
پٹھان لوگ متفرق و سراسیمہ ہوکر گریزان ہوئے۔ اور اندرناتھ کی پیدل فوج جو
تعاقب مین آئی تھی اُسنے اُنکے خیمہ اور چھاؤنی مین آگ لگا دی۔ اُسوقت اندرناتھ
نے ایکبار پیچھے نظر کرکے دیکھا۔ تو دشمن کی فوج کا نشان بھی باقی نہین رہا تھا۔
یہ دیکھکر اُنکو کچھ فکر ہوئی اور یہ خیال کیا کہ پیچھے بھاگنے مین تو کوئی مزاحم نہین ہے آگے
کی طرف دشمنون کی فوج کے غول کھڑے ہین۔ اور خندق کی حفاظت
مین مصروف ہین۔ اندرناتھ نے دل مین تصور کیا کہ یہانتک تو ہمارا کچھ زیادہ نقصان
نہین ہوا۔ سوار اور پیدلون سے تقریبًا ایک سَو مقتول ہوئے ہونگے۔ اَب
آگے پیش قدمی مین بیشک نقصان ہے۔ اَب یہان سے واپس چلنا چاہیے۔
لیکن بھگھارن! تو نے دو مرتبہ میری جان کی حفاظت کی ہے۔ تجھکو ضرور بچاؤنگا۔
ورنہ مر ہی جاؤنگا۔ الغرض فوج کو حکم دیا کہ خندق کے آگے چلو۔ یہ کہکر سمند بادپا
کو دوان کیا۔ لیکن اِس مرتبہ خندق سے عبور نہ کرسکے۔ خندق کے اُسطرف غنیم
کی فوج مسلح اور آمادہ جنگ کھڑی تھی۔ اندرناتھ کے سوار خندق پر نہ پہونچے تھے کہ
اُنھون نے انکو روک دیا۔ تھوڑی دیر تک سخت مقابلہ ہوا۔ اور سوار مع گھوڑون
کے نیچے گرا دیے گئے اور کوئی کوئی اُس مقابلہ مین مارے بھی گئے۔ پٹھان لوگ بڑے
ہوشیار تھے۔ خندق کے نیچے نہین آئے۔ بلکہ اوپر جاکر بدستور حملہ آوری کا انتظار و بندوبست
کرنے لگے اندرناتھ کی سواران دلیران سراپا خون اور کیچڑ مین آلودہ ہوگئے آہستہ آہستہ پھر خندق پر
چڑھے۔ اندرناتھ نے دل مین یہ عہد مصمم کرلیا کہ یا تو اَب خندق کے اُس طرف
نکلجاوینگے۔ یا اِسی مقام پر جان دیدینگے۔ الغرض دوبارہ سوارون نے نہایت
قوت اور شجاعت سے خندق سے آگے بڑھنے کی خواہش کی۔ اور

سخت جنگ ہوئی۔ لیکن پھر بھی اپنے ارادہ مین ناکام رہے۔ تاہم اُنھون نے عنانِ ہمت ہاتھ سے نہ چھوڑی تیسری مرتبہ بڑے زور و شور سے یورش کیا۔ اِس مرتبہ اُنکے سرون پر سے گذر کر خندق کے اُس طرف نکل گئے۔ اندر ناتھ نے شکریہ عنایت الٰہی ادا کیا۔ اِس مرتبہ پانچ سو سوارون مین صرف تین سو سوار باقی رہ گئے تھے۔ دو سو سوار خندق پر کام آئے۔ اندر ناتھ کے سوار اور پیدل خندق سے اُس طرف تو ہوگئے۔ لیکن مقابل مین پٹھانون کی کئی ہزار فوج کھڑی تھی۔ اُسوقت اندر ناتھ نے بڑی ہوشیاری سے انتظام کیا۔

اِس عرصہ مین معرکۂ جنگ آغاز ہوگیا۔ اِس محاربۂ عظیم کا بیان نہین ہوسکتا ہر طرف تاریکی چھائی تھی آسمان پر کالے کالے بادل ہوا کی تحریک سے اِدھر سے اُدھر روان دوان تھے۔ اور اِس سے زیادہ تر مہیب افواجِ غنیم اندر ناتھ کو ہر سمت سے حلقہ کیے تھی۔ اندر ناتھ کے مبارزانِ جنگ جو یہ تو جانتے ہی نہین تھے کہ خوف و بیم کیا چیز ہے چارون طرف کو اُمنڈ رہے تھے۔ اندر ناتھ کی موجودگی مین اُن کو فتح و نصرت حاصل کرنے مین کچھ شک و شبہہ نہ تھا۔ اُنکی شجاعت و مردانگی کا بیان کرنا حیطۂ تحریر و تقریر سے افزون ہے۔ یکدم چشم غیر متحرک ہوگئے۔ گھوڑون کے دوڑانے مین کسی کا ہاتھ ایک لحظہ بھی نہین رکتا تھا۔ ہزارہا دشمن ہر طرف سے مارتے تھے اور خود بخود بیدم ہوکر گر پڑتے تھے۔ لیکن اندر ناتھ کے ہمراہی جوانان و غالپسند افواجِ غنیم کی بحِ مَواج کے درمیان کوہ کے مانند لاجنب اور ستون آہنی کی طرح بادِ تند مین غیر متحرک اور سرافراشتہ کھڑے تھے۔ ایک کو مارا اور دوسرے دس لقمۂ اجل ہوئے۔ کچھ پروا نہین۔ چارون طرف اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرکے پٹھانون کی فوج حملہ کرتی تھی۔ لیکن کچھ بھی اندیشہ نہین۔ بتدریج غنیم کی فوج زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ اور موسم برسات کے ابر کی طرح دَل کے دل فراہم ہوتے جاتے تھے اور مثل رعد کے ہولناک آواز

سے گریز رہے تھے - تاہم کچھ غم نہین - شجاعانِ ملک بنگال بلاتشویش جنگ مین مصروف تھے - واہ تیزی لیاقت سپہ گری اور زہے تیزی مردانگی! اُسوقت میدان مین یہ نقشہ تھا - ؎

چلنے مین تیغ تیز فرس تیز ہاتھ تیز	رہ رہ کے گرم ہوتا تھا ہنگامۂ ستیز
دم مین یہ صف تمام اُدھر کا پرا اخیر	آفت کا معرکہ تھا قیامت کی دار و گیر

سپاہ دشمن مثل افواج دیوان ناہنجار نہایت قوی اور ہولناک تھی - اور بمثیل شجاعت و مردانگی سے حملہ کرتی تھی لیکن ادہر کچھ بھی اندیشہ نہ تھا - اگرچہ پٹھان لوگ مثل شیاطین کے جوق جوق آکر ہر طرف سے ٹوٹتے تھے - لیکن سواران ہمراہی اندرناتھ مثل فرشتگانِ آسمانی اُنکو مار گراتے تھے - کچھ دیر مین اندرناتھ کے چارون طرف پشتہ مُردگان و مقتولان فراہم ہوگیا - لیکن مبارزانِ خون آشام جو مثل نہنگان دریاے وغا تھے اُنکی قوت و جُرات مین ذرا بھی تفرقہ نہوا - مرحبا!

یکایک اِس عرصہ مین مثل غرار برق جہندہ کے ایک ہولناک آواز ہوئی - پٹھانون کے خیمہ وغیرہ مین جو آگ لگا دی گئی تھی - بتدریج بڑھتے بڑھتے میگزین مین پہونچ گئی - اور صدہا من بارود ایک دم مین سوخت ہوگئی - وہ عظیم الشان مکان جس مین بارود مجمع تھی نہ معلوم اڑکر کہان غائب ہوگیا - میدان جنگ کی تمام سرزمین مین زلزلہ سا آگیا - اور تحت الثریٰ سے فلک الافلاک تک ایک عالم نور ہوگیا - اُس عجیب روشنی اور ہولناک آواز کے مقابل فوج کا شور و غل کچھ محسوس نہین ہوتا تھا دفعتہً لڑائی ملتوی ہوگئی - سب لوگ اُسی طرف دیکھنے لگے اِسی اثنار مین موقع پاکر اندرناتھ صرف پانچ سوار معتمد ساتھ لیکر تیر برجستہ کے ایک طرف سے فوج غنیم مین داخل ہوگئے - اُسوقت افغانون کو اُنکے روکنے کا کچھ خیال نہوا - بلکہ مقابل کی ایک ہزار مغلون کی پیدل فوج کے ساتھ مصروف کارزار رہے -

اندر ناتھ ایکدم سے قید خانہ کے پاس پہونچ گئے - اور تین چار ہمراہیون نے نیزون سے مارکر آہنی کواڑون کو شکست کر ڈالا - اندر ناتھ فوراً اندر داخل ہوئے بھگھارن بھگھارن! کہکر تین چار مرتبہ آواز دی لیکن وہ تو وہان تھی ہی نہین - جواب کون دے - اندر ناتھ کا دل دھڑکنے لگا - اور یکبارگی غش آگیا -

پھر خیال ہوا کہ عورتون کے لیے دوسرا قید خانہ ہے - اُس طرف دوڑے - اسید و بیم سے دل مین پس وپیش ہو رہا تھا - اور دم بھر آتا تھا - دل اِس طیش سے دھڑکتا تھا کہ گویا گوشت و پوست و استخوان اور زرہ آہنی سب کو توڑ کر باہر نکل پڑیگا - عورتون کے جیلخانہ مین بھی جاکر دیکھا اور کیواڑ شکست کر کے ہر چند تلاش کیا لیکن اُسکا سُراغ نہ لگا - اندر ناتھ کا مُنھ خشک ہو گیا - سر جھکا لیا - دونون ہاتھون سے آنکھ بند کر لین - چہرہ اور پیشانی کی حالت متغیر ہو گئی - کچھ دیر بعد آہ سرد لیکر آسمان کی طرف نظر کر کہنے لگے - اے بھگوان! کیا تیری یہی مرضی ہے - میری ساری محنت ضائع ہو گئی - یکایک دل مین کچھ خیال ہوا تو شمشیر برہنہ لیکر محافظ جیلخانہ پر پہونچ گئے - اور اُسکو گرفتار کر کے کہا - جو عورت اندر ناتھ کی جیلخانہ مین قید تھی وہ کیا ہو گئی؟ جلدی نشان بتلا ورنہ تیرا سر ابھی قلم کر دیا جائیگا -

محافظ نے خوف زدہ ہو کر کہا "مقتل" - دہشت سے اُسکے حواس باختہ ہو گئے - پوری بات زبان سے نہین نکلی - اُسیوقت پانچ سوار تیر برجستہ کی طرح مقام مقتل مین پہونچے -

اندر ناتھ نے دیکھا کہ چارون طرف پٹھانون کی فوج فراہم ہو رہی ہے اُنکا دل تو اُمید و بیم سے دھڑک ہی رہا تھا - وہان جاکر دیکھا کہ سخت تاریکی چھائی ہے - بارہا "بھگھارن - بھگھارن" کہکر آواز دی - لیکن کسی نے کچھ جواب نہ دیا - اندر ناتھ غم و غصہ سے بدحواس ہو گئے - دونون ہاتھ جن مین کہ دستانہ آہنی پہنے تھے بزور

اپنے سر پر دے مارے - ایکبار آواز جھناہٹ کی ہوئی اور معاً خون جاری ہو گیا -
پھر آواز دی "بھکھارن" "بھکھارن"، کسی نے جواب نہین دیا ایک طرف
دیکھا کہ بہت سی آگ جل رہی ہے - کیا سنگدل افغانون نے بھکھارن کو جلا دیا ؟
اندرناتھ کا دل دہڑکنے لگا - زمین پر گر پڑے - آسمان کی طرف دیکھکر ایک آہ سرد
دل پُر درد سے کھینچی - اِس اثنا مین ایک متصل درخت کے جوف سے گویا اُسی طرح
ایک آہ ملولانہ کی آواز سنائی دی - اندرناتھ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے - اُسمین جاکر
دیکھا - وہان کیا تھا ؟ صرف ہوا ٹھہر ٹھہر کر تلاطم کے ساتھ چل رہی تھی - اور دُور سے
میدان کارزار کی آواز گوش زد ہوتی تھی - چارون طرف سے اُس سخت تاریکی مین
رہ رہ کر شعلۂ آتش سوزان نظر آتا تھا - اندرناتھ مایوس ہو کر پھر روے زمین پر
گر پڑے - اور اُسی مقام پر جان نثاری کا عہد کیا - اور بھکھارن کی حالت تصوّر کر کے
پھر ایک مرتبہ زور سے آہ کھینچی - پھر اُسی طرح مقتل مین ایک تنفس کی آواز
سنائی دی - اندرناتھ کو حیرت ہوئی اور ہر طرف نظر کرنے لگے - دفعتہً کسی انسان
کی شکل نظر آئی - "تو یہ"، "کیا یہی بھکھارن ہے ؟" اُسوقت بھکھارن کی حالت پر نظر
کرنے سے سنگدل انسان بھی دردمند ہو جاتا - بلا کھڑی تو تھی لیکن سر سے پیر
تک رسّی سے مضبوط بندھی تھی دونون ہاتھ پشت کی طرف معکوس کر کے درخت
سے بستہ کیے گئے تھے - اور دونون پیر بھی درخت سے سخت باندھ دیے گئے تھے
اور سینہ اور کمر پر اِس طرح سخت رسّی بندھی تھی کہ گوشت دپوست مین پیوست
ہو کر خون کا تقاطر ہو رہا تھا اور سر کے بال بھی درخت سے کھینچ کر باندھ دیے گئے تھے -
صرف چھوٹے چھوٹے بال اِدھر اُدھر اوبزان تھے - اور مُنھ پر اک کپڑا بندھا تھا -
کہ آواز تک نہین نکل سکتی تھی - کمر پر ایک چھوٹا سا کپڑا بندھا تھا - باقی تمام
برہنہ تھا - صرف سر کے بال اِدھر اُدھر البتہ بکھرے ہوئے تھے - بلا آسمان

کی طرف چشم کشادہ نظر کر رہی تھی - دنیوی باتون کا اُسکو مطلق خیال نہ تھا - صرف پرمیشر کا پاک نام اُسکے ورد زبان تھا - نہ تو کچھ اُسکو مصیبت معلوم ہوتی تھی - اور نہ کچھ غم تھا اور نہ خوف نہ شرم - یہ کچھ بھی خیال اُسکو نہین تھا - صرف تسکین اور استقلال کی صورت اُسکے چہرہ پر عیان تھی - یہ حال دیکھکر اندر ناتھ کی آنکھون مین خار سا چبھنے لگا - کہنے لگے - اے پرمیشر! آج بٹھانون کی مصیبت دیکھکر ایک بار میرے دل مین رحم پیدا ہوا تھا - لیکن فی الحقیقت وہ لوگ قابل رحم نہین ہین - دوزخ مین بھی اُنکی سزا اے مناسب نہین ہو سکتی -

بعدہٗ آہستہ آہستہ اُسکی تمام بندشون کو کاٹ دیا - تھوڑی دیر مین اُس کے ہوش و حواس درست ہوے - تو اُسنے اندر ناتھ کو پہچانا اور کہا " اندر ناتھ! آپنے کیون میری آزادی کے لیے اِسقدر تکلیف کی - مجھکو ثمرہ زندگانی حاصل ہو گیا - مین پرمیشر کی رضا مین راضی ہو کر جان دینے کو مستعد ہون - یہ کہکر پھر بیہوش ہو گئی - اُسکی ملائم اور شیرین و پاکیزہ گفتار سُنکر اندر ناتھ سخت دردمند ہوے - بملا اُٹھ کہا " بھکارن" اِسوقت گفتگو کرنے کی مُہلت نہین ہے - اور یہان اب کوئی دوسرا کپڑا موجود نہین ہے جسطرح ایک مرتبہ مین نے تمھاری پوشاک پہنی تھی - آج تم بھی میری پوشاک پہنو -

یہ کہکر اندر ناتھ نے اپنے بدن سے زرہ آہنی اُتار کر اُسکو پہنائی - بملا تو بیہوش تھی اُسکو یہ خیال نہین تھا کہ مین برہنہ ہون - اندر ناتھ نے جس طرح پہنایا بلا عذر پہن لیا -

الغرض بملا کو زرہ پہنا کر اندر ناتھ سادی پوشاک پہنے ہوئے روانہ ہو لئے - اُنکی اجازت سے ایک سوار نے بملا کو اپنے پیچھے گھوڑے پر سوار کر لیا - اور ایک کمر بند سے اُسکو اپنی کمر مین مضبوط باندھ لیا تاکہ بیہوشی مین کہین گر نہ پڑے پانچو سوارون نے

اپنے گھوڑون کو جسطرف کہ جنگ ہو رہی تھی دوان کیا - بلا کو اب بھی ہوش نہ تھا - اندرناتھ کے کچھ بھی خیال مین نہین آتا تھا - کہ پٹھانون کی فوج بحر موج سے کیونکر نکلکر اپنے لشکر مین پہونچ سکونگا -

صرف تلوار کے زور سے اپنی فوج ظفر موج مین جا پہونچے سپہ سالار کو دیکھکر فوج مغل نے ایکبار فتحیابی کا نعرہ بلند کیا اور وہ آواز پر جوش و خروش آسمان تک جا پہونچی - میگزین مین آگ لگنے کی وجہ سے آج اندرناتھ ہلاکت سے محفوظ رہے اور پٹھانون کی فوج بھی اُسی سبب سے منتشر اور برباد اور بے سروسامان ہوگئی - وہ آگ فرو نہین ہوئی - بلکہ اور بھی بھڑک اُٹھی - اور رفتہ رفتہ تمام اسباب اور خیمہ جو باقی بچا تھا سب جلکر خاک سیاہ ہوگیا -

پٹھانون کی فوج بدحواس ہوکر جنگ مین مصروف تھی - اِسی وجہ سے ایک ہزار فوج مغل ابھی تک اُنسے مقابلہ کرتی رہی -

آخرکار آگ جلتے جلتے اُس مقام پر جا پہونچی - جہان پٹھانون کی عورات وغیرہ تھین - یہ دیکھکر وہ لوگ نہایت پریشان و بدحواس ہوگئے - اور اُسی موقع پر اندرناتھ کے پہونچ جانے سے فوج مغل نے نعرۂ فتحیابی اور شادمانی بلند کیا پٹھانون نے خوف زدہ ہوکر قیاس کیا کہ مغلون کی طرف اور فوج آگئی ہے - یہ خیال کرکے اُنکا قدم میدان کارزار سے اُٹھ گیا - اور فوراً سب فرار ہوگئے -

اندرناتھ کی اجازت سے فوج مغل خندق سے اُترکر اپنی چھاونی کی طرف روانہ ہوئی - اِس عرصہ مین صبح کی روشنی نظر آنے لگی - اندرناتھ نے خیال کیا - کہ اب بھی اگر غنیم کو معلوم ہو کہ ہم لوگ صرف ایک ہزار فوج سے آکر مقابل ہوئے تھے - تو وہ لوگ ابھی واپس آکر ہمکو نیست و نابود کر سکتے ہین - اب توقف کرنا واجب نہین - اندرناتھ نے پٹھانون کی فوج کے ایک حصہ مین داخل ہوکر بلا کے

بلا

جان کی حفاظت کی تھی - اسمین صرف آٹھ ہزار فوج تھی - اب جو دیکھا تو تمام پٹھانون کی فوج خواب سے بیدار ہو کر جنگ کے واسطے چلی آتی ہے تخمیناً پچاس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ سوار اور بیدل کی فوج اُنکے تعاقب مین اُفتان و خیزان چلی آتی ہے - اندرناتھ بسرعت تمام قلعہ کی طرف بھاگے - اور قبل اسکے کہ غنیم کی فوج پہونچے وہ سنگیر مین داخل ہوگئے -

تمام قلعہ مین نعرہ تہنیت و شادمانی بلند ہوا - اندرناتھ قید خانہ سے نکل آئے - اور نکلکر دشمنون پر حملہ بھی کیا مغلون کی ایک ہزار فوج نے غنیم کی چھاؤنی کی خندق سے گذر کر اُنکی تباہی اور بربادی کر دی -

اسطرف صرف پانچ سو جوان کام آئے - الا پٹھانون کی فوج مین پانچ ہزار سے بھی زیادہ مقتول ہوئے - اور بہت سے خیمہ جات جنمین سامان رسد و بارود وغیرہ فراہم تھا جلا دیئے -

یہ خبر فرحت اثر سنکر فوج مغل خوشی سے جامہ مین نہین سماتی تھی - ٹوڈرمل نہایت محبت اور تپاک کے ساتھ اندرناتھ سے بغلگیر ہوئے -

اسقدر فرصت کسی کو اُسوقت نہ حاصل ہوئی کہ اندرناتھ سے اُنکی آزادی کی کیفیت دریافت کرتا -

صرف چند سوارون کے سوائے اور کسی کو بملا کی کیفیت معلوم نہ تھی -

بملا نے اپنی پوشاک پہنکر اُسی شب کو آہستہ آہستہ اپنے والد کے مکان کی راہ لی ❊

داستان تیئسوین

گناہ کا انتقام

اے یار کسی کو جو تو کلپاوے گا | یہ یاد رہے تو بھی نہ کل پاوے گا

بیداد کرے گا آج کل یاد وے گا	اس دار مکافات مین سُن اے غافل

واقعہ متذکرۂ بالا کے دو تین روز بعد ایک دن شام کے وقت راجہ ٹوڈرمل اور اندرناتھ دونون شخص قلعہ کے بالاخانہ پر ٹہل رہے تھے۔

راجہ نے کہا "تم بوجہ کم سنی اور ناتجربہ کاری کے یہ کہتے ہو مگر میدان جنگ مین صرف اولوالعزمی ہی سے کامیابی نہین ہو سکتی بلکہ قواعد رزم سے بھی واقفکاری ضرور ہے۔

اندرناتھ نے جواب دیا "مگر آپ کیا یہ تصوّر فرماتے ہین - کہ ہملوگ قلعہ سے نکل کر مقابل ہو جنگ کرینگے تو ہمکو شکست حاصل ہوگی؟"

راجہ "جنگ کرنے مین شکست نہین ہوگی - لیکن کسقدر لوگ مقابلہ مین جنگ کر سکتے ہین؟"۔

اندرناتھ متعجب ہوئے - کچھ دیر بعد کہا "مہاراج! تو پھر کب تک ہم لوگ اسطرح قلعہ مین محصور رہین؟"

راجہ "اب بہت عرصہ نہین ہی - وہ جو ایک ڈولی مقابل مین آرہی ہی اُسکا سوار ابھی ہملوگونکو تبلائیگا کہ اب تھوڑے عرصہ مین غنیم کی قوّت کو بالکل ضعف ہوا چاہتا ہے اور وہ نیست و نابود ہو جاوینگے - ہملوگ بغیر جنگ کرنے کے فتح حاصل کرینگے"۔

اندرناتھ کو اور بھی حیرت ہوئی - کہنے لگے -

مہاراج! - آپ کی لیاقت جنگ آوری دنیا مین مشہور ہے لیکن مین یہ نہین جانتا تھا کہ آپ "منتر" کے زور سے زمانۂ مستقبل کا بھی حال بیان فرما سکتے ہین -

ڈولی نزدیک آئی - اور دیوان ستیش چندر اُسمین سے باہر نکلے - اندرناتھ اُنکو دیکھکر اور بھی متحیّر ہوئے -

ستیش چندر اور راجہ ٹوڈرمل کے درمیان جو گفتگو ہوئی - اُسکے مفصّل

بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ راجہ نے اُنکو دیہات ملحقہ او رگرد و نواح کے
اکثر بنگالی روسا و زمینداران قوم ہنود کے پاس بھیجا تھا۔ سیتش چندر ہر ایک کارروائی
مین فائق اور گفتگو مین لائق اور نہایت عقلمند تھے۔ اُنھون نے تمام زمینداروں کو
اِدھر اُدھر کی مختلف باتین سمجھا بجھا کر پٹھانون سے برخاستہ خاطر کر کے اپنا جانبدار
کرلیا۔ قوم پٹھان چار سو برس سے اہل ہنود پر جور و جفا کر رہے ہین لیکن اکبر بادشاہ
ہندوؤن کے خیر اندیش اور بہی خواہ ہین۔ جو جو غیر واجب محصول لیے جاتے ہین۔
سب موقوف کر دیے گئے۔

اہل ہنود کے کتب مذہبی کا مطالعہ کرتے ہین۔ اور ہندو رانی کو اپنی ازدواج
مین داخل کیا ہے۔ اہل ہنود کے طریق معاشرت کو پسند کر کے اسی پر عملدرآمد کرتے ہین۔
اور ملک بنگال مین قومی تعصب فرو کرنے کے واسطے ہندو سپہ سالار اور منتظم مقرر
کیا ہے۔ دولت فیروزی و فتحمندی گویا اُنکی زوجیت مین داخل ہے۔ کبھی اُنسے مفارقت
پسند نہین کرتی۔ اُنھون نے دو مرتبہ ملک بنگال فتح کیا اور اس مرتبہ بھی ضرور
فتح کرینگے۔ اور فتح کر کے زمینداران مخالف کی سرکوبی کرینگے۔ لیکن اسوقت جو شخص
اُنکی خیر خواہی اور معاونت کریگا اُسکو افتخار قوم چھتری راجہ ٹوڈرمل ہرگز فراموش نکرینگے۔
وغیرہ وغیرہ مختلف طور پر اُمید و خوف دکھلا کر سیتش چندر نے اکثر زمینداروں کو اپنا
طرفدار کرلیا۔ اُن زمینداروں نے عہد کیا تھا کہ اب پٹھانون کی فوج کو سامان
رسد نہ دینگے۔ آخرکار پانچ سات روز مین پٹھانون کی فوج کو شکست ہو جائیگی۔
اسمین کچھ شک و شبہہ نہین ہے۔

راجہ نے سیتش چندر کو بڑی عزت و خدمت کے ساتھ رخصت کیا۔ اور اندرناتھ
کی طرف دیکھکر کہا "اندرناتھ! میرا کلام درست ہے یا نہین؟"
اندرناتھ مہاراج! مجھکو آج معلوم ہوا کہ آپ پیشین گوئی بھی کرسکتے ہین۔ لیکن۔

راجہ "لیکن کیا؟"
اندرناتھ "مین کسی کی مذمت کرنا ناپسند کرتا ہون - اِلّا ایک امر گذارش کرتا ہون معاف کیجیے - یعنی سیتش چندر کی ہر ایک بات کو آپ بالکل درست نہ تصور فرماوین"
راجہ "کیا تم مجھکو قانون سیاست سِکھلانا چاہتے ہو؟ کیا تم مجھ سے کچھ زیادہ جانتے ہو - کہ کِسکا اعتبار کرنا چاہیے اور کسکا نہ کرنا چاہیے؟"
اندرناتھ "مہاراج! آپ ناخوش ہون - ممکن ہے کہ سیتش چندر کے حالات جسقدر آپ کو معلوم ہین - مجھکو اُس سے زیادہ تر معلوم ہون"
راجہ "یہ بھی ممکن ہے کہ جسقدر تم جانتے ہو اُسی قدر مین بھی جانتا ہون - یہ بھی ممکن ہے کہ اِسوقت تمھارے دل مین شک و شبہ ہوا ہے مین اُسکو جانتا ہون"
اندرناتھ کو تعجب ہوا - خاموش ہو کر راجہ کی طرف دیکھنے لگے -
راجہ نے مسکرا کر کہا "اِسوقت تمھارے دل مین یہی خیال ہے کہ سیتش چندر راجہ سنگھ کی خونریزی کا ملزم ہے"
اندرناتھ کے بدن کا خون خشک ہو گیا - عرض کیا "مہاراج! معاف کیجیے - آپ تو روشن ضمیر اور غیب آگاہ ہین -"
راجہ نے باآواز بلند کہا "بھائی تمکو ایسا کہنا مناسب نہین ہے - غیب آگاہ تو صرف پرمیشر کی ذات باصفات ہو سکتی ہے - لیکن بادشاہ دہلی کا سپہ سالار بلا سمجھے بوجھے کسی کام مین مصروف نہین ہوتا - اِسی بات کو مین تم پر ظاہر کرنا چاہتا تھا"
اندرناتھ - خاموش ہو رہے - راجہ نے پھر کہا "مین تمسے کہتا ہون کہ مین صرف سیتش چندر کی بات کے اعتبار پر نہین ہون - جسطرح اُنکو بھیجا تھا اُسی طرح اور بھی دس شخصون کو روانہ کیا تھا - سب نے آ کر یہی کیفیت گوش گذار کی - اِسی وجہ سے اب شک و شبہ نہین ہے اور اِسی سبب سے سیتش چندر کی ڈولی دیکھکر پہلے ہی سے

کہدیا تھا کہ اُسکی مراد حاصل ہوگئی - اندرناتھ! مین پیشینگوئی نہین کرسکتا اور نہ غیب
آگاہ ہون - لیکن ہان انتظام ملک اور طریق جنگ آوری ہی کے انصرام مین میرے
موے سر سفید ہوئے ہین پرمیشر کے فضل و کرم سے اِن باتون مین کچھ واقفیت
حاصل ہوگئی ہے -"
اندرناتھ تھوڑی دیر خاموش رہے - پھر التماس کیا - مہاراج! میری خاص
التجا ایک اور ہے - کیا آپنے سمر سنگھ کی خونریزی کو معاف کردیا ہے؟
راجہ نے زور دیکر کہا "اگر کوئی شخص میرے لڑکے کو بھی ہلاک کرتا تو مین اُسکو معاف
کرسکتا تھا - لیکن راجہ سمر سنگھ کے قاتل کو ہرگز معاف نہین کرسکتا - یہ الزام قابل عفو نہین
ہے - سمر سنگھ! افسوس تمھارے مانند شجاع اور جری انسان مین نے اپنی زندگی مین نہین
دیکھا ہے - البتہ ایام طفولیت مین ایک شخص کو دیکھا تھا اُسکا جسم بھی سمر سنگھ کی طرح
تنومند تھا اور اُسکی قوت و شجاعت بھی سمر سنگھ کی طرح بے نظیر تھی - اور شوکت
و جلال مین بھی ایسا ہی لاثانی تھا - افسوس! تلک سنگھ راٹھور کو اب کسطرح دیکھ سکونگا؟
ٹوڈرمل یہ کہکر تھوڑی دیر خاموش ہوگئے "
اندرناتھ "کیا وہ بھی آپ کی مانند شاہ دہلی کی ماتحتی مین کسی صوبے کے انتظام پر مقرر تھے؟"
یہ سنکر ٹوڈرمل کا چہرہ برافروختہ ہوگیا - اُنھون نے باآہستگی کہا کہ تلک سنگھ
نے اکبر شاہ کی متابعت نہین اختیار کی - وہ بادشاہ کی مخالفت مین چتور گڈھ
کی حفاظت مین مارے گئے "

بعدہٗ خاموش ہوکر کچھ غور و فکر کرتے ہوئے ٹوڈرمل وہان سے چھاؤنی کی
طرف تشریف لے گئے - اور اندرناتھ گنگا کے کنارے پر چلے گئے اُسوقت رات کو
سیتش چندر بھی وہین گنگا کنارے پر ٹہل رہے تھے - آج راجہ نے اُنکی عزت
و توقیر کی تھی - بدینوجہ اُنکا دل خوشی سے نہایت باغ باغ تھا - اور دلفریب اُمید

اُنکے کان مین کہتی تھی۔ تنے ایک روز گناہ کے پاداش پانے کا خوف کیا تھا لیکن اُس گناہ کو ابتک کسی نے نہین جانا۔ وہ پاداش کہان ہے؟ بلکہ یوماً فیوماً تمھاری عزّت و توقیر مین افزونی ہوتی جاتی ہے۔ الغرض غروب آفتاب تک اسی طرح اُمید نے تسکین بخش گفتگو سے اُنکو مسرور الوقت کیا۔ لیکن قبل اسکے کہ آفتاب مشرق سے جلوہ نما ہو۔ اُنکو معلوم ہو گیا کہ امید صرف قیاسی سبز باغ دکھلانے والی ہے۔ محض مکّارہ و دروغگو ہے۔ نصف شب کو چاندنی مین سیتش چندر کو ایک شکل نظر آئی اور دیکھتے دیکھتے وہی شکل ہاتھ مین خنجر لیے دوڑتی ہوئی دکھلائی دی سیتش چندر نے غل و شور کر کے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن وہ خیال اُنکا رائیگان ہوا۔ وہ قاتل خونخوار خنجر خونریز لیے اُنکے قریب آہی گیا۔

اِسی اثنا مین ایک متصل درخت کے عقب سے ایک دلیر جوان نے آکر سیتش چندر کی حفاظت کی شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے آکر اُس قاتل کو ہلاک کیا۔ اُسوقت سیتش چندر صدہا شکریہ ادا کرتے ہوئے اُس شخص کو بغلگیری کو گئے۔ لیکن وہ مرد دلیر اپنے دونون ہاتھ سینہ پر رکھے ہوئے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ گیا۔

سیتش چندر نے متعجّب ہو کر کہا۔ آپنے میرے اوپر اسقدر احسان کیا ہے تو اب باعث نفرت کا کیا ہے؟"

جوان نے جواب دیا " مین تمھاری خیر خواہی کے واسطے نہین آیا تھا۔ قزّاق اور چور کا مارنا ہمارا کام ہے۔ اسی فرض کے ادا کرنے کو آیا تھا۔ وہ چور مارا گیا۔ اب مین جاتا ہون"

سیتش چندر نے اور بھی متعجب ہو کر کہا۔ آپ کون شخص ہین؟ آپ کا نام

چاہے جو کچھ منشا ہو مگر آپ نے ہماری جان بخشی فرمائی ۔،،
مرد سپاہی نے جواب دیا ’’ مین راجہ سمر سنگھ کی بیوہ اور اُنکی یتیم لڑکی کا بھی خواہ ہون ۔ قزاق کے ہاتھ سے تمکو مین نے اِس غرض سے بچایا کہ بعد تحقیقات مناسب تمھاری گردن زنی کا حکم ہووے ۔ میرے صرف یہی غرض ہے ‘‘
یہ کہکر اندر ناتھ فوراً وہان سے چلدیے ۔
یہ سُنتے ہی ستیش چندر کے اوپر ایک بجلی سی گری یکبارگی بدحواس ہو گئے ۔ چارون طرف سوائے تاریکی کے کچھ نظر نہین آتا تھا کثرت خوف سے ایکبار آسمان کی طرف نظر کی ۔
وہ چور جو زخمی پڑا تھا کہنے لگا ’’ ستیش چندر آپ تمھاری قضا بہت نزدیک ہے ‘‘
ستیش چندر نے کہا ۔ اے ملعون بدکار ۔ پرمیشر نے مجھکو بچالیا ۔ زخم ہلکا ہلکا خون کم جاری ہے ،، ۔
چور نے کہا اِس خفیف زخم سے تمھاری ہلاکت ہوگی ۔ کیونکہ میرا خنجر زہر سے بجھا تھا ۔ جناب کیا آپ مجھکو نہین پہچانتے ؟ ‘‘
ستیش چندر نے اپنے قدیم ملازم کو پہچانا ۔ اور کہا کہ اے بدذات کیا تو نے ایسی ہی وفاداری اور آقا کی خدمت گذاری سیکھی تھی ؟ ۔
خدمتگار نے آہستہ سے جواب دیا ’’ بدکار شکونی ،،
ستیش چندر غصہ سے بیتاب ہو کر کہنے لگے ’’ مین بھی خیال کرتا تھا کہ اُسی بدذات کا یہ کام ہے ۔ اُس سے زیادہ روے زمین پر کوئی گناہگار نہین ہے ۔ بلکہ دوزخ مین بھی نہوگا لیکن تو تو ہمارا قدیم ملازم ہے ۔ تو نے کیون خونریزی پر کمر باندھی ؟ ،،
ملازم نے اور بھی کمزور آواز سے جواب دیا ’’ شش شش ۔ شکونی نے مجھے بہت طمع دی تھی ۔ طمع سے انسان کی عقل پر پردہ پڑجاتا ہے ۔ طمع مین اگر مین اِس گناہ کا مرتکب ہوا

اور خود بھی ہلاک ہوا۔ خداوند میرا قصور معاف کیجیے گا۔"

اور کچھ کلام اُسکی زبان سے نہین نکلا۔ روح قالب سے پرواز کرگئی۔ دونون لب جنبش کرتے ہوئے ساکن ہوگئے۔ آنکھین پتھراگئین چاندنی رات مین وہ شکل مہیب معلوم ہونے لگی۔ خصوصاً ستیش چندر کا دل تو ویسے ہی خوف سے ترسان ولرزان ہورہا تھا۔ وہ حالت اُسنے نہین دیکھی گئی۔ نعش کی طرف نظر کرکے کہا۔

"خدمتگار تجھسے بھی زیادہ عقلمند انسان طمع مین مبتلا ہوکر خارج العقل ہوگئے ہین۔ تجھسے بھی بڑھکر لوگ سخت گناہ کے مرتکب ہوئے ہین۔ میری طرح جان دیدینے مین بھی دریغ نہین کیا۔ پرمیشر تیری مغفرت کرے۔ میرے افعال عصیان مآل قابل مغفرت نہین ہین"

صبح ہوتے ہی راجہ ٹوڈرمل کے پاس خبر آئی۔ کہ ستیش چندر بستر مرگ پر پڑے ہین۔ راجہ فوراً دیوان جی کے مکان پر گئے۔ اندر ناتھ بھی ہمراہ تھے۔ جاکر دیکھا کہ ستیش چندر چارپائی پر پڑے ہین۔ چارون طرف معالج اور جرّاح بیٹھے ہین۔ لیکن زہر اِسطرح بدن مین سرایت کرگیا تھا کہ کوئی امید زندگانی کی نہ تھی۔ راجہ نے اِس حیرت انگیز واقعہ کا باعث دریافت کیا۔ ملازمانِ مقرب نے مفصل عرض کیا۔

ستیش چندر نے نہایت آہستگی سے کہا "مہاراج! مین گناہگار ہون مجھکو معاف کیجیے۔ اُسکی کمزور آواز سُنکر راجہ نے جواب دیا۔ سنگھ کے قاتل کی معافی کے واسطے ہرگز میری خواہش نہ تھی۔ لیکن پرمیشر کی یہی مرضی تھی۔ خیر اَب مین تمکو معاف کرتا ہون۔ اَب تمھاری زندگی کے چند انفاس باقی ہین۔ پرمیشر کا نام لو۔ اُسکی ذات مخزن رحم وکرم ہے۔ آخری وقت بھی جو کوئی اُسکا نام لیتا ہے وہ تمام عمر کی معصیت اور گناہگاری سے نجات پاتا ہے۔"

ستیتش چندر نے خالق دو جہان دارائے زمین و آسمان کو یاد کیا۔ اسکی دونوں آنکھوں سے اشک حسرت جاری ہو گئے۔ سب لوگ دم بخود کھڑے تھے۔ کچھ دیر بعد ستیتش چندر نے راجہ کی طرف دیکھ کر کہا۔ مہاراج! کیا انکو سمر سنگھ کی وفات کی مفصل کیفیت معلوم ہے؟

راجہ نے کہا۔ "ہان معلوم ہے"

ستیتش چندر کو حیرت ہوئی۔ پھر خاموش ہو گئے۔ کچھ دیر بعد پھر کہا۔ مہاراج مجھکو اور کچھ عرض کرنا ہے۔ مین گناہگار تو ہون لیکن ابتدائے عمر سے میرے خیالات ایسے نہ تھے۔ عالم شباب مین میری زندگی گناہ آلود نہ تھی۔ اسوقت میرے خیالات پاکیزہ تھے۔ خواہشات اعلیٰ دل مین جاگزین تھیں۔ ہمت نیک کامون مین مصروف رہتا تھا۔ لیکن طمع مین گرفتار ہوکر سب کھو بیٹھا۔ زندگی گناہ آلود ہو گئی۔ اور اسی وجہ سے آج جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔"

ستیتش چندر کی آواز بتدریج کمزور ہوتی جاتی تھی۔ کچھ دیر بعد زبان بند ہو گئی۔ راجہ نے براہ ترحم چند قطرہ دودھ کے منھ مین ڈال دیے ستیتش چندر کی حلق مین خشکی آگئی تھی۔ پھر کسی قدر رطوبت آگئی۔ اور کہا۔ مین تو گناہگار رہی ہون۔ لیکن وہ مجھسے زیادہ تبہ کار ہے۔ مہاراج! فی الحقیقت میرے ملازم شکونی نے سمر سنگھ کو قتل کرایا اور وہی آج میری ہلاکت کا بھی باعث ہوا ہے" پھر حلق مین خشکی آگئی۔ راجہ ٹوڈرمل کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہو گیا۔ لیکن اُنھون نے غصہ کو ضبط کر کے آہستگی سے کہا کچھ غم نہین پرمیشر بدکار عصیان شعار کو سزائے مناسب دیگا۔"

پھر کچھ عرصہ تک سب خاموش ہوئے۔ ستیتش چندر کا آخری وقت نزدیک آگیا تھا۔ کچھ دیر بعد بہت کمزور اور عاجزانہ آواز سے کہنے لگے۔ میری لڑکی۔ لخت جگر۔ نیک خصال"

پھر زبان بند ہوگئی۔ راجہ نے پھر دودھ کے چند قطرے مُنھ مین چھوڑ دیئے۔ کچھ دیر بعد سیتش چندر کہنے لگے۔ بدقسمت لڑکی تیرے باپ مان نہین ہے!!

اِسی اثناء مین ایک متصل کوٹھری سے کسی عورت کی گریۂ وزاری کی آواز دلگداز سُنائی دی۔ اُسکو سُنکر سیتش چندر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ اُسی وقت بملا دوڑکر باپ کے پاس آئی۔ ہرچند کہ مکان مین آدمیون کا ہجوم تھا۔ لیکن ایسے وقت مین کون عورت پردہ ولحاظ کرتی ہے؟ اندرناتھ کو یہ نہین معلوم تھا کہ اُسکی قدیم شناسا بھکارن سیتش چندر ہی کی لڑکی ہے۔ آج بملا کو دیکھکر سخت متحیّر ہوئے۔ سیتش چندر نے لڑکی کو دیکھکر کہا۔ میری عزیزہ تمکو پرمیشر۔ پھر آگے زبان بند ہوگئی۔

بملا نے والد کے گلے مین چمٹ کر اُسکے قدم چُومے۔ یہ معلوم ہوا کہ اُسکے گلے مین چمٹ جانے سے اُسکی اذئیت جان کنی کم ہوگئی۔ چہرہ پر استقلال اور تسکین نمودار ہوئی۔ اور دونون آنکھین ہمیشہ کے لیے بند ہوگئین۔

بملا بار بار اُس مُردہ جسم کو گلے مین لگاکر زار زار روتی تھی آج اُسکی آنکھون کی روشنی جاتی رہی۔ ہر چہار سمت مین ظلمت چھاگئی۔ کلیجہ پھٹنے لگا۔ اور معمورۂ دنیا اُسکے نزدیک ویرانہ وحشت ناک دِکھلائی دینے لگا۔

یہ کیفیت دردآمیز اور حادثۂ عبرت خیز دیکھکر راجہ نے اپنی آنکھین بند کرلین۔ اور مکان سے باہر چلے گئے۔ اندرناتھ تلوار پر تکیہ کرکے عورتون کیطرح زار زار رونے لگے۔

تواریخ مین مرقوم ہے کہ بنگالی زمیندارون نے ٹوڈرمل سے میل کرکے پٹھانونکو رسد دینا موقوف کردیا تھا۔ بدینوجہ اور نیز دیگر وجوہات سے مخالفین کی سپاہ آخرکار محاصرہ مونگیر سے دست بردار ہوکر متفرق وپریشان ہوگئی۔ اُنکے سپہ سالارون مین سے عرب بہادر نامے ایک شخص پٹنہ پر قبضہ کرنے کی نیت سے وہان پر جا پہونچا۔ لیکن راجہ ٹوڈرمل نے اُسکے ارادہ سے مطلع ہوکر پیشتر ہی سے پٹنہ کی حفاظت کے

واسطے فوج کثیر بھیجدی تھی - آخر کار اُسکی مراد نہ حاصل ہوئی معصومی کابلی نام ایک بہادر افغان نے ملک بہار پر حملہ کیا - لیکن راجہ ٹوڈر مل نے بذات خود صادق خان کو ساتھ لیکر اور وہان جاکر اُسکو شکست دی -

معصومی نے مغلون کی اطاعت قبول نہین کی - اور ملک اُڑیسہ کے راجہ کی پناہ مین چلا گیا - راجہ ٹوڈر مل نے کچھ روز بعد بادشاہ دہلی کے پاس عرضداشت بھیجی - کہ تمام صوبہ بہار مفتوح ہوگیا ہی - اندرناتھ ان سب لڑائیون مین راجہ کی رفاقت مین نہ تھے - سرلا کی نسبت جو خبر اُنکو معلوم ہوئی تھی - اِسوجہ سے وہان جانے مین توقف نکر سکے جس روز مونگیر مین غنیم کی فوج پریشان ہوکر مفرور ہوئی - اُسی روز اُنھون نے راجہ ٹوڈر مل کی خدمت مین جاکر رخصت کی درخواست کی - راجہ کو کچھ شبہہ ہوا - فرمایا "اندرناتھ یہ کیون؟ کیا ماجرا ہے؟ -"

اندرناتھ "مہاراج! آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ بعد اختتام جنگ میرے مسکن موروثی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشین گے"

راجہ "مین نے جو وعدہ کیا ہے - اُسکو ضرور ایفا کرونگا - لیکن تم اِسقدر جلدی کیون کرتے ہو؟ -

اندرناتھ "مہاراج اگر اجازت ہو تو مین پیشتر روانہ ہون؟ -

راجہ "ہنوز جنگ کا اختتام نہین ہوا ہے - میری خواہش تھی کہ تمکو ساتھ لیکر تمھارے مکان پر چلتا - لیکن اگر تمکو ضرورت ہے تو تم پیشتر جا سکتے ہو"

اندرناتھ "میری ایک اور بھی درخواست ہے"

راجہ "کہو تمھارے واسطے کسی بات کا انکار نہین ہی"

اندرناتھ "آپ شگون کی گرفتاری کے واسطے چتر نیشتت قلعہ کو کس لشکر کو روانہ فرمایا چاہتے ہین - اجازت ہو تو مین ہی اس کام کو سرانجام کرون"

راجہ "کیون کیا تم دوسرے شخص کا اعتبار نہین کرتے؟"
اندرناتھ "نہین مہاراج - یہ بات نہین ہی اسکی وجہ کچھ اور بھی ہی - یہ کہکر اندرناتھ نے شرم سے سر نیچے کرلیا"

راجہ "مین تو تمسے کوئی بات پوشیدہ نہین رکھتا - تم کیون چھپاتے ہو؟"
اندرناتھ - اور بھی شرما گئے - اور عرض کیا "جب مین مونگیر کو آیا تھا - پورنماشی کے ایک دوست سے جدا ہوکر آیا تھا - اور یہ وعدہ کیا تھا کہ آج کی ساتوین پورنماشی کو آکر پھر ملاقات کرونگا وہ تاریخ قریب آگئی - اسیوجہ سے مین یہ درخواست کرتا ہون"
راجہ "کس شخص سے وعدہ کیا ہے - جو ایسے بیتاب ہورہے ہو؟
اندرناتھ - اور بھی شرمندہ ہوئے اور سر جھکا لیا -
راجہ نے مسکرا کر کہا - خیر جاؤ - لیکن مین اکبر بادشاہ کو لکھ بھیجونگا کہ ہمارا ایک بیناسپہ سالار باغی ہوگیا ہی - بادشاہ دہلی کے کام چھوڑکر اپنی ملکۂ دل کے کام مین مشغول ہوا ہے -"

اندرناتھ نے اجازت پاتے ہی اُسی روز مونگیر سے کوچ کیا - اور اُسی قدیم ملاقاتی ملاح کی کشتی پر سوار ہوکر روانہ ہوئے - اندرناتھ کی اجازت سے وہ بیکس بیدنہ فگار بملا بھی ایک دوسری کشتی پر سوار ہوکر اُنکے ساتھ چتربنستت قلعہ کیطرف روانہ ہوئی -
افسوس! اب وہ بملا نہین ہی - اُسکے جسم کا خون خشک ہوگیا تھا - رنگت زرد ہوگئی - آنکھین عمق مین دھنس گئین تھین - تاہم آنکھون کی پتلیان بے نظیر پاکیزگی کے ساتھ "دہک دہک" روشن ہورہین تھین -
اُسکی آواز تنفس سُنکر اندرناتھ متحیر ہو گئے - جسطرح مقام مرگھٹ سے مسموم اور خوفناک مایوسانہ ہوا آتی ہی اُسی طرح اُسکی حالت تنفس ہو رہی تھی -
بملا - کی تمامی امیدین اور تمنائے دلی جلکر خاکستر ہوگئی تھین - اندرناتھ کی طرف

اُسکو جو کچھ محبت تھی وہ بھی اُسی آتش غم و الم مین سوختہ ہوگئی - غرضکہ جملہ خیالات دلی مثل نقش سوختہ کے ہوگئے تھے -

اِس جہانِ فانی مین کتنے بدنصیبون کی راحت اور زندگی کے جملہ سامان ایک ایک کرکے لقمۂ نہنگ فنا ہوگئے ہین - اور کتنے سیہ بختون کا دل آتش مایوسی سے جلکر خاک سیاہ ہوجاتا ہی یہ قدرتی اور فطرتی کارروائیان کون بتلا سکتا ہی؟ -

دنیا کی حالت کو ثبات و قرار نہین ہی - جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ریاض عالم مین جلوہ گر ہے عجیب نیرنگ بے ثباتی +
ہوا سے ہلتے نہین ہین پتے درخت ہاتھون کو مل رہے ہین

داستان اکتیسوین

ساتوین پورنماشی

عجب طرح کی شب تھی ہیہات وہ
قیامت کا دن تھا نہ تھی رات وہ

فلک پر اُدھر ظلمتِ ابر تھی
اِدھر وہ صنم زار و بے صبر تھی

اُدھر برق سے آسمان تھا فگار
طپش دل سے تھی جان بلب یان نگار

اُدھر ابر گریان بروے زمین
اِدھر اشک سے تر تھی وہ نازنین

نہ وہ ماہ آیا گئے ہفت ماہ
ہوا ہجر سے حال اُسکا تباہ

اگر آج بھی وعدہ ٹل جاے گا
تو دل چیر پہلو نکل جاے گا

آج پورنماشی تو ہی - لیکن آسمان کی طرف دیکھکر کون کہہ سکتا ہی کہ آج پورنماشی ہی؟ کالے کالے - بادل آسمان پر چھائے ہین تمام اطرافِ عالم مین ظلمت محیط ہورہی ہی - گاہ گاہے برق کی طپش سے کچھ روشنی نظر آتی ہی - اور پھر بدستور تاریکی چھاجاتی ہے - علے ہذا امید کی ناپایدار روشنی غائب ہوجانے پر بدقسمتون کے

تخت مین اس سے زیادہ یہ دنیاے دون سخت تیرہ و تار نظر آتی ہے۔ بجلی چمکنے کے بعد بھی اطراف دنیا مین ایساہی اندھیرا ہو جاتا ہے۔ موسلا دھار بارش ہونے کے سبب سے بستی اور میدان راہ اور ساحل وغیرہ سب عالم آب نظر آتے تھے۔ بارش بتدریج زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ اور ہوا بھی رہ رہ کر سناٹے سے چل رہی تھی۔ دریا مین اکثر کشتیون کی رسیان ٹوٹ گئین تھین۔ اور وہ قریب الغرق تھین۔ بعض کشتیان گرداب مین پڑکر چکر کھا رہی تھین۔ درختون کی شاخین مکانون کے چھپر ہوا کی شدت سے مثل پتنگ کے اڑتے تھے۔ ہوا کی ہولناک آواز اور مہیب بادلون کی طرح قیامت کی گرج سنکر کرۂ زمین لرزتا تھا حشرات الارض اور چرند پرند وغیرہ تمام حیوانات دم بخود بےحس و حرکت ہو رہے تھے۔

ایسی ہوا اور پانی کے طوفان مین سرلا چتر نیشت قلعہ کے ایک وحشتناک باغ کے ایک تاریک جھوپڑہ مین تنہا بیٹھی تھی۔ کیون؟ کیا اسکو خوف نہین معلوم ہوتا تھا؟۔

ایسی مہیب تاریکی اور بادلون کے شور سے اسکو کچھ بھی اندیشہ نہین ہوتا تھا؟ نہین آج اسکو مطلق خوف نہین ہے۔ اور کسی سے اندیشہ بھی نہین ہے۔ عیش و زندگانی کی ساری امیدون کا قصہ تمام تھا اور جب کامل مایوسی ہو جاتی ہے تو خوف و خطر بھی باقی نہین رہتا۔ آسمان مین جس بجلی کی چمک دیکھکر آنکھ جھپک جاتی ہے سرلا کشادہ چشم اسطرف برابر دیکھ رہی تھی۔ اور بادلون کی ہولناک آواز کو بھی اسی طرح استقلال خاطر سے سن رہی تھی۔ آج اس نازک طبع لڑکی کا دل سنگ خارا سے بھی زیادہ سنگین ہو گیا تھا۔ پھر خوف کیسا؟ کیونکہ اب اسکو اپنی زندگانی مین کسی امر کی تمنا اور کسی قسم کی امید تو تھی ہی نہین۔ آج ساتوین پورنماشی ہے۔ اندرناتھ ابھی تک نہین آئے سرلا کی زندگی کی میعاد کا بھی آج خاتمہ ہے زمانۂ طفولیت کی باتین یاد ہو آئین۔

راجہ سمر سنگہ کی اکلوتی لڑکی اسی وسیع قلعہ کے باغ مین پھرا کرتی تھی۔ والد کے آغوش
مین چڑھ کر درختون سے پھول توڑتی تھی۔ والدہ کی گود مین سوار ہوکر ایک روز ایک
تیتری کے پکڑنے کو جھکی۔ لیکن وہ تیتری پروانہ کر گئی۔ اور لڑکی رونے لگی۔
اُسوقت اُس نادان کو یہ تمیز نہ تھی کہ اس زندگانی چندروزہ کی امیدین بھی اسی تیتری
کیطرح ایک ایک کرکے پرواز کر جائین گی۔

اسکے بعد چھ سال دور و دریور مین گذرے۔ اُس چھوٹے سے موضع کے ایک حقیر
جھونپڑہ مین چھ برس قیام کیا۔ لیکن کیا انسان کو صرف مال و زر سے راحت حاصل
ہوسکتی ہے؟ اور افلاس اور بے زری سے غم ہوتا ہے؟ ہرگز نہین۔ سیلا کو وہ
چھ سال کا زمانہ نہایت خوشی اور خرمی مین گذرا تھا۔ پران پیاری املا! کیا پھر تیرا
دیدار نصیب ہو سکتا ہے؟ صبح ہوتے ہی اُسکے ساتھ دریا پر پانی بھرنے کو جایا کرتی تھی
شام کے وقت ایک ساتھ بیٹھکر مختلف اقسام کی حکایات و شکایات کہتی تھی۔
خوشی کی حالت مین املا کی رفاقت مین وہ خوشی دوچند معلوم ہوتی تھی۔ اور ہنگام غم و الم
مین اُسکی شیرین گفتار سے تسکین اور تشفی حاصل ہوتی تھی۔ آج وہ املا کہان ہے؟
وہ سونے کی چڑیا کہان پرواز کر گئی؟ اور اندرناتھ! جسکی تشویش اور خیال مین چھ مہینہ
سے جگر فگار ہو رہا ہے۔ جسکی امید وصال مین سیلا ابتک بقید حیات ہے۔ وہ پیارا
اندرناتھ کہان ہے؟ لڑکپن مین جسکے آغوش مین بیٹھکر دریاے اچھامتی کے کنارے پر سیلا
طرح طرح کی باتین سنا کرتی تھی۔ اور بحالت سماعت سخن اُسکے چہرہ کی طرف
نظر کرنے لگتی تھی۔ آغاز شباب مین جسکے خوبرو دہن کی باتین ہمیشہ مرغوب دلپسند
ہوتی تھین۔ اور پسند کرتے کرتے پھر اُسی رُخ غیرت قمر کو دیکھکر اپنے جگر سوزان کی تسکین
کرتی تھی۔ افسوس! وہ اندرناتھ کہان ہے؟ "دور پور کی دو کوٹھی" کے متصل
اُس چاندنی رات مین رخصت ہونے لگے۔ اُسی روز سے جنکی تشویش شب و روز

سرلا کے گوشۂ دل مین سماگئی تھی وہ اندرناتھ آج کہان ہی؟ ہائے! کیا وہ بھی اُسی تیتری کی طرح پرواز کر گئی ہی؟ - اور اِس دار ناپایدار کے خلا مین سیر و سفر کرتے ہین؟ سرلا اسی طرح غور و خیال کرتے کرتے حواس باختہ ہوگئی - سر مین چکر آگیا - لیکن آنکھون سے ایک قطرۂ اشک نہین نکلتا تھا - آج اُسکے دل پر جو صدمۂ وحشت ہو رہا تھا اُسکو کون شخص قیاس کر سکتا ہی؟ -

جب تک زندگی مین ایک شمہ تمنا بھی باقی رہتی ہی - تب تک وہ زندگی قابل برداشت ہوتی ہی - لیکن سرلا کی تمام آرزوئین ایک ایک کرکے سوخت ہو گئی تھین - اطراف جہان مین بالکل سنسان نظر آنے لگا - سچ ہی - ؎

یارب کبھی جنون پہ کسی کا نہ آئے دل	اور آئے تو نہ ہجر کے صدمے اُٹھائے دل

سرلا کو روے زمین ایک ظلم تاریک دکھلائی دینے لگا - محفل تماشا کے تمامی چراغ ایک ایک کرکے گُل ہو گئے - سرلا نے بھی غمکدۂ دنیا سے آہستہ آہستہ کوچ کرنے کا عزم کیا -

آج تو پران پیارے کی آمد کا روز ہی - لیکن وہ ابھی تک آئے نہین اِسکی کیا وجہ ہی؟ کیا اُنھون نے اِس بدقسمت کو فراموش کر دیا؟ اے چرخ ستمگار تیرے دل کی بات کو کون جان سکتا ہے؟ اب جو تیری مرضی ہو وہ کر - اندرناتھ! مین تو رخصت ہوتی ہون تمنے اگرچہ مجھکو فراموش کر دیا - لیکن مین تمکو ہرگز نہین بھول سکتی ہون - دم واپسین پر بھی تمھارا ہی نام لیکر قالب تہی کرونگی - تمھارا ہی خیال کرتے کرتے میری روح پرواز کریگی - تمھارے ہی دلفریب سرو قد کے دھیان مین دنیا سے سدھارونگی - اور اگر تمکو پرمیشر سلامت رکھے تو ایکبار اِس بدبخت کو جو تمھارے ہی واسطے اِس جہان سے کنارہ کش ہوتی ہے - ضرور یاد کرنا - جس بھکارن نے حالت غم و افلاس و مصیبت مین ایک لحظہ کے واسطے تمھارا نام فراموش نہین کیا -

ایکبار اُنکو ضرور یاد کرنا - اِسکے سوا میری اور کوئی التجا نہین ہی - پرمیشر تمکو دنیا مین دولت و کامرانی اور جاہ و حشمت دے اور "رنجیین" کے مانند محبوبۂ مونس عطا کرے - لیکن اندرناتھ! سرلا کی طرح کوئی آشفتہ اور دل باختہ تمھارے اوپر محبت نہ کریگا -

"اے سرمایۂ دل دردمند او اے لعل بے بہاے خاطر مستمند! اے نسیم زندگانی! و اے سیارۂ جہان کامرانی! پرمیشر تمکو ہمیشہ کامیاب اور دل شاد رکھے - یہی میری دعا ہے -"

سرلا کا دل چاک ہونے لگا - اور آنکھون سے دریاے اشک خونی روان ہوئے - اُسوقت موسلا دھار بارش ہو رہی تھی -

اِسی اثنا مین سرلا کو ایک جھنکار کی آواز آئی - اُسنے مکان سے نکلکر چارو نطرف دیکھا - لیکن اُس ظلمت اور تاریکی مین کچھ نظر نہین آتا تھا - اگر اور کسی روز ایسا اتفاق ہوتا تو سرلا خوف زدہ ہو جاتی - لیکن آج تو اُسکا دل خوف و خطر سے خالی تھا - بر قسمت عورت کے لیے اور کیا ہو سکتا ہے؟ جو کچھ شدنی ہو وہ ہو - اِس عرصہ مین بجلی جو چمکی - تو سرلا روشنی مین کیا دیکھتی ہے؟ -

بران پیارے اندرناتھ! دونون کی آنکھین چار ہوئین اور ایک دوسرے سے ہمدوش اور ہم آغوش ہوئے - دیر تک دونون خاموش رہے - اُسوقت اُنکے دل مین جو خیالات پیدا ہوئے تھے - ہم اُنکی تصریح نہین کر سکتے - اگر کسی کو قدرت ہو قیاس کر لے - اُسوقت اُنکو عالم علوی و سفلی کا کچھ بھی خیال نہ تھا بارش کی کثرت ہوا کا زور و شور بادلون کی گرج کچھ بھی محسوس نہین ہوتی تھی - اور ظرف زمان اور ظرف مکان کا بھی کچھ خیال اُسوقت مین نہین تھا - صرف لطف وصال یکدیگر کے ماسوا کوئی دنیوی بات اُنکے وہم و خیال مین نہین تھی - اندرناتھ بار بار سرلا کے رخسارۂ اشک آلود کو بوسہ دیتے تھے - اور اُسکی پیشانی اور لبون کو چومتے تھے - سرلا از خود رفتہ ہو کر اندرناتھ کے

دوش پر مثل سبز بیل کے شجر پر آویختہ ہو رہی تھی - اُسکے سرورِ قلبی کا بیان کرنا ناممکن ہے
اِس دارالمحن مین ایسی سُکھ کی گھڑی نہایت مشکل سے کسی کو میسر ہوتی ہو - اگر
ایکبار بھی اِسطرح کی راحتِ دل نصیب ہو جاوے تو اُس سے زیادہ خوش قسمت دوسرا
نہین ہے - کیا ایسی خوشی اور شادمانی بار بار کسی کو نصیب ہو سکتی ہو؟ -

کچھ دیر بعد اندرناتھ کہنے لگے "سرلا مین تیرے لیے نہایت تشویش کیا
کرتا تھا" سرلا کچھ جواب نہ دیسکی - آنکھون مین آنسو بھر آئے - اُن اشک آلودہ آنکھون
کو بوسہ دیکر اندرناتھ نے پھر کہا "سرلا تجھکو کبھی میرا خیال ہوتا تھا یا نہین؟" سرلا
اِسکا جواب کیا دیسکتی تھی؟ - دل مین کہا دھیان ہوتا تھا یا نہین اِسکو تو پرمیشر
ہی جانتا ہو - ظاہرا کچھ نہین کہہ سکتی تھی - پھر بحرِ اشک رخسارون پر روان ہوا - زیادہ
گفت و شنید کرنے کا موقع نہ تھا - اُن دونون عاشق و معشوق کے دلی خیالات صرف
اُنکی اشک افشانی سے عیان تھے - پھر کچھ دیر بعد دونون خاموش رہے -
اندرناتھ نے پھر کہا "سرلا تمھاری مفارقت مین چھ مہینے جسطرح گذرے ہین - اُنکا
خیال کرنے سے جگر شق ہوتا ہے - ہنگام رزم و بزم و خواب و بیداری وغیرہ ہمیشہ تیری
ہی پاکیزہ صورت چشمانِ خیال کے روبرو پھرا ہی نظر آتی تھی"

سرلا نے جواب دیا "اندرناتھ"
پھر خود بخود آواز رُک گئی - چھ مہینے کے بعد اُسنے اندرناتھ سے اول اول یہی
لفظ کہا - ایک لفظ کہتے ہی آواز مسدود ہو گئی! اُسکے دل سے بات اُبھرتی تھی ہونٹھ
کانپتے تھے - اِلّا ظاہر مین آواز نہین نکلتی تھی - شرم سے سر جھکا لیا -

وہ شیرین تکلم جو زمانہ سابق سے اُنکے پردہ گوش مین سما رہا تھا سُنکر اندرناتھ کا
دل دردمند ہو گیا - چھ ماہ کے بعد لفظ "اندرناتھ" سرلا کی زبان سے سُنکر نہایت
جوش مسرت سے اندرناتھ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - آہستگی سے اُسکا سر

اُٹھاکر خاطرخواہ برمہ دینے لگے۔

اِس شبِ وصل راحت بخش مین دونون مین سے کوئی بھی نہین سویا تمام رات اِس کوٹھری مین بیٹھے ہوئے دونون طالب و مطلوب گفتگو کرتے رہے سرلا اپنے غم والم کی مختلف داستان بیان کرتی تھی اپنی اُمید کی شکستگی آرزو کی مایوسی تشویش کا غم یہی سب باتین کرتی تھی وہ "رام کہانی" کیا ختم ہوسکتی؟ دنیا مین جب کسی کو کوئی شخص اپنا محبوب اور مونس قلبی سمجھتا ہے اسکے روبرو جب دروازۂ دل کشادہ ہوجاتا ہے اور دلی خیالات کا بیان آغاز ہوجاتا ہے پھر کیا اُن باتون کا خاتمہ ہوتا ہے؟-

اندرناتھ بھی اِس داستان غیر محدود کو سُننے لگے۔ سرلا کے اُس بھولے بھولے رُخ کو دیکھنے لگے۔ بار بار نظر کرتے تھے لیکن تسکین نہین ہوتی تھی۔

علی الصباح اندرناتھ نے اپنی کشتی پر سے کئی سپاہیون کو طلب کرلیا اور حسب الحکم راجہ ٹوڈرمل شکون کو قید کرکے اچھاپور کی طرف روانہ ہوئے۔ مہاشوتیا۔ سرلا اور بملا یہ سب دوسری کشتی پہ سوار ہوکر چلین۔ سب لوگ سرِشام اچھاپور پہونچ گئے۔

اندرناتھ نے اپنے والد ناگیندرناتھ کی قدمبوسی حاصل کی اور اونکی تشویش کو دفع کیا +

	داستان تیسوین	
	ملاقات دوبارہ	

بشر کے دن جب آتے ہین ہمایون	خوشی ہوتی ہے اُسکو روز افزون
گذر جاتے ہین کلفت کے دن اور رات	عزیزو اقربا سے ہو ملاقات

تبت روز بعد باہم ملاقات ہونے سے دونون کو بے پایان خوشی ہوئی۔

اُسکا بیان نہین ہو سکتا۔
ناگیندر ناتھ نے بہت روز کے بعد اپنے لڑکے کو پاکر نہایت خوشی اور خرمی حاصل کی۔ بار بار بغلگیر ہوتے تھے۔ اور ہزارون دعائین دیتے تھے۔
چندر سیکھر بھی بن آسرم سے اپنی لڑکی کو لیکر اچاپور چلے آئے۔
املا بھی اپنے سن رسیدہ خاوند کو لیکر وہین آپہونچی۔
راجہ ٹوڈر مل کی آمد کی خوشخبری سُنکر سب لوگ ہر طرف سے آکر مجتمع ہوئے۔ سب کو ظاہر ہوگیا کہ اندر ناتھ ناگیندر ناتھ زمیندار کے لڑکے ہین۔
سرلا نے ایک روز خلوت مین اندر ناتھ سے کہا "مین تمکو مفلس برہمن سمجھکر تم سے محبت کرتی تھی۔ اگر زمیندار زادہ جانتی تو خوف سے بات بھی نہ کر سکتی"۔
اندر ناتھ نے ہنسکر جواب دیا "تمکو ایمان کی قسم اب اِس وجہ سے کہین قدیم محبت کو ترک نہ کر دینا"۔
سرلا نے کہا "کسطرح ترک کر سکتی ہون؟" اور فوراً شرماکر وہان چلی گئی۔
املا اور بھی شرمندہ ہوئی۔ کیونکہ رد در پے مین اندر ناتھ کو مفلوک برہمن سمجھکر مختلف اقسام کی ہنسی دل لگی کرتی تھی اب اُنکو زمیندار زادہ سمجھکر گفتگو نہین کر سکتی تھی۔ لیکن اندر ناتھ اِن باتون کا خیال کب کرتے تھے۔
ایک روز علی الصباح دفعۃً نوین داس مکان مین چلے گئے۔
املا نے اُنکو دیکھ کر ڈیڑھ ہاتھ کا نقاب چہرہ پر ڈال لیا۔
اندر ناتھ نے ہنسکر کہا۔ کیون نہو یہی قدیمی محبت کے آثار ہین۔
املا شرمندہ تو ہوئی۔ لیکن مضحکہ کرنے سے باز نہ رہی۔ گھونگھٹ کے اندر سے بولی "آپ غیر شخصون کے مکان مین گھُس کر اسطرح عورتونسے ہنسی دل لگی کرتے ہین خیر اب مین املا سے کہونگی"۔

اندرناتھ نے کہا "املا تم مجھکو غیر شخص سمجھتی ہو۔ مین تمکو غیر نہین سمجھتا"
یہ سنکر املا کو کچھ غیرت معلوم ہوئی۔ گھونگھٹ اولٹ کر کہنے لگی وہ اندر
سُرنیدرناتھ معاف کرو۔ اُب مین تمسے شرم نہ کرونگی" اور اُسوقت سے
اُسکی شرم چھوٹ گئی۔

مہاشوتیا کو راجہ سمرسنگہ کی بیوہ دریافت ہونے سے لوگون کو سخت تعجب ہوا۔
اُب وہ مفلس مہاشوتیا نہین تھی۔ راجہ ٹوڈرمل کے حکم کے مطابق سمرسنگھ کی وسیع
ریاست اُس بیوہ کو عطا ہوئی۔ الغرض مہاشوتیا کو سرنیدرناتھ سے اپنی لڑکی کی
شادی کردینے مین اِنکار نہ تھا۔

ایک روز املا نے آکر سرلا سے کہا وہ سکھی اُب تو تو بڑی امیر ہوگئی اُب مجھکو فراموش کریگی"
سرلا کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ اور کہنے لگی وہ سکھی مین اس زندگانی مین تو
تجھکو فراموش نہین کرسکتی"

املا سر کے آنسو پونچھکر کہنے لگی وہ جاؤ سکھی دل لگی کی بات نہین سمجھتی ہو۔ مین تو صرف
ہنستی تھی۔ اِتنے مین تو رونے لگی۔ مین جانتی ہون کہ تو مجھکو نہ بھولیگی۔ لیکن روی زمین
پر کسقدر لوگ ایسے ہین جو دولتمند ہوجانے پر اپنے قدیم عزیزون کو فراموش
نہین کرتے ہ"۔

اگر کل عورتون کا مزاج مثل سرلا کے اور مردون کا مثل سرنیدرناتھ کے
ہوتا تو یہ دنیا رشکِ بہشت جاودانی ہوجاتی۔

سب لوگون کو خوش وخرم دیکھکر بملا بھی اپنا غم کچھ بھول گئی سرلا کو وہ بہت عزیز
رکھتی تھی۔ آج وہی سرلا ایک وسیع ریاست کی مالک ہوئی۔ شگون بد ذات مقیّد ہوا
اِنھین سب باتون کو تصور کرکے بملا کے اندرونی غم والم کو کسی قدر تسکین ہوئی۔
کملا متفکر المزاج بھی اُن سب کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ لیکن وہ ہمیشہ بدستور سابق

بحر تشویش و تفکر مین مستغرق رہتی تھی - اُسکے سنجیدہ کلام کو سُنکر لوگ بہت خوش ہوتے تھے - طبیعت کو یکسو کرکے زیادہ سُننے کی خواہش کرتے تھے - اِسی طرح یہ چارون نوجوان عورتین اپنے وقت کو خوشی کے ساتھ گذرانتی تھین -

حضرات ناظرین - اب ہمارا یہ فسانہ ختم ہوتا ہے اگر آپ کی طبیعت کو کچھ تسکین نہین ہوئی - تو آئیے ہم اور آپ یہین سے رخصت ہون - اور اگر اس افسانہ سے کچھ لُطف آپ کو حاصل ہوا ہے - تو ہمکو ایک بات تو بتلائیے - ہم اس بات کو سرگوشی مین آپ سے استفسار کرتے ہین - اور آپ بھی اُسی طرح چپکے سے جواب دیجیے - تاکہ دوسرا شخص نہ سُنے -

بتلائیے تو کہ ان چارون عورتون مین سے آپ کسکو پسند کرتے ہین ؟ - خوبصورتی مین تو بملا کا نمبر اوّل ہی - اُس پاکیزہ صورت اور ذخیرۂ حُسن کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کوئی ناظرین اُسی کو پسند کرینگے - خصوصًا بملا صاحب جلال ستودہ افعال نیک سیرت دلیر خصلت شجاع انسان کے لائق ہے - لیکن نہین - بہت سے شخص اُس سے ناخوش ہونگے - اکثر لوگ کہین گے - ہمکو شجاع عورت نہین مطلوب ہے - اور حسین اور صاحب جلال بھی نہین چاہیے - ایک ہی عورت کی نازبرداری سے جان سے عاری ہین - خصوصًا جلال صفت والی عورت ! اُس سے تو اکثر بات بھی نہ کر سکین گے آخر کو یہی ہوگا کہ دونون کی کشاکشی مین جان دینا ہوگی - نہین صاحب ایسی عورت تمکو مبارک رہے - یا دوسرے کے واسطے تجویز کیجیے - خیر کملا کو آپ لیجیے گا - وہ خوبرو سلیم المزاج متفکر طبع ہی موسم گرما مین دن کے اختتام پر جسطرح شام کا وقت خنک - تسکین بخش - فرحت آمیز - محرکی خیال ہوتا ہے - کملا اُسی طرح متحمل اور سنجیدہ مزاج راحت بخش اور متفکر الطبع ہی - مزاج مین کسی قسم کا تلوّن نہین ہی - دونون آنکھین بڑی بڑی اور سیاہ ہین زلفین بھی بھنور کی

طرح سیاہی مائل ہوگا ہے پشت اور سینہ پر آویزان رہتی ہین عجیب زیب دیتی ہین
ہم تو قیاس کرتے ہین کہ ایسی محبوبہ کی خواستگاری کے بہت سے شخص آرزومند ہونگے۔

لیکن بعض یہ بھی کہین گے۔ نہین صاحب شب و روز غور و فکر کرنے سے تو کارروائی نہین ہوسکتی۔ خانہ دارون کی عورتون کو خانگی کام مین مصروف رہنا چاہیے۔ تشویش و تفکر کرنے سے کیونکر بسر ہو سکتی ہے؟۔ توے پر روٹی ڈالکر وہ تو غور و فکر مین مصروف ہوگی۔ ہمکو روز مرہ جلی ہی روٹی کھانے کو ملیگی۔ اسطرح کام نہین چل سکتا۔ چندر شیکھر ایک عبادت گذار شخص ہے انکو کھانے مین خوش ذائقہ اور بدمزہ خیال نہین ہوتا۔ لیکن ہمکو تو اگر عمدہ غذا میسر ہو تو ہمارا کام ہی تمام ہو جاوے۔ ایسی عورت کا ہمارے گھر مین کچھ کام نہین۔

سلیم المزاج وفا کوش سرلا کو ہم خیال کرتے ہین کہ اکثر اصحاب پسند کرینگے۔ ہم تو خواہش کرتے ہین۔ لیکن ناظرین کو اسمین بھی اعتراض ہوگا۔ وہ کہین گے۔ نہین جناب! ایسی نازک مزاج افسردہ دل مغموم صورت عورت ہمکو درکار نہین اور قصہ مین تو اسکا بیان عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن خانہ داری کی مطلب کی نہین ہے۔ کچھ عقل و تمیز بھی چاہیے۔ کسی قدر ہوشیار اور چالاک بھی ہو کچھ ہنسی و مذاق بھی جانتی ہو۔ گاہے مزاجداری بھی کرے۔ ایسی عورت گھر کے واسطے اچھی ہوتی ہے۔ یہ نہین کہ منہ پھلائے بیٹھی رہے۔ کچھ بات چیت نہ کرے۔ ایسی عورت لیکر کیا کرین گے؟۔

معلوم ہوتا ہے کہ شوخ طبیعت تیز نظر ذی عقل حسین اور ملیح املا کو حضرات ناظرین ضرور قبول و منظور کرینگے۔ لیکن قومیت کا خیال کرکے کہ وہ تو ذات کی کنوٹہی کوئی کوئی نفرت بھی کرینگے۔ علاوہ برین اسکا بڈھا خاوند بھی تو زندہ ہے! اگر بیوہ ہوتی

تو حضرت ودیا ساگر کو بلا کرکے کوئی تدبیر بھی کیجاتی - وہ مرد مُسن تو مرتا ہی نہین ہو-
یہ تو کچھ بھی نہ ہوا - حضرات ناظرین - آپ کی تقدیر ہی مین نہین ہی - ہم مجبور ہین -
اکثر قصہ جات مین ایک ہی معشوقہ کا بیان ہوتا ہو - اِس ناول مین آپ کی
طبیعت کے محظوظ کرنے کے لیے چار چار یکجا کی گئین - تاہم آپ کو پسند نہین ہین
تو ہماری کیا خطا ہے ؟ - ع -

گر نشد از جہد من کارے تمام		من دران معذورم باشم والسلام

داستان تینتیسوین

حیرت انگیز ملاقات دوبارہ

بعد مُدت کے ملا مجھسے وہ دھوکا دیکر		یاد بھی جب مجھے اُس شوخ کی صورت نہ رہی

ایک روز سرِ شام کملا تنہا سیر ان سیر ان اچھا پور سے دور نکل گئی تنہائی
مین جمنا کنارے بیٹھکر قدرتی فضا کا تماشا دیکھ رہی تھی گاہے گنجان درختون کی وہ
قطارون کے درمیان جھُنڈ کے جھُنڈ جگنو چمک رہے تھے - اُنھین کو دیکھتی - اور
گاہے نیلگون آسمان مین دو ایک پارۂ ابر سفید بھی نظر آتے تھے - اُنپر نظر کرتی تھی
دریا کے دھارے مین ایک چھوٹی سی کشتی چلی جاتی تھی - کبھی اُسی کو دیکھنے لگتی تھی -
اُسوقت دریا مین بعض ستارون کا عکس بھی دکھائی دیتا تھا - دُور کے مواضعات
کے دو ایک چراغون کی روشنی بھی نظر آتی تھی -

اگرچہ کملا غور اور فکر کی عادی تھی - لیکن آج یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی خاص تشویش
مین مستغرق ہے - دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی -
ستارون کا مستقل نور اُسکی دونون آنکھ اور چہرہ پر پڑتا تھا - سر کے بال متفرق
ہوکر پُشت کی طرف پڑے تھے - کچھ چہرہ کی طرف بھی آویزان تھے -

رخسارہ ہاتھ پر رکھے ہوئے بیٹھی تھی - ایسی حالت مین وہ بیٹھی ہوئی کیا فکر کر رہی تھی ؟-

کملا آج زمانۂ سابق کے حالات کو خیال کر رہی تھی - اپنے شوہر کی وفات کی کیفیت تو اُسکو یاد ہی نہ تھی - لیکن بعد کو جو مصیبت کی حالت مین خواب اُسکو نظر آیا تھا - اسی کو یاد کر رہی تھی - خواب مین دیکھا تھا کہ گویا نیلگون آسمان مین ایک سفید بادل نظر آتا ہے - آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو فی الحقیقت آج بھی لاجوردی فلک پر اُسی طرح ایک ابر سفید دکھلائی دیتا تھا - خواب مین یہ بھی دیکھا تھا کہ اُس ابر کے اوپر ایک فرشتہ صورت انسان ہاتھ مین ڈانڈ لیے اُس کشتی سیمابی کو بحر فلک مین چلا رہا تھا -

اِسوقت مین اُس ابر کے اوپر تو کوئی شخص نظر نہ آیا - الّا دریا مین اُسی شکل کا ایک شخص ایک چھوٹی سی کشتی چلا رہا تھا خواب مین اُس شخص کے گلو مین ایک رشتۂ زنار بھی دیکھا تھا یہان اِس کشتیبان کے بھی گلے مین زنار پڑا تھا -

حضرات ناظرین کو یاد ہوگا - یہ وہی مونگیر کا قدیم ملاح ہے کملا ہر بار اُسکی طرف نظر کرنے لگی - دل مین مختلف اقسام کے خیالات پیدا ہونے لگے - یہ ملّاح کون شخص ہے ؟ کیا ذات کا برہمن ہی ؟ پیشہ ملاحی کا کرتا ہے ؟ مین نے فرشتہ صورت انسان کو خواب مین دیکھا تھا - اِسکا جسم بھی تو ویسا ہی ہی - اُسی طرح ہاتھ مین ڈانڈ لیے ہے - اُسی قسم سے غور کر رہا ہی - کیا وہی فرشتۂ نورانی اِس جہان فانی مین آکر پیدا ہوا ہے ؟ -

اِس عرصہ مین چاندنی نکل آئی - ماہتاب کی روشنی مین کشتیبان کا چہرہ صاف نظر آنے لگا - دیکھتے ہی امواج بحر ذخار کے مانند یاد داشت سابقہ اُسکے دل مین از سرِ نو پیدا ہوئین - کملا کچھ عرصہ تک دیوانہ وار اُسکے چہرہ کی طرف

نظر کرتی رہی۔ دفعتہً چیخ کر اوپیندر ناتھ کا نام لے بیہوش ہو کر پانی مین گر پڑی۔
ملاح بھی دیر سے اُس عورت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ یکایک چاندنی کی روشنی مین
اُسنے اُسکا چہرہ دیکھ لیا تھا۔ دیکھتے ہی معاً گویا اُسکے اوپر ایک بجلی گر گئی۔ عورت کو
ڈوبتے دیکھکر فوراً کشتی سے کود پڑا۔ پیاری کملا! کیا تُسے ملاقات ہوتی ہے؟ یا خواب
دیکھ رہا ہون؟ یہ کہکر کملا کے نیم جان جسم کو دریا سے باہر نکالا۔ اُسی چاندنی مین
اُس ویرانہ واقع کنارہ دریا پر بیٹھکر گنجان درختون کے سلسلہ کے درمیان کملا کو
ہوش مین لانے کی حتی الامکان تدبیر کرنے لگا۔ اور چشمان حیرت سے
اُسکے دلفریب رُخ غیرت قمر کو نظر کرنے لگا۔ وہی خوبرو پیشانی۔ وہی سیہ فام
ابرو۔ وہی محبت آمیز اور تشویش خیز آنکھین۔ وہی شکرین لب۔ وہی خمدار
مشکین زلفین وہی بلند سینہ۔ اور وہی خوش وضع ہر دو بازو سب ہی نظر آئے۔
اوپیندر ناتھ دیکھتے دیکھتے دیوانہ وار ہو اُس دلفریب مورت کو بوسہ
دینے لگے۔ جب کملا کو کسی قدر ہوش آیا۔ آنکھ کھول کر دیکھا تو اپنے کو شوہر
کی آغوش مین پایا۔ اور اپنے مطلوب سے لب بہ لب سینہ بہ سینہ پیوستہ
ہو رہی ہے۔ بہت روز تک درد فراق برداشت کرنے کے بعد عاشق معشوق
کی باہم ملاقات ہونے سے جو سرور پیدا ہوتا ہے۔ اُسکا بیان زبان
قلم سے نہین ہو سکتا۔ ایک دوسرے کے رُخ کے دیدار سے تشنگی محبت قدیم
کو رفع کرکے دونون جسم نا محدود راحت سے کامیاب تھے۔ اُس کی تصریح
کوئی شخص کیونکر کر سکتا ہے؟ اس قسم کی راحت دُنیا مین میسّر نہین ہو سکتی
بلکہ جنت مین بھی ملنا دشوار ہے۔

کچھ دیر بعد اوپیندر ناتھ نے کہا وہ گنج باسنی کملا! مین موت سے تو محفوظ
رہا۔ لیکن تیری دوبارہ ملاقات ہونے کی مجھکو کچھ بھی اُمید نہ تھی۔ گاؤن کے

لوگون نے مجھسے کہا تھا کہ تو شدت درد و مصیبت سے ہلاک ہو گی"
کملا نے کہا "اے وارث جان من! مجھ پر فی الحقیقت نہایت درجہ مصیبت گذری۔ لیکن جلد تر اُس سے صحت حاصل ہو گئی جسوقت مجھکو افاقہ حاصل ہوا۔ اُسوقت "بن آسرم" مین تھی۔ لیکن تم جس کشتی پر گئے تھے لوگون نے مجھسے کہا تھا کہ وہ کشتی طوفان مین پڑکر غرق ہو گئی "اور جو لوگ اُسپر سوار تھے سب ہلاک ہو گئے"
او پیند رنا تھ "بیشک سب ہلاک ہو ئے۔ لیکن پرمیشر نے میرے اوپر اپنا فضل کیا۔ اسی آج کی دوبارہ ملاقات کے واسطے مین زندہ رہا۔ جان سے تو بچ گیا۔ لیکن اور کوئی شئے باقی نہین بچی۔ یہان تک کہ پہننے کی پوشاک تک پاس نرہی۔ گداگری کرتے ہوئے کچھ روز بعد مونگیر مین پہونچا۔ وہان پہونچکر تمھاری جو کچھ کیفیت سُنی اس سے تو یہی دل مین خیال آیا کہ جہان اور سب میرے ہمراہی غرق بحر فنا ہوئے مین بھی ڈوب جاتا تو بہتر ہوتا"
کملا "پرمیشر کی کیسی عجیب قدرت ہے۔ بہت روز ہوئے تم بیہوش ہو گئے تھے۔ جب ہوش آیا مجھکو پاکر میرے ساتھ شادی کی۔ آج مین نے بیہوشی سے ہوش مین آکر تمکو پایا"
اسی طرح گفتگو ہوتے ہوتے دونون شخص اچھاپور کی طرف چلے۔ دونون شخص زمانہ گذشتہ کی باتین کرتے جاتے تھے۔ گفتگو کرتے کرتے کملا کو ایام طفولیت کی بھی باتین یاد ہو آئین۔ مکان پر پہونچکر فوراً اپنا سر چندر شیکھر کی آغوش مین ڈالکر رونے لگی۔ چندر شیکھر کو حیرت ہوئی اور پوچھا خیر تو ہے؟"
کملا نے کہا "پتا اگرچہ بہت روز سے مین آپ کو اپنا والد کہتی ہون۔ اور آپ بھی لڑکی سے زیادہ مجھکو عزیز سمجھکر محبت فرماتے تھے۔ الّا آج مجھکو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت آپ ہی میرے حقیقی والد ہین"

سب لوگون کو حیرت ہوئی - چندر شیکھر کملا کو آغوش مین بٹھلا کر پیار کرنے لگے اور مفصل حال دریافت کیا"

کملا نے بمشکل آنسو بند کر کے کہا وہ آپ نے کئی مرتبہ مجھ سے کہا تھا کہ مین نے اپنی لڑکی کو جبکہ وہ بچہ تھی گنگا جی کے نذر کیا - وہان سے اُسکو کون شخص لے گیا یہ آپ کو نہین معلوم ہے؟"

چندر شیکھر وہ نودیپ کا رہنے والا - ہرداس بھٹاچارج"

کملا وہ اب کچھ شبہ نہین ہی - ہرداس باشندہ نودیپ کی پرورش کردہ مین ہی ایک لڑکی ہون - وہ بھی ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا کہ چندر شیکھر نام ایک جوگی کی تو لڑکی ہی"

یہ سنکر چندر شیکھر کا چہرہ اشک مسرت سے تر ہو گیا - کہنے لگے وہ پرمیشر نے میری پیرانہ سالی مین مجھ پر رحم و کرم فرمایا - اور میری عزیز لڑکی کو از سر نو مجھکو واپس دیا" یہ کہکر کملا کو پھر چھاتی سے لگا لیا - پھر کہا وہ کملا ایک بات اور دریافت کرنا ہے - تیرے جسم مین کسی مقام پر کوئی خاص نشان ہے"

کملا اُنکو تنہا ایک کوٹھری مین لیگئی - اور سینہ پر سے پٹہ اُٹھا کر دکھلایا تو ہر دو پستان کے درمیان ایک شیو مورت کا نقش بنا تھا - چندر شیکھر نہایت خوشی سے بیخود ہو کر رونے لگے - کملا کو چھاتی سے لگا کر بار بار اُسکے منھ کو چومنے لگے اور کہنے لگے - آج کیسی خوشی کا روز ہے - اگر میری عورت زندہ ہوتی تو اپنی پیاری لڑکی کو گلے لگا کر دل کو ٹھنڈھا کرتی" بعدہ چندر شیکھر کملا سے مفصل حالات دریافت کرنے لگے"

آسرم مین آنے کے قبل کہان کہان رہی - اور آج یہ خوشخبری کہان سے معلوم ہوئی - وغیرہ وغیرہ مختلف باتین دریافت کرنے لگے"

کملا نے کہا وہ پتا سُنیے - ہرداس بھٹاچارج نے مجھکو پا کر چند روز بعد وطن کو چھوڑ معہ

متعلقان کاشی جی کو چلے گئے - اور وہان بود وباش اختیار کی جب میری عمر آٹھ برس کی ہوئی - اُسوقت ہرداس کے ایک لڑکا پیدا ہوا - اُسکے قبل بوجہ لاولدی کے مجھی کو اپنی لڑکی کے مانند بڑے ناز ونعم سے پرورش کرتے تھے - بڑھاپے مین لڑکا پیدا ہونے کے سبب سے اُنکی خوشی کا کچھ حد وحساب نہ تھا - لڑکے کی پیدایش کے کئی ماہ بعد ہرداس کی زوجہ کا انتقال ہوگیا آخر کار اُس لڑکے کی ناز برداری اور پرورش کا بار میرے ہی سر پر پڑا - مین اپنی اُس کمسنی مین بھی حتی المقدور اُسکی پرورش اور پرداخت کیا کرتی تھی شب و روز اسکو گود مین لیے بیٹھی رہتی تھی - اپنے بھائی سے زیادہ تر اُسکی خدمت کیا کرتی تھی - اُس لڑکے سے اسقدر میری محبت دیکھکر پہلے تو ہرداس مجھ سے بہت خوش رہتے تھے - لیکن جیون جیون لڑکے کی عمر زیادہ ہوتی گئی اُنکی محبت میری طرف سے کم ہونے لگی - یہان تک کہ آخر کو مین مثل ایک خادمہ کے اُنکے یہان رہنے لگی - اور جو خادمہ گھر مین تھی موقوف کردی گئی - مین ہی تمام کام انجام کرتی تھی - ہرداس اور اُن کا لڑکا مجھکو خادمہ کہکر پکارتے بھی تھے -

الغرض مجھپر نہایت مصیبت گذرنے لگی - تنہا بیٹھکر رویا کرتی تھی - لیکن دنیا مین جس کے آگے پیچھے کوئی نہ ہو اُسکی فریاد وزاری کون سُنتا ہے؟ اُسکا رنج کرنا فضول ہے - پتا! آپ کی یاد تو مجھکو ہوتی نہ تھی لیکن دل مین یہ آتا تھا کہ جسوقت سمندر مین گری تھی اگر اُسی وقت ہلاک ہوگئی ہوتی تو بہت اچھا ہوتا - اسکے سوا مجھ پر اور بھی کئی مصیبت و رنج تھے -

پتا آپ کو معلوم ہے کہ مین پیدایش ہی سے متفکر اور افسردہ دل رہا کرتی ہون اسکی وجہ سے ہرداس جسقدر کہ میری بے عزتی اور بیقدری کیا کرتے تھے

مین کہہ نہین سکتی - رات دن برابر تمام گھر کے کام مین کیا کرتی - تاہم اتفاقاً اگر کوئی کام بگڑ جاتا تو ہرداس مجھکو سخت و سست کہا کرتے - اور چار و ب لیکر مارتے تھے - مین خاموشی سے برداشت کرتی اور روتی تھی -

جس قدر اُس لڑکے کی عمر زیادہ ہوتی جاتی تھی اُسی قدر ہرداس سنگدل ہوتے جاتے تھے - علاوہ برین اور بھی کئی عیب اُن مین پیدا ہو گئے - عالم شباب مین جو عیب کہ انسان کے جسم مین ہوتا ہے عورت کے مرجانے پر ہرداس مین وہ عیب پیدا ہو گیا - رفتہ رفتہ اُنکے مکان مین مختلف قسم کے لوگ آنے جانے لگے آخرکار مین نے اُس مکان سے بھاگ جانے کا ارادہ دل مین کیا لیکن ایک خاص وجہ سے بھاگی نہین یعنے مجھکو معلوم ہوا کہ ہرداس کی وہ بیرحمی میری طرف سے کچھ کم ہو گئی اور وہ مارنا پیٹنا بھی موقوف کر دیا - اور جب تک کہ کوئی خاص قصور نہین ہوتا تھا گالی بھی نہین دیتے اور اگر دیتے بھی تھے تو پھر اُسی وقت ہنسکر دو ایک بات کہکر خاموش بھی ہو جاتے تھے اگرچہ یہ سب عیب اُن مین تھے تاہم مین اُنکو اپنا پرورش کنندہ سمجھکر اُن کی تعظیم اور خاطرداری کرتی تھی - دل مین سوچتی تھی کہ وے چاہے کیسے ہی ہون مین تو اُن کی ایک ٹہلنی[۱] ہی ہون جب تک کھانے کو ملیگا خدمت گذاری کرونگی - افسوس! بدقسمتون کی اُمیدین لاحاصل ہوتی ہین -

ایک روز کا ذکر ہے کہ مین گھر کا تمام کار و بار کر کے قریب آدھی رات کے کوٹھری مین جا کر سو رہی - دیکھتی کیا ہون اے پتا آپ کے روبرو وہ باتین کرتے مجھکو شرم معلوم ہوتی ہے - مختصر یہ کہ اُس نالائق ہرداس نے میری عصمت و عفت مین داغ لگانے کی خواہش کی - اُسوقت مجھکو معلوم ہوا

[۱] خادمہ ۱۲

کہ اسی وجہ سے وہ اُن دونون میرے اوپر رحم وکرم کرنے لگے تھے اور اسی وجہ سے مجھکو دیکھ کر ہلنس بھی دیتے تھے -
مین تیج کر مکان سے باہر نکل آئی - بس اُسی آدھی رات کے وقت بعالم شباب بیکس و بے مددگار مین اس بحر دنیا مین کود پڑی -
اے پتا - آپ نے جس گنگا ساگر مین مجھکو پھینک دیا تھا اُسکا تو کنارہ بھی ہے لیکن مین جس بحر زخار مین جست کر بیٹھی اُسکا کنارہ میرے خیال مین نہین آتا تھا - کچھ روز دیس دیس گداگری کر کے گذر اوقات کی - آخر کو -
کملا نے شرما کر سر جھکا لیا لیکن اُسی وقت پھر سنبھلکر کہنے لگی - آخر کو مونگیر شہر کے ایک برہمن کے لڑکے نے مجھ سے شادی کر لی - پتا مین بیوہ نہین ہون - آپ کا داماد زندہ ہے "
یہ کہکر جہان اُپیندرناتھ بیٹھے تھے اُس طرف نظر کی لیکن اوپیندرناتھ اُس وقت اُس جگہ پر نہ تھے -
اس عرصہ مین رونے کی آواز سُنائی دی - سب لوگ اُس طرف مخاطب ہوئے -
اُپیندرناتھ ناگیندرناتھ کے قدمون پر سر رکھے رو رہے تھے - اور سریندرناتھ بھی ایک کنارے کھڑے ہوئے دونون ہاتھ سے چہرہ ڈھانپے ہوئے رو رہے تھے - سب لوگ دیکھ کر اولاً متحیر بعدہ مسرور ہوئے -
اُپیندرناتھ گشتیبان نے کہا " اے پتا معاف کیجیے - مین نے آپ کو پیرانہ سالی مین جو رنج وغم دیا ہے - اُسکے یاد کرنے سے جگر شق ہوا جاتا ہے - آپ کے بڑے لڑکے کو شیر نے نہین کھایا ہے - وہ بدقسمت ابھی تک زندہ ہے - اب مین آپکے قدمون کو چھوڑ کر کہین نہین جاؤنگا "

ضعیف العمر ناگیندر ناتھ فرط شادمانی سے جامہ مین نہین سماتے تھے
اُنکی آنکھون سے برابر آنسو جاری ہو رہے تھے۔ کہنے لگے۔۔ اُپیندر ناتھ تمھاری
کوئی خطا نہین ہے۔ یہ سارا قصور میرا ہی ہے۔ مین ہی گناہگار ہون۔ مین
نے ہی تم کو مکان سے نکال دیا تھا۔ لیکن پرمیشر آگاہ ہے کہ مین اُس قصور کی
سزا پا چکا ہون۔ تمھارے چلے جانے کے بعد میرا مکان خالی
ہو گیا۔ تمھاری مان تو اس غم مین جان سے گذر گئی۔ ہائے بدقسمت!
اگر آج زندہ ہوتی تو اپنے دونون لڑکے جو صورت اور سیرت مین دو اسون کمار ؟
کے مانند ہین گلے لگا کر دل کو ٹھنڈا کرتی؟

یہ کہکر مرد ضعیف پھر رونے لگا۔ اُپیندر ناتھ کو بھی والدہ کی یاد ہو آئی۔
سخت غمگین ہوئے۔

۷

آج اچھاپور بالکل خوشی اور خورمی سے معمور ہو رہا تھا۔ رعایا پرور نیک
خصال زمیندار کا بڑا لڑکا واپس آیا۔ چندر شیکھر نے اپنی لڑکی کو پھر پایا
اُس لڑکی اور اُس بڑے لڑکے سے شادی بھی ہو گئی تھی۔ یہ خبر فرحت اثر اُسی
شب کو تمام اچھاپور مین پھیل گئی تھی۔ چارون طرف ہر ایک مکان مین
جلسہ شادمانی ہونے لگے۔ اُس گانوُن کے تمام باشندے ناگیندر ناتھ اور
اُنکے لڑکون پر گل افشانی کرنے لگے۔

ہر گلی و کوچہ اور کنارہ دریا جا بجا سامان عیش و نشاط نظر آتا تھا۔
صبح ہوتے ہی یہ خبر ناگیندر ناتھ کی زمینداری کی تمام مواضعات
مین پہونچ گئی۔

۵

سفر سے وہ شمع رو پھر آیا جتنی مرادین جہان کی حاصل	
اُسیر گھی کے چراغ گیا ہر ایک مندر مین جل رہے ہین	

صبح کو سرنیدرناتھ نے اپنے بڑے بھائی کے قدم چھوکر چشم پُرآب ہوکر کہا۔ جناب! مین نے آپ کی گمنامی کی حالت مین آپ کی تعظیم و تکریم کے خلاف جو باتین کہین ہین اُنکو معاف کیجیے۔ مجھکو نہین معلوم تھا"

اُپیندرناتھ نے جواب دیا۔ سرنیدرناتھ! تم کو معافی چاہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اِس دنیا مین مجھکو تمھاری طرح سعادتمند بھائی نہین مل سکتا ہی۔ تمھاری شجاعت و دلیری اور اولوالعزمی تمام ملک بنگال مین مشہور و معروف ہی غریبون پر رحم کرنا۔ رعایا کے ساتھ سلوک سے پیش آنا وغیرہ اوصاف تمھاری نیکنامی اور خوبی کو روز افزون ترقی دیتے ہین۔ مین آج ناگیندرناتھ کا بڑا لڑکا ہوا ہون۔ لیکن جب مین مفلس ملاح تھا اُسوقت مین بھی تم نے میرے ساتھ بھائی کی طرح برتاؤ کیا تھا۔ اور میرے ساتھ ایک بستر پر استراحت کی تھی۔

دنیا مین جن لوگون کی دولت و حشمت ہوتی ہے اگر وے لوگ سب تمھاری طرح لائق ہوتے تو جہان فانی بہشت جاودانی سے کم نہ ہوتا"

داستان چھتیسوین

مقدمہ کی تحقیقات

کلجگ نہین کرجگ ہی یہان دنکو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے
میوہ کھلا میوہ ملے پھل پھول دے پھل پات لے
آرام دے آرام لے دُکھ درد دے آفات لے

آج اچھاپور مین راجہ ٹوڈرمل کی رونق افروزی سے سکنا موضع نہایت خوشی و خرمی سے مدہوش ہو رہے ہین - ایک وسیع میدان مین ایک عالیشان محفل آراستہ کیگئی تھی اُس مجلس کی شان و شوکت اور زیب و زینت کا بیان کرنا حیطۂ تحریر و تقریر سے افزون ہی - وسط محفل مین ایک وسیع چاندنی تنی تھی - جسکے چارون طرف زری کا کام تھا - اور کنارون پر موتیون کی جھالر لگی تھی - اُسکے اوپر پھول اور پتون کی بندنوار زمین تک لٹک رہی تھی - انواع و اقسام کے سُرخ و سفید اور زرد و کبود خوشبو دار پھولون سے دماغ معطر ہو رہا تھا چاندنی کے نیچے سُرخ کاشانی مخمل کا فرش بچھا تھا - جسمین کارچوبی کام کے بیل بوٹے پھول پتے طرح بطرح کے بنے تھے - جسکو دیکھ کر دفعتہً لوگون کو اُسپر قدم رکھنے کی جُرأت نہین ہوتی تھی - عین وسط مین ایک جواہر نگار ہاتھی دانت کا خوشنما تخت رکھا تھا - اُسکے گرداگرد عام شرفا و امرا و شجاع اور زمیندار لوگ بیٹھے ہوئے تھے جابجا خوشبودار پھولون کے گلدستہ سجے ہوئے رکھے تھے - کارپرداز اور خدمتگار لوگ عمدہ پوشاک پہنے ہوئے کوئی مورچھل کوئی پنکھا کوئی چھتر وغیرہ ہاتھ مین لیے جابجا ڈٹے ہوئے کھڑے تھے - زمینداران باوقار اور بہادران شجاعت شعار بھی حتی الوسع قیمتی پوشاک پہنے رونق افزا تھے - اُس محفل کے تین طرف پیدل فوج نہایت خوش اسلوبی سے آراستہ کھڑی تھی - اُنکے عقب مین سوارون کی قطارین شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے جلوہ گر تھین - اُنکے پیچھے فیلان کوہ پیکر کا ہجوم تھا - الغرض تین طرف مین اسی طرح سے فوج نہایت شان و شوکت سے کھڑی کی گئی تھی - اور آگے کی طرف راجہ ٹوڈرمل کی آمد کے واسطے ایک کشادہ سڑک آراستہ کی گئی تھی - سڑک مین مخمل کا فرش بچھایا گیا تھا - اور دونون طرف اُسی طرح سے اور فوج بھی کھڑی کی گئی تھی - فوجی لوگون کے ہاتھون مین زرق برق ہتھیار تھے - جنپر آفتاب کی سُرخ شعاع پڑنے سے گویا ہزارہا برق رخشندہ کی زینت نظر آتی تھی -

نسیم صبح کے جھونکون سے جا بجا بلند پھریرے ہوا مین عجیب کیفیت سے لہرا رہے تھے۔ جو نشان کہ صدہا معرکہ رزم مین قائم ہوئے تھے۔ وہ آج اچھاپور کی سرزمین مین نصب کیے گئے تھے اِس عجیب و غریب کیفیت کو دیکھکر سکنائے موضع کے دل عیش و نشاط سے لبریز ہو رہے تھے۔ آفتاب کے طلوع ہوتے ہی راجہ ٹوڈرمل رونق افروز دربار ہوئے۔ اُن کے جلوہ گر ہوتے ہی اہل دربار نے "مہاراج کی جے ہو" یہ الفاظ کہکر اُنکی تعظیم وتکریم کی بعد ازان اہالیان فوج نے اِسی طرح ترتیب وار "دبجے دمن" کی وہ آواز مسرت تمام اطراف موضع مین گونج اُٹھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا مہیب بادلون کی آواز بار بار دریائے کوہسار سے گوش زد ہو رہی ہے۔

مہاراج ٹوڈرمل خراماں خراماں اُس محفل کی طرف آرہے تھے اُن کے داہنی طرف ناگیندر ناتھ اور اوپیندر ناتھ اور بائین طرف سُر بندر ناتھ اور صادق خان اور ترسن خان جلوہ گر تھے اور اُنکے پیچھے بہت سے معزز رئیس اور زمیندار اور اہل فوج چلے آتے تھے۔

الغرض راجہ صاحب آہستہ آہستہ تشریف لاکر اُس تخت مرصع پر رونق افروز ہوئے۔ اُسوقت ہزارون باجے رزم اور بزم کے ایک ساتھ بجنا شروع ہوئے۔ اُنکی وہ ہیبت ناک آواز ہر چہار طرف مواضعات مین سُنائی دینے لگی۔ بلکہ کُرہ فلک تک جا پہونچی ہاتھیون کی جماعت اور گھوڑون کے گروہ جا بجا شور اور غُل کے ساتھ شوخی اور جست کرنے لگے۔ مبارزان جنگ کو میدان جنگ کا خیال ہو آیا۔ اور اُنکی تلوارین نیام سے نکل پڑین۔ کچھ عرصہ بعد وہ باجے بند ہوئے۔ اور مختلف اقسام کی نمائشیں شروع ہوئین۔ جنکی تصریح مین خامۂ دوزبان بھی عاجز ہی۔ آج شاہنشاہ دہلی کے قائم مقام اور سپہ سالار خاص تمام ملک بنگال فتح کرکے اچھاپور مین رونق افروز ہوئے ہین۔ آج تقریبًا ایکسو بیس برس بعد ایک شخص آج

قوم باشندۂ ہندوستان ملک بنگال کی سیاست اور حکمرانی پر مقرر ہوکر رونق افروز ہوا ہے لہذا اُس ملک مین جو اشیاء کہ عجائبات روزگار اور طرفہ دیار تھے راجہ کی خدمت مین پیشکش کیے گئے تھے۔ اور امصار بعیدہ سے مختلف باجے اور ساز بجانے والے اُس محفل مین یکجا ہوکر اپنے اپنے ہُنر کا جوہر لیاقت دکھلا کر راجہ اور اراکین محفل کو مسرور اور شادمان کرتے تھے۔ مختلف جگہون سے مطرب اور قوال بھی مجتمع ہوکر اپنی دلفریب نغمہ سنجی سنا کر اہل محفل کو وجد مین لاتے تھے۔

رقاص اور طوائف ایک ایک زیادہ زرق برق پوشاک پہنے حُسن و خوبی مین غرق انواع واقسام کے ناز وادا دکھلا کر اپنی خوش آوازی سے سامعین کے دلون کو اپنے دام تسخیر مین لا رہے تھے۔ بازی گران اور ساحران مختلف طور کے شعبدہ اور پہلوان لوگ نوع بنوع کی کشتی اور تیرانداز ناوک اندازی وغیرہ وغیرہ ہر ایک فن کے لوگون نے جو جسمین ماہر اور مشاق ہے اپنا اپنا جوہر لیاقت دکھلا کر راجہ اور ارباب مجلس کو نہایت مسرور اور محظوظ کیا۔

سب کے بعد شاعرون اور مصنفون کو طبع آزمائی کا موقع حاصل ہوا۔ ملک بنگالہ مین جو اہل علم کہ شعر و شاعری زبان سنسکرت مین لیاقت رکھتے تھے اپنی اپنی علمیت دکھلانے کے واسطے راجہ کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے۔ سب نے باری باری سے اپنے تصنیف کیے ہوئے اشلوک (اشعار آبدار) گوش گذار سامعین کیے۔ اور ساتھ ہی اُسکے تصریح لفظی و معنوی کرکے سُننے والون کی طبیعت پر مختلف اقسام کی تاثیرات پیدا کرتے تھے۔

کوئی تو اشعار مبارزانہ سنا کر دلیران جنگ جو کی طبیعتون کو ایسا جوش دلاتا تھا کہ اُنکی شمشیرین خود بخود نیام سے نکل پڑتی تھین۔

کوئی شاعر معنا مین عارفانہ اور تسکین بخش قلب معرض تقریر مین لاکر

سامعین کے دلون کو معرفت حقیقی سے لبریز کرکے وجد مین لاتا تھا۔
کوئی ''کب'' (شاعر) مضامین عاشقانہ خوش بیانی سے اداکرکے دل پر سوز پیدا کردیتا تھا۔ اور کوئی شخص اشعار دردآمیز قرات کرکے اہل بزم کی آنکھون سے اشک افشانی کراتا تھا۔

الحاصل شاعری کی دلکش تاثیر سے بڑے بڑے شجاعون کی طبیعت مین درد پیدا ہوا۔ اور چشم پُرآب ہوگئین۔

اُس مجمع شاعران مین اس امر کی تمیز کرنا نہایت مشکل تھا کہ اُنمین کس شخص کی شاعری اعلےٰ درجہ کی ہے۔ تاہم ارباب محفل نے متفق الراے ہوکر دو شخصون کو سب سے زیادہ لائق وفائق قرار دیا۔ اُن مین ایک تو نوجوان تھا۔ دوسرا سن رسیدہ لیکن اُن دونون مین سے کوئی شخص زیادہ لائق ہے۔ اور کون شخص کمتر۔ اس امر کی نسبت کوئی شخص بھی اپنی راے ظاہر نہ کرسکا۔

آخرکار راجہ ٹوڈرمل نے اُنکو اجازت دی کہ ''آپ لوگ ایک بار پھر سے اپنی شاعری سب کو سُنائیے''

نوجوان نے ایک اَستت (مناجات) سری پاربتی جی کی حمد وثنا مین پڑھکر سُنائی۔ وہ مناجات کسقدر بہتیل اور عقیدت آمیز تھی! جسکی سماعت سے تمامی ارباب محفل کے خیالات عالم سفلی محو ہوگئے۔ اور خواہشات دنیاوی یکقلم دل سے جاتی رہین۔ تعلقات جہان فانی سے دل برداشتگی اور آزادی پیدا ہوگئی۔ سامعین کے دلون مین سراپا عقیدت اور ارادت سرایت کرگئی۔ رہ رہ کر جب وہ شاعر لفظ ''ہان'' زور دیکر کہتا اور صدق دل سے ہاتھ اُٹھاکر مناجات مین سرگرم ہوتا تھا۔ تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ جگت موہنی۔ انّ پورنا۔ جگت ماتا درگا''

لہ قدرت ایزدی جو مسخر قلوب خلائق و رازق و معبود عالم ہے ۱۲

بشکل مجسم مقابل مین جلوہ افروز ہے۔ وہ اپنے اشعار آبدار پڑھکر خاموش ہوگیا۔ تاہم سامعین حق نیوش کے سامعہ مین وہ آواز دلکش گونج رہی تھی۔

راجہ **ٹوڈرمل** کو مذہب ہنود مین اعلے درجہ کا اعتقاد تھا اِس عقیدت آمیز شاعری کو سُنکر اُنکے دل مین کسقدر تسکین پیدا ہوئی کچھ بیان نہین ہوسکتی۔

کچھ دیر تک خاموش رہکر فرمایا "تمنے ثمرۂ زندگانی حاصل کیا۔ یقینًا سرستی جی[سلہ] آپ کے دل مین جلوہ گر ہے۔ ہم لوگ تعلقات ظاہری مین عبث گرفتار ہین۔ دل مین آتا ہے کہ کاروبار حکومت اور خدمات شاہی سے دست کش ہوکر گداگری اختیار کرین۔ اور ایسے بے نظیر علم شاعری کو ضرور سیکھین۔ آپ کا کیا نام ہے اور کہان مکان ہے؟

یہ کہکر اپنے گلے سے طلائی مالا نکالکر "کب" کو پہنا دی۔

کب نے جواب دیا "مہاراج! ضلع بردوان مین داموںیہ نام ایک موضع کا ہے وہین میرا مکان ہے۔ میرے دادے کا نام جگناتھ مشر تھا۔ اور باپ کا نام ہردے مشر اور میرا نام مکند رام چترورتی ہے۔ فی الحال بانکوڑا کے زمیندار کے یہان مین مقیم ہون۔ وہی میرے آقا ہین۔ مین اُنکے لڑکے کو پڑھاتا ہون"

راجہ نے کہا "مین تمھاری شاعری سُنکر نہایت مسرور ہوا" "سرسوتی جی سے تمکو اسقدر عقیدت ہے تو ایک پُستک چنڈی کاویہ" تصنیف کرو۔ تاکہ تمھارا نام ہمیشہ کے لیے قائم رہے"

یہ کہکر دوسرے کب کو اجازت دی کہ "تم بھی کچھ شاعری سناؤ"

جب لوگون نے اشارہ سے دوسرے کب کو منع کیا۔ اور کہا کہ "مکند رام" کے مقابل مین اب تمھارا فروغ نہین ہوسکتا۔ کیون فضول اپنی ہنسی کراؤگے۔

سلہ قوت ناطقہ کے دیوتا کا نام ہے ۱۲

اور کیون نہین اپنے کو کمتر تسلیم کرکے عزت اور حرمت کے ساتھ اپنے مکان کو جاتے ہو۔،،

لیکن کب نے کسی کی بات نہ سنی۔ اور اپنی تصنیفات کو پڑھنا شروع کیا۔

،، سری رام چندر کے فراق مین راجہ دشرتھ کا مرنا،،

اِس مضمون کو آغاز کیا۔ آغاز سے پیشتر لوگون نے بھی تصوّر کیا تھا کہ مکند رام کو فوقیت رہیگی۔ لیکن اُس مرد ضعیف نے باواز بلند آبدیدہ ہوکر اُس دلگداز و دردانگیز قصّہ کو اِس خوبی سے بیان کیا کہ سب لوگ عش عش کرگئے۔ گویا بحر سمن مین غواص بنکر دُر شاہوار اشعار آبدار کو سلک نظم مین منسلک کرنے لگا۔

مزید بران جسوقت اپنی خوش الحانی اور شیرین مقالی نے ہر دل عزیز سری رام چند اور لچھمن جی کے ہجر و فراق سے راجہ دشرتھ کے غم والم کی تصریح کرنے لگا۔ تو اُس محفل مین ایسا کوئی شخص نہ تھا۔ کہ جسکی آنکھون مین آنسو نہ بھر آئے ہون،، شاعر کی خشک صورت افسردہ طبیعت لاغر زار و ضعیف جسم سفید بال اور پشیمان نوران کو دیکھکر ارباب محفل کا دل فرط درد و غم سے لبریز ہوگیا۔ ناگیند رناتھ کو اپنے دونون لخت جگر کے فراق مین جو مصیبت برداشت کرنی پڑی تھی۔ بالکل از سر نو یاد ہو آئی۔ اور بے اختیار زار زار رونے لگے۔ اُن کو روتے دیکھکر تمام ارباب مجلس بھی رونے لگے۔ راجہ ٹوڈر مل کو بھی ضبط نہوا۔ کہنے لگے۔

حضرت بس کیجیے۔ آپ دونون شاعر عالی خیال ہم پلہ ہین۔ ہر ایک اپنی لیاقت سخنداتی مین بے نظیر ہے۔ آپ کا نام کیا ہے؟

یہ کہکر اپنے ہاتھ سے تعویذ طلائی اُتار کر کب کو پہنا دیا۔

کب نے جواب دیا۔ مین موضع بھولیا داخعہ علاقہ لودیپ کا رہنے والا ہون اور

اور مُرارنام ادجھا کا پوتا ہون - میرا نام کیرت باس ہے "
"کیرت باس! آپ کی کیرت (شہرت) اور نیکنامی ایک زمانۂ دراز تک ملک بنگال مین زبان زد خاص و عام رہے گی لڑکے اور بڈھے اور عورتین تک آپ کی تصنیفات کو پڑھا کرینگی - جس طرح آج اہل محفل نے آپ کی بے نظیر شاعری کو سُنکر اشک افشانی کی ہے - ہمیشہ زمانۂ آیندہ مین بھی مرد و عورت لڑکے اور جوان سب ان مضامین دردانگیز کو سُن کرکے آنسو بہا دین گے "
الغرض راجہ نے سب کو ہر ایک کی لیاقت کے موافق انعام دیکر رخصت کیا -
بعد ازان راجہ نے حکم دیا "آج صرف خوشی اور خرّمی کا دن نہین ہے ابھی ہمکو ایک اہم کام انجام کرنا باقی ہے قیدی کو حاضر کرو "
فوراً چار سپاہیون نے قیدی کو لاکر حاضر کیا - وہ قیدی لباس کثیف پہنے اور دونون بازو بندھے ہوئے زمین کی طرف دیکھ رہا تھا -
سُرنیدر ناتھ نے دست بستہ التماس کیا "مہاراج! مین بزرگ منش راجہ سمر سنگھ کی لاوارث بیوہ اور بیکس لڑکی کی طرف سے عرض کرتا ہون - کہ اس بدذات نے نیک رام راجہ سمر سنگھ پر اتہام غلط قائم کرکے انکو قتل کرایا ہے - راجہ سمر سنگھ سلطان دہلی کے تابعدار اور فرمانبردار تھے - پس سلطان دہلی کے قائم مقام اور سپہ سالار سے مین اُس مرد شجاع کے قتل کی تحقیقات اور انصاف کا اُمیدوار ہون "
یہ کہکر سرنیدر ناتھ نے بہت سے کاغذات راجہ کی خدمت مین پیش کیے - بملا جسوقت جتر بشست قلعہ سے کشتی پر سوار ہوکر مفرور ہوئی تھی - اُن کاغذون کو اپنے ساتھ لیتی گئی تھی - شکونی کے ملزم ہونے کے واسطے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہ تھی - شکونی نے جو جعلسازی اور افترا پردازی کی تھی - وہ سب اُن کاغذات

سے عیان ہوگئی۔ اُنکو پڑھکر راجہ نے معلوم کیا کہ سب خطوط سمر سنگھ کے نام سے بھجان سپہ سالار کے بھیجے ہوئے تھے۔ اور اسیطرح فریب سے سمر سنگھ قتل ہوئے۔ لیکن اِن سب کاغذون پر شکونی کے دستخط تھے۔ سمر سنگھ کی صرف مُہر تھی۔ اُس مُہر کی ہمشکل دوسری مُہر شکونی کے مکان مین برآمد ہوئی تھی وہ بھی بملا اپنے ساتھ لیتی گئی تھی۔

بعد ازان چھ سال مہا شوبیا نے جسطرح گذر گیا۔ شکونی کے صدہا جاسوس جسطرح ایک گانوٗن سے دوسرے گانوٗن کو بھگاتے پھرے اور آخر کو اُسے مع اُسکی لڑکی کے گرفتار کر کے جسطرح چیتر نیشتت قلعہ مین رکھا تھا۔ اِن سب باتون کے واسطے کسی ثبوت کے تلاش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اور ستیش چندر کی ہلاکت کی کیفیت تو راجہ خود ہی جانتے تھے۔

راجہ نے مثل شیر غرّین کے باواز ہولناک کہا "اے بدذات شکونی تیری زندگی تو بالکل گناہ آلود ہے۔ اب بھی پرمیشر سے التجا کر ممکن ہے کہ تیری عاقبت درست ہو لیکن اسوقت تو اب تیرے گناہ کی معافی نہین ہو"

شکونی نے آہستگی سے جواب دیا "مین بے قصور ہون"

یہ سُنکر راجہ اپنے غصہ کو ضبط نہ کر سکے۔ کہا کہ جلاد اب توقف کرنے کا موقع نہین ہے۔

شکونی نے عرض کیا "مہاراج! آپ نے میرے مخالفون کی سب باتین سُنی ہین مجھکو بھی کچھ عرض کرنا ہے۔"

راجہ نے کہا جلد بیان کر۔ کیا کہتا ہے اب تیرا وقت عنقریب آگیا ہو"

شکونی نہایت سنجیدگی سے کہنے لگا "اگرچہ میرا قصور ثبوت اور شہادت کے ذریعہ سے ثابت بھی ہو جاوے۔ تاہم مین برہمن ہون اور برہمن بری التقصیر ہو۔ آپ مذہب ہنود کے بدرجۂ غایت معتقد ہین۔ اور شاستر بھی آپنے بخوبی دیکھا ہے

شاستر کے بموجب برہمن ناکشتنی ہے! سو ہزار خطا سرزد ہونے پر بھی برہمن لائق قتل نہین ہے! مین ایک بیکس قیدی ہون دونون ہاتھ میرے بندھے ہوئے ہین جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہون میرے مخالف ہی نظر آتے ہین۔ آپ کے حکم کا انحراف کرنے والا کوئی نہین ہے۔ اور میرا ممد و معاون کوئی نہین ہے۔ آپ کی زبان سے اجازت ہونے کی دیر ہے۔ اور مین ابھی قتل کیا جاؤنگا۔ لیکن اِس سے شاستر کے احکام مین فتور آتا ہے۔ تقریبًا چار سَو برس سے اہل اسلام ملک بنگال مین حکمرانی کرتے ہین۔ اُنکا مذہب ہمارے برعکس ہے۔ اور وے لوگ ایک غیر قوم ہین۔ تاہم مین جانتا ہون کہ اُنمین سے بھی کسی نے برہمن کے قتل کا حکم نافذ نہین کیا۔ اور آپ تو ایشر کے فضل سے اِس ملک کا فرمانروا ایک شخص پابند مذہب ہنود و نہایت پاک ذات راجہ ہے۔ تو کیا شاستر کے خلاف کام کرنا۔ برہمن کو قتل کرنا اُسی کے وقت سے آغاز ہوگا! مہاراج! غور فرمایئے اگر آج آپ کوئی نیک کام کرین گے۔ تو ایک زمانۂ دراز تک آپ کی نیک نامی باقی رہیگی۔ اور کوئی ناقص فعل کیجیے گا تو ہزارہا سال تک بدنامی بھی قائم رہیگی! مین تو ایک قریب المرگ قیدی ہون۔ مجھکو قتل کرنا ایک لحظہ کا کام ہے۔ لیکن راجہ ٹوڈر مل کی نیکنامی اور حسن افعال کے ماہ عالم افروز مین داغ لگ جائیگا۔ راجہ ممدوح کی سوانح عمری مین یہ ایک سیاہ دھبّہ پڑ جائیگا۔ تمام ہندوستان مین یہ ذکر مشہور ہو جائیگا میری ہلاکت کے بعد میرے خاندان کی نسل کے لوگ اِس بات کو یاد رکھین گے۔ ہزارون سال کے بعد بھی لڑکے تواریخون مین یہ ذکر پڑھین گے۔ کہ راجہ ٹوڈر مل نے ملک بنگال مین آکر ایک برہمن زادہ کو قتل کیا۔ ہزارون برس بعد بھی سن رسیدہ لوگ یکجا بیٹھ کر باہم یہی کہین گے کہ جو کام اہل اسلام کے زمانہ مین نہین ہوا تھا۔ راجہ ٹوڈر مل کے ایام حکومت مین سرزد ہوا۔ برہمن قتل کیا گیا مہاراج! خیال کیجیے!

مجھکو تعذیر دینا ایک آسان امر ہے - الّا ملک بہ ملک زمانۂ حال اور استقبال مین اس داغ معصیب کو دفع کرنا سہل کام نہین ہے"

یہان تک بیان کرکے شگوفی خاموش ہوگیا - راجہ اُس بیان کو سُنکر غور کرنے لگے - اور سر بزانو ہوگئے -

شگوفی نے دل مین کہا - (اگر اُسوقت اُسکے چہرہ پر کوئی شخص بخوبی غور کرتا تو اُسکے چہرہ پر آثار تبسّم نظر آتے تھے - وہ اپنے دل مین خوش ہوتا تھا) - جیسے کو ویسا ہی چاہیے - بچّون کو شیرینی دیکر پھُسلانا چاہیے - عورتون کو حُسن وخوبی دِکھلاکر فریفتہ کرنا چاہیے زبردست اور نیک ذات راجہ کو آج مین نے بدنامی اور بدافعالی کا خوف دکھلاکر قبضہ مین کیا - ایسا دام تزویر مین پھنسایا ہے کہ اِس سے آزاد ہونا مشکل ہے - عقل وفہم کی ہمیشہ کامیابی ہوتی ہے -

راجہ ٹوڈرمل مذہب ہنود کے سخت پابند تھے - برہمن ناگشتنی ہے یہ لفظ دھرم شاستر کے ہر صفحہ مین مرقوم ہے - خلاف شاستر کار روائی کرنا راجہ ٹوڈرمل کے اصول کے خلاف تھا خوشی سے سر جھکائے ہوئے غور اور فکر مین مستغرق تھے -

صادق خان نے کہا - مہاراج! آپ سپہ سالاری کے فرائض منصبی کو ترک نہ کیجیے - آپ توسیاست کنندہ ہین پس اصول سیاست پر عمل کیجیے - ملزم کو سزا دینا چاہیے -

راجہ نے آہستگی سے جواب دیا "برہمن ناگشتنی ہے"

سرنیدر ناتھ نے کہا - اِس بیوہ اور اِسکی یتیم لڑکی کا فریادرس آپ کے سوا اور کوئی نہین ہے - اِنکی طرف نظر کیجیے - اور گناہگار کو سزا دیجیے"

راجہ نے آہستگی سے کہا "برہمن ناگشتنی ہے"

اہل دربار نے بھی کہا "مہاراج! آپ کو مناسب ہے کہ نیکون کی پرورش

کیجیے۔ اور بدون کو سزا دیجیے۔ اگر آپ اِنصاف گستری نہین کرینگے۔ تو پھر کون شخص اِس عاصی پُر معاصی کو سزا دیگا؟"

راجہ نے آہستگی سے کہا "برہمن تو ناگُشتنی ہے"

اِس عرصہ مین دربار سے کچھ فاصلہ پر شور و غُل ہوا۔ دیکھتے دیکھتے ایک دیوانہ عورت طویل القامت لاغر اندام سیہ فام میلے کپڑے پہنے۔ افتان و خیزان آکر دربار مین پہونچ گئی! اور شور و فغان کرکے زمین پر گر پڑی۔ یہ وہی شیشیری پگلی تھی۔ شکون ابھی تک تو استقلال طبیعت سے کھڑا تھا۔ جب اُسکے قتل کا حکم ہوا تھا۔ تب بھی مستقل مزاج تھا۔ لیکن پگلی کو دیکھکر کانپنے لگا۔ اور کہنے لگا "مین گناہگار ہون۔ مین گناہگار ہون۔ مجھکو قتل کرا دیجیے۔ لیکن اِس پگلی کی باتین نہ سُنیے"

سب کو سخت تعجب ہوا۔ پگلی کھڑی ہوکر کہنے لگی۔

مہاراج! معاف کیجیے! اِس بدذات نے میری مان کو قتل کیا ہے۔ مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ میری مان کی ڈراونی صورت (مہیب شکل) ابھی تک میری آنکھون کے روبرو پھرتی ہے " وہ دیکھیے اُسکی ہیبت ناک صورت وہ دیکھیے اُسکی سُرخ سُرخ آنکھین"

پھر آگے اُسکی زبان سے بات نہین نکلی۔ شکون کی طرف دیکھتے ہی وہ شور کرکے گر پڑی۔ سب لوگ نہایت متحیر ہوئے راجہ کی اجازت سے جب بہت سا پانی وغیرہ اُسپر چھڑکا گیا تو وہ ہوش مین آئی۔ اور اِس سے شکون کا مفصل حال دریافت کیا گیا۔

وہ کہنے لگی۔ اِلاّ جسطرح پر اُسنے بیان کیا اُسطرح پر بیان کرنے مین طوالت ہوگی۔ لہٰذا ہم مختصراً تحریر کرتے ہین۔

پگلی اہیر کی لڑکی تھی۔ اُسکی مان نہایت حسین تھی۔ خاوند کی وفات پر اِس

بیوہ کو دیکھکر ایک برہمن اُسپر عاشق ہوا اُن دونوں کی ہم بستری سے شکون پیدا ہوا۔

شکون کا باپ جب تک زندہ رہا تب تک اُس اہیرن کے اوّلین شوہر سے جو ایک لڑکی یہی پنگلی پیدا ہوئی تھی اُسکی پرورش اور پرداخت کرتا رہا۔ اُسکی وفات کے بعد اُسکے پاس جو کچھ سرمایہ تھا۔سب اسی شکون کو ارث مین ملا۔ شکون کو سب لوگ ولدالزنا کہتے تھے۔اِسلیے شکون کو نہایت شرم معلوم ہوتی تھی ایک روز حالت غضب مین اپنی والدہ کو زہر دیکر ہلاک کر ڈالا۔ یہ دیکھکر بشیشری وہان سے بھاگ کھڑی ہوئی لیکن اُس بدکرداری کو دیکھکر دیوانہ ہوگئی۔اور شکون بھی اِس فعل کے اِرتکاب کے بعد وطن چھوڑکر چلدیا۔اور ستیش چندر کے یہان آکر برہمن زادہ بنکر رہنے لگا بشیشری بخوف جان کچھ روز ملک بہ ملک پوشیدہ پھرتی رہی آخر جس روز مہاشو تیا اور سرلا "بن آسرم" سے قید ہوکر چترہشست قلعہ مین آئین۔پنگلی بھی اُسی روز گرفتار ہوگئی۔اور اُسی قلعہ مین قید کی گئی تھی۔اِس خوف سے کہ مُبادا پنگلی شکون کا حال کسی سے بیان کرے۔وہ اُس قلعہ کے ایک تاریک قید خانہ مین محبوس کی گئی۔

اب جسوقت شکون قید کیا گیا اور کسی ترکیب سے وہان سے آزاد ہوگئی۔ لیکن قید خانہ مین وہ اِس مصیبت سے رکھی گئی تھی کہ اُسکے بدن مین صرف پوست واستخوان ہی باقی رہگیا تھا اسی طرح کی سرگذشت بیان کرتے کرتے پنگلی کی آنکھین چڑھ گئین اور آنکھین سرخ ہوکر پیشانی پر شکن پڑگئی۔ یکایک پنگلی نے ایک سپاہی کے ہاتھ سے جو وہان پر کھڑا تھا خنجر چھین کر نہایت زور سے شکون کے سینہ مین پیوست کردیا۔شکون کی نعش فوراً درخت بیخ بریدہ کے مانند زمین پر گر پڑی۔

سمر سنگھ کے خون کا انتقام ہوگیا۔ سیتش چندر کے بھی قتل کا معاوضہ ہوگیا والدہ کے ہلاک کرنے کا بھی کماحقہ نتیجہ حاصل ہوگیا۔ افترا پردازی کی بھی تعزیر مناسب ہوگئی۔ اِسی طرح کی مختلف باتین کہکر سب لوگون نے ہر طرف سے ایک شور برپا کیا۔ آج بشیشری کی زندگانی کا ثمرہ حاصل ہوا۔ اُس جسم ضعیف سے روح بتدریج تحلیل ہوگئی۔ یعنی بھائی کی نعش کی طرف دیکھتے دیکھتے ہنستے ہنستے بدقسمت بگلی بھی فوت ہوگئی۔

داستان پینتیسوین

پرتما بسرجن

جہان مین توام ہین شادی و غم کبھی زیادہ کبھی کوئی کم
یہ دونون یکدل ہین اور ہمدم کہین ہے خندہ کہین ہے ماتم

واقعۂ متذکرۂ داستان ماسبق کے چند روز بعد راجہ ٹوڈرمل اچھاپور سے واپس گئے۔ ناگیندر ناتھ نے خواہش کی کہ اپنی زمینداری کے کاروبار کو اپنے لیق لڑکون کو سپرد کرین۔ اِلّا کسی نے اقبال نہین کیا۔

اوپیندر ناتھ نے کہا۔ مجھکو زمینداری کرنے کی خواہش نہین ہے زمینداری کے جھگڑے بکھیڑے مجھکو ناپسند ہین۔ مین آسرم مین تنہا رہنا پسند کرتا ہون مجھکو اور کسی امر سے راحت اور خوشی نہین حاصل ہوسکتی ہے۔

سریندر ناتھ نے بھی یہ دیکھکر زمینداری سے انکار کیا۔ لیکن آخر کو والد کے اصرار کرنے سے قبول کیا۔

اوپیندر ناتھ نے کملا کو ساتھ لیکر "بن آسرم" مین سکونت اختیار کی۔ تفریح طبیعت کے واسطے اُنھون نے وہان پر کشتی بھی تیار کرائی۔ اکثر کملا کو اپنے ساتھ کشتی پر سوار

کرکے دریا مین بسر کرتے تھے۔ دونون شخص نہایت الفت اور محبت کے ساتھ رہکر حیات مستقار بسر کرنے لگے۔ اور اپنے آپ سے زیادہ دنیا مین کسی کو اطمینان اور خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرنا نہین قیاس کرتے تھے۔

ناگیندر ناتھ بھی اطمینان سے اچھاپور مین رہنے لگے۔ اور بیرانہ سالی مین اپنے لائق لڑکے کا دیدار حاصل کرکے کمال محظوظ اور مسرور رہتے تھے۔

سر نیدر ناتھ سرلا سے شادی کرکے دو وسیع ریاستون کے مالک ہوئے۔ تاہم قدیم عادت رعایا پروری اور تلطف فرمائی ابتک اُنمین موجود تھی۔ اب بھی وہ اکثر تبدیل وضع کرکے دیہات مین گشت کیا کرتے اور رعایا کی تکلیف و راحت کی خبر لیا کرتے تھے۔ اور حتی الوسع اُنکی امداد اور دستگیری کے واسطے ہر وقت موجود رہتے تھے۔

سر نیدر ناتھ نے اپنے قدیم دوست نوین داس کو اپنی ریاست کا دیوان مقرر کیا۔ رودر پور مین بجلی نے املا کا ہاتھ دیکھکر کہا تھا کہ تو دیوان کی زوجہ ہوگی۔ آج اُسکی وہ پیشین گوئی راست ہوئی۔ املا دیوان کی زوجہ ہوئی۔

املا سرلا کو اُسی طرح مثل بہن کے عزیز سمجھتی تھی۔ اور اپنے قدیم دوست اندر ناتھ سے اُسی طرح ہنسی دل لگی کرتی تھی۔ وہ کبھی اُنکو سر نیدر ناتھ نہین کہتی تھی۔ بلکہ صرف اندر ناتھ کہکر پکارتی تھی۔ سر نیدر ناتھ اِسمین خوش رہتے تھے۔

ہماری خواہش ہے کہ اِس فسانہ کو اِسی مقام پر ختم کردین لیکن دنیا مین سب کو خوشی ہوتی ہی نہین ہے۔ اگر ایک شخص شاہد کامرانی سے ہمکنار ہے تو دوسرا شخص رنج و ناکامی سے دوچار ہے۔

الغرض وہ ایک تذکرہ اندوہ وغم کے بیان کرنے کے پیشتر اِسکو ختم نہین کرسکتے۔ حضرات ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ مہاشو تیا کی زندگی مین انتقام خونریزی لطلوعقد سر بستہ منعقد ہوگیا تھا پیرانہ سالی مین جس تفکر و تشویش مین چھہ سال گذر رہے تھے۔

وہ تشویش بطور خلقی عادت کے اُسکی زندگانی کا ایک ذریعہ ہوگئی تھی - چونکہ اب وہ تشویش اُسکی رفع ہوگئی سرلاکی شادی ہو جانے کے چھ روز بعد خود بخود بلا کسی عارضہ معمولی کے وہ اِس جہان فانی سے چل بسی - اور بملا! وہ عالی منش نیک خصال معدن حُسن و جمال بملا کیا ہوگئی! افسوس جس روز اُسکے والد کا انتقال ہوا تھا - اُسی روز سے دنیا اُسکی نگاہ مین تاریک ہوگئی - اُسکے دل وفا منزل مین جو ہجوم آرزو تھا ایک ایک کرکے رخصت ہوا - اور بالکل خلد سے نامرادی نظر آیا - کسی قسم کی راحت و خوشی کی تمنا باقی نہ رہی - اور طبیعت مین کسی غم والم کا خوف و خطر بھی نہین رہا - اُسی روز وہ بالکل افسردہ اور دل شکستہ ہوگئی اور تمام خیالات دلی اُسی روز سے معدوم ہوگئے - بنی نوع انسان جن خواہشات دنیاوی مین مبتلا ہوکر اِس غمکدہ جہان مین مقدار رنج وراحت تصور کر سکتے ہین بملا کے وہ تمامی رشتہ ہاے دام تمنا مقراض ناکامی سے مقطوع ہوگئے -

بملا نے تصور کیا - کہ اُسکا صفحۂ دل نقوش آرزو سے معرّا ہوگیا لیکن یہ اُسکی خام خیالی تھی - اب بھی ایک آرزو اُسکی گوشۂ دل مین جاگزین تھی - عورتون کا وجود جب تک بقید حیات ہے - تب تک یہ خواہش اُنکے دل سے دور نہین ہو سکتی -

جس روز سرلاکی شادی قرار پائی تھی - اُس روز ایک عجیب خیال اسکے دل مین پیدا ہوا - قدیمی واقعات - گذشتہ یادداشت اولین عشق - ایک ایک کرکے یاد ہونے لگے -

سرنیدر ناتھ نے اُسی روز اُسکے پاس جاکر کہا " بملا! جب مین مصیبت اور تکلیف مین گرفتار تھا - تمھین نے میری اعانت کی تھی - تمنے اپنی جان مجھپر نثار کرکے دو مرتبہ مجھکو نہنگ موت سے محفوظ رکھا - اب میری ایک استدعا ہے اُسکو بھی منظور کرو - جب تک تمھاری شادی ہو جا دے " پٹ رانی " (ملکہ خاص) کی طرح

میرے مکان رونق افروز رہو۔ سرلا تمھاری خدمت کیا کریگی۔ اگر اسی طرح تمھارے احسان جان بخشی سے سبکدوش ہوسکونگا توحتے الوسع اُسکی کوشش کرونگا۔

پھر جب تمھاری شادی ہوجاوے۔ چلی جانا۔"

اخیر فقرہ سُنکر بملانے کہا "وہ کب ہوگا؟" اور کسی قدر مسکرا دیا۔ اُسنے کہا کہ کیا

پھر پرسش جراحت دل کو چلاہے عشق	سامان صد ہزار نمکدان کیے ہوئے

وہ تبسم اُسکا نہایت مہیب اور عبرت آمیز تھا۔ جسطرح دیوانہ عورت کے دل پر صدمہ آنے سے اُسکو ہنسی آتی ہے۔ اُسی طرح بملانے مسکرا دیا۔ سرنیدرناتھ دیکھکر متفکر ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد سرنیدرناتھ بملا کے نزدیک بیٹھکر اُسکے دونوں ہاتھ ازراہ محبت پکڑکر بڑے عجز و انعام سے کہنے لگے۔

بملا تمکو غمگین دیکھکر میرا دل چاک ہوا جاتا ہے۔ اور جی مین یہی آتا ہے کہ اِس غمکدہ جہان سے جلد کوچ کرنا چاہیے کیونکہ جب اس دُنیائے دون مین نیک کردار اور احسان کوش لوگون کی یہی حالت ہوتی ہے۔ تو اسمین سکون و قیام کرنا بیفائدہ ہے۔ تمنے میرے لیے اِسقدر مصیبت برداشت کی مجھکو آفتون سے بچایا۔ اگر تمکو اسقدر رنج و غم ہے۔ تو اِس دنیا مین زندہ رہکر اب کیا کرنا ہے؟۔ دنیوی عزت و حرمت و ثروت وغیرہ سے مجھکو کیا واسطہ ہے؟ بلکہ خویش و اقارب و وطن ترک کرکے جوگی ہونا مناسب ہے۔ بملا صبر اختیار کرو۔ مجھکو ہمیشہ کے لیے رنجیدہ مت کرو" اور نہ خود غمگین بنو"

بملا۔ کو توپیشتر ہی سے تسکین ہوگئی تھی۔ اب کوئی علامات دیوانگی بھی نہیں پائے جاتے تھے۔ چپ چاپ بیٹھی رہتی تھی۔ سرنیدرناتھ کے ہاتھ چھونے سے اُسکے بدن مین پسینہ آگیا اور حالت لرزہ کی پیدا ہوئی۔ اُنکی دردآمیز گفتگو سُننے سے چشمۂ اشک بیکران دونون آنکھ سے روان ہوا۔ اور سطح سینہ سوزان پر گذر کر تمام کپڑون کو تر کر دیا۔

سر نیدر ناتھ کو بھی نہایت درجہ رنج وغم پیدا ہوا - لیکن کسی قدر تسکین بھی ہوئی - کیونکہ جب کوئی شخص اشک افشانی سے گریہ وزاری کرتا ہے تو اُسکے درد ومحن کو بتدریج تسکین بھی ہو جاتی ہے - پھر سر نیدر ناتھ محبّت آمیز کلام سے کہنے لگے -

"بملا صبر اختیار کرو" اِس دنیا مین کیا کوئی اِنسان ایسا بھی ہے؟ جسکا وجود صرف راحت وآسایش کے واسطے یا فقط رنج ومحن کے لیے پیدا ہوا ہے؟

ہمیشہ کسی شخص کو راحت ہی نصیب نہین ہو سکتی - دنیا مین صدہا آفات درپیش ہین - مثلاً زن وشوہر کی مفارقت - نقصان مال - ذلّت وخواری - دوستون کی جُدائی - حادثہ فرزند مصائب اعدا واقربا - وغیرہم مین سے ایک نہ ایک مصیبت ہر شخص کے دامنگیر ہے -

بزم شادی یا حسرت کدہ بھی کسی نہ کسی وجہ سے غمکدہ بنا رہتا ہے انسان کے واسطے اِس دنیا مین ہمیشہ غفلت اور دلبستگی کا سامان ہر طرف موجود ہے - اِسی سے رنج وغم بھی ہمیشہ کے واسطے نہین رہتا ہے - بالضرور بدقسمتون اور بیکسون کے غم کا بھی کنارہ ہے اُس دیا ساگر بھگوان نے ہر مرض کے دفعیہ کے واسطے دوا بھی پیدا کی ہے - علیٰ ہذا جسقدر درد ومحن ہین اُنکے انتفاع اور تسکین کی تدبیر بھی بنائی ہے - تمام اندوہ وملال کے رفع ہونے کی صورت بھی بالضرور مخلوق ہوئی ہے - ہم سب لوگ اپنی اپنی تقدیر ہی سے رنج وراحت پاتے ہین [1] بملا صبر کرو - یقیناً جسقدر رنج وغم والم تمکو آج ہو رہا ہے کل نہ رہے گا"

بملا خاموش بیٹھی تھی - سر نیدر ناتھ خیال کرتے تھے کہ وہ اُنکی باتون کو سُن رہی ہے - لیکن وہ تو وہان پر گویا تھی ہی نہین - البتّہ قالب خاکی اُسکا وہان پر موجود تھا - سر نیدر ناتھ کے سخنان شیرین اُسکے سامعہ مین پہونچکر اُسکے دل مین مختلف تصورات

سلہ مخزن الطاف ذات خدا ۱۲

حلاوت آمیز پیدا ہوئے تھے - بملا انھین خیالات شیرین مین مستغرق تھی - اُسوقت فی الحقیقت وہ بیخود اور دیوانہ وار ہو رہی تھی - جب مسٹر نیدر ناتھ نے سلسلۂ کلام منقطع کیا اُسیوقت اُسکے طنبور خیالات کا تار بھی شکست ہو گیا - گویا خواب سے بیدار ہو کر مسٹر نیدر ناتھ کے رخ کی طرف آنکھ اٹھا کر نظر کرنے لگی - اور دیوانہ وار اپنے دونون ہاتھ ان کی طرف بڑھائے دفعتہً اُسکو کچھ خیال آ گیا - اور خلاف قدرت انسانی کے اپنے جذبۂ دلی کو ضبط کر لیا - ہزار ہا خوبی اور کمال حلاوت سے اُسکا رُخ انور ایک مرتبہ برنگ گل سُرخ ہو گیا - بعدہٗ بیشمار ہیبت ناک اور مایوسانہ طرز سے ایک دم مین وہ رنگ ارغوانی زائل ہو گیا - اور چہرہ برنگ زعفرانی زرد ہو گیا -

"مسٹر نیدر ناتھ! اب مین رخصت ہوتی ہون - مجھ بدقسمت کو کبھی یاد مت کرنا -"

یہ کہکر بملا فوراً بیہوش ہو زمین پر گر پڑی -

مسٹر نیدر ناتھ فوراً اسکے رخ پر پانی چھڑک کر پنکھا جھلنے لگے الا پھر کیا ہو سکتا تھا؟ اُسکا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا - آتش عشق جو کئی ماہ سے اُسکے کانون دل مین برافروختہ ہو رہی تھی اُسکے انتفاع کی خواہش سے دل اُسکا سوختہ ہو رہا تھا - آج وہ آتش سوزان زیادہ تر مشتعل اور شعلہ زن ہو گئی - اور تمامی دل و جان اُسکا جلکر خاک سیاہ ہو گیا -

شام ہو گئی - چارون طرف سے آواز ناقوس ہونے لگے - اور عورتون کے گانے بجانے کی آواز سنائی دی - زمیندار راجہ کی شادی خانہ آبادی کی خوشی مین تمام گرد نواح کے مواضعات کے باشندون نے فراہم ہو کر اُس گانون کو بزم عشرت اور خانہ مسرت بنایا - سرلا (بملا کے وفات کی خبر کسی نے اُسکو نہین سُنائی تھی) کمال مسرت و خوشی مین مستغرق ہو رہی تھی - صرف مسٹر نیدر ناتھ کی پُر شکن پیشانی سے البتہ علامات مایوسی نمایان تھین - اُنھون نے اُسی روز اپنی محسنہ جان بخش کو

"چتا" پر جلتے دیکھا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا تھا کہ اُسکا بدن ایک پہر کے اندر جلکر خاکستر ہو گیا۔ ایسی عبرت خیز کیفیت دیکھکر وہ محفل شادی مین داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ اُسوقت تمام مکان مین سامان عیش وعشرت موجود تھا۔ لیکن سر نیدرناتھ جدھر دیکھتے تھے اُنکو وہی "چتا" کی آتش سوزان ہی نظر آتی تھی اور بجاے نغمہ عشرت وشادمانی کے اُنکو وہی آتش افروزان کی آواز سُنائی دیتی تھی۔ اُنھون نے دیدۂ عقل اور چشم دانش واکر کے جو دیکھا تو اس جہان گذران مین جسقدر مکروفریب عیش وعشرت کبر ونخوت۔ اور آواز خندہ وغیرہ ہین۔ سب اُسی ہولناک آواز "چتا" کے آغاز کے ماسوا اور کچھ بھی خیال مین نہین آیا۔

تین سو برس کا زمانہ منقضی ہوا۔ سر نیدرناتھ کا خاندان جسنے دنیا مین بتیار ترقی پائی تھی۔ حوادث روزگار سے آب نقش برآب ہو گیا۔ اور مثل امواج بحر ذخار کے اُسکو بجاے صدہا جدید خاندان اور جدید اشخاص نظر آتے ہین۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

ہوئے تلف تخت وتاج کیا کیا بٹے زر ومال کیسے کیسے
کہان ہے وہ حشمت سکندر نشان جو دیکھو کہان ہے جم کا

تمام شد

تقریظ مطبوعۂ سابق ریختۂ کلک جادو وادا ہر دل عزیز محمد خانصاحب عزیزؔ اوجھیانوی

شاہدان نیست کہ موے و میانے دارد	بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

گلچینان بہارستان سخنوری و شیفتگان جلوۂ حُسن ہنر پروری کو مژدہ کہ اِس نوعروس رشک چمن اور لیلی شیرین سخن یعنی ناول عجیب و قصۂ غریب معروف بہ طلسم خیالات نتیجۂ طبع پاکیزہ گہر و ریختۂ قلم جادو اثر شاعر عدیم المثال ناخر نازکخیال جناب منشی ہر دیال صاحب ورما متخلص بہ احقر مدرس اوّل گورنمنٹ ورنیکیولا اسکول قصبۂ سردمن نگر ہردوئی ملک اودھ نے پیرایہ طبع مین آکر نقاب چہرۂ انور سے اٹھایا اور ہر ایک جہان کو سودا سے زلف گرہ گیر بنایا طرّہ یہ کہ باین شان دلربائی کسی کے ساتھ کج ادائی نہین طرفہ یہ کہ ہر مزاج کے ساتھ رابطۂ اتحاد ہے بیگانگی و نا آشنائی نہین صورت پرستان ظاہر بین کو فسانہ کا لطف پیش نظر ہے معنے شناسان حقیقت آئین کو دیدۂ تصور مین شاہد باطن جلوہ گر - اگر نثر ہے تو دلونکی لبھانے کا فقرہ اگر نظم ہے تو قامت محبوب کا برجستہ مصرعہ - ہر آغاز داستان پر فصاحت و زباندانی کا اختتام - ہر قصہ کے آخر تک یکتائی و بیمثالی کا اہتمام - واقعی حسن طبیعت بھی دولت خداداد ہے - جسکو عطا ہو وہی اپنے وقت کا اُستاد ہے - کیسا اوستاد کہ جسکی ادنی دستگیری سے خامۂ خشک زبان مدعی خوش بیانی - کاغذ سادہ مستدعی زرفشانی - صریر کلک کی یہی حکایت ہے صفحہ کاغذ کی زبان حال سے یہی شکایت ہے کہ ایسے قصص عجیب و حکایت غریب کو آب زر سے کیون نہ لکھا اِس شاہد دلربا یعنے ناول روح افزا کا ذود آشنائی شعار نہین ہان اگر کوئی قدردان ہمہ تن چشم شوق بنکر محو نظارہ ہو تو جلوہ نمائی سے بھی عار نہین - وقائع گذشتہ کو اِس خوبی سے بیان کیا ہے کہ گویا فوٹوگراف مین نقشہ کھینچ دیا ہے اگر رزم کا بیان ہے تو قلم کی زبان گویا چلتی ہوئی

شمشیر ہے - اگر بزم کی داستان ہی تو صفحہ کاغذ گلزار بے نظیر جہان کہین تذکرہ صبر و ضبط عشاق ہی تو دونون ہاتھون سے کلیجہ کا تھامنا سخت شاق ہی - جس جگہ ناز و کرشمہ معشوق کا بیان ہی وہان متاع صبر و خرد لوٹ لینے کا سامان - شب وصل کا لطف و کیفیت روز ہجر کی مصیبت و اذیت زمانہ کا انقلاب نیرنگی چرخ سے دل جلون کی جان کو پیچ و تاب - غرضکہ صفحۂ کاغذ پر وہ تازہ گل کھلائے ہین کہ جنکی رنگینی بہار پر گلہائے شاداب نے ہزارون خار کھائے ہین اگر اِسکو طلسم خیالات کہیے تو بجا ہی - تکلف نہین اسم با مسمیٰ ہے واقعی منشی صاحب نے جو ہر طبیعت دکھلایا ہی جودت طبع کو آزمایا ہے تعریف اُسکی خامۂ دو زبان سے محال ہے زیادہ لکھنے سے اندیشۂ طول مقال ہی لہذا تقریظ کو تمام کرتا ہون اور تاریخ کا اہتمام

وہو ہذا

مرحبا ای منشی نازک خیال	حبذا ای شاعر شیرین مقال
ناول دلچسپ ہی یا ہے طلسم	وصف کیا لکھے کوئی کیا ہی مجال
ہی فصاحت واقعی اِسکا ہی نام	تذکرہ ماضی کا ہی اور لطف حال
دیکھکر اِس ناولِ دلچسپ کو	لطف پایا خوب اور کی فکر سال
مصرعۂ تاریخ یون لکھا عزیز	واہ وا تصنیف منشی ہر دیال

۱۲ ۹۹ ف

تقریظ و تاریخ مطبوعۂ سابق ریختۂ کلک گہر سلک ماہر علوم و واقف فنون بابو راج بہادر صاحب فارغ خلف الصدق منشی مولچند صاحب شاہ آبادی

بنگ و جیتا ست کتاب عجیب	یافتہ شہرت بہ بعید و قریب

در فن عشق اند حکایات چند — گشته به بر اهل زبان دل پسند
بود نخستین چو به بنگله زبان — لطف نه حاصل شده با دوستان
ترجمه اش نیز شده دو سه کرت — آمده یک مرتبه در سنسکرت
ایک چوتا حال به اردو نه بود — خاطرم این گونه تمنا بود
کین صنم طرفه به اردو لباس — جلوه دهد در دل معنی شناس
لیک چو مشاطگی اش بود اهم — کاهش جانم شده زین فکر و هم
منشی ذی علم و هنر هردیال — در نظرم بود چو عالی خیال
عرض نمودم که به پاس فقیر — ترجمه کن این قصص دلپذیر
آن سخن آرای گرامی نژاد — ترجمه فرموده به من باز داد
ترجمه ادست مگر ترجمان — ماهر اصناف علوم و زبان
عقد ثریاست به نظمش نثار — نثر معلاش همه نشره دار
الغرض آن شاهد خاطر فریب — داد به او رنگ خرد رنگ و زیب
در همه آفاق چو مطبوع گشت — مادهٔ اش در دل فارغ گذشت
کلک همین مصرعهٔ زیبا نوشت — ترجمه بنگ وجیتا نبشت
۱۲۹۲ھ

تقریظ مع تاریخ مطبوعۂ سابق نتیجہ طبع شاعر شیوا زبان منشی منگل سین صاحب صادق اسلام نگری

منشی هردیال کز وصفش — خویشتن را چو مهربان گفتم
ترجمه کرد این چه قصهٔ خوب — ترجمان خوششش ازان گفتم
چون بدیدم کتاب تو برتو — آفرینهای بیکران گفتم

قلمش را حیات بخش سخن	رقمش را دوائے جان گفتم
ہم سوادشس سواد دیدۂ دل	ہم بیاضش بیاض جان گفتم
نامۂ فکر چرخ سیرشس را	از سر رفعت آسمان گفتم
این طلسمے کہ نقش بر بستہ است	سبب نام جاودان گفتم
گفتم اول بہار گل نامش	باز گلزار بے خزان گفتم
نغمہ اش را شنیدم و بیخود	نغمۂ مرغ گلستان گفتم
باثنائے کلام رنگین است	یا گلستان بوستان گفتم
من کجا و کجا خیال سخن	سالہا شد کہ ترک آن گفتم
بتقاضائے منشی موصوف	وصف آن باغ و باغبان گفتم
فکر تاریخ ہم بدل جا کرد	بعد ازان کین چنین چنان گفتم
از سر داد سالش ای صادق	شرح احوال رفتگان گفتم

۱۳۰۹ھ

خاتمة الطبع

اس مطبع مین اکثر ناول ترجمہ ہوکر طبع ہوے ہین اور انشا پردازی کی ترقی کے لیے مصنفانِ عالی دماغ کا نتیجہ دماغ اور زور بیان کے شائقان کے لیے نہایت ہی مفید ہوگا جبکہ طریقۂ تحریر طرز خیالات پر اپنے دماغ اور ترقی تعلیم مین اعانت پہونچائین گے۔ یہ ناول مسمی بہ طلسم خیالات مترجمہ منشی ہردیال صاحب سری واستو یہ قابل دید ہے کہ اول زبان بنگالہ سے انگریزی قالب مین یہ ترجمہ در آیا اور ایک عمدہ اور موزون عبارت مین مرتب ہوا۔ الحمد للہ کہ بہ تحسین حق تالیف واسطے نفع و دلچسپی عام کے بماہ دسمبر ۱۸۹۵ع مطبع فیض منبع منشی نولکشور صاحب سی۔آئی۔ای واقع شہر کانپور مین دوسری مرتبہ طبع ہوا۔